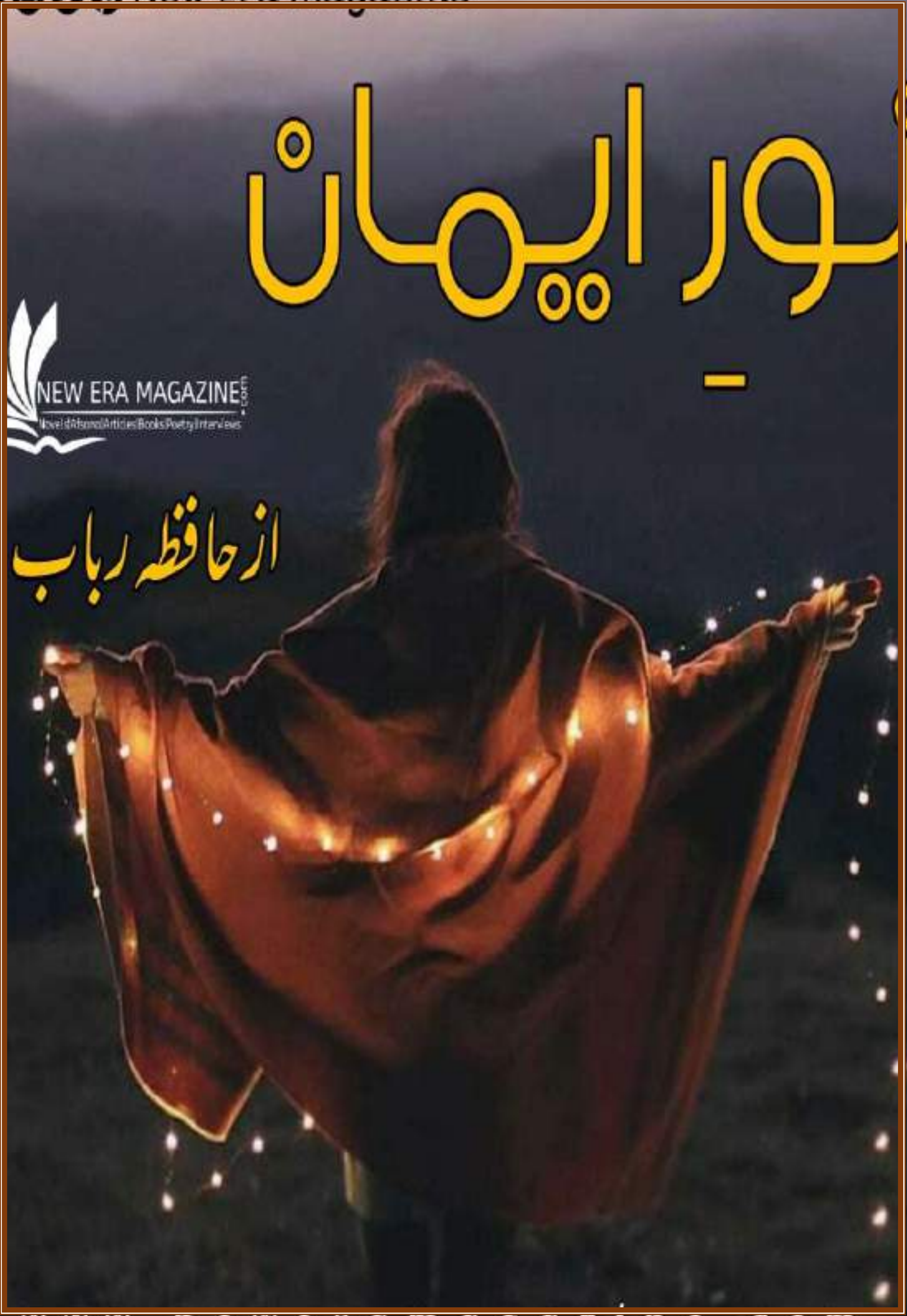
نورِ ایمان
NEW ERA MAGAZINE
از حافظہ رباب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نورِ ایمان

از حافظہ رباب

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

Novel Description:

کچھ لوگ اپنے پالنے والے سے غافل ہوتے ہیں...اور کچھ بے حد قریب رہ کر بھی اس کی نعمتوں کے باوجود محض ایک پریشانی پر اس سے شکوہ کر بیٹھتے ہیں...اور کچھ ایسے ہوتے ہیں جنہیں اللہ چن لیتا ہے...اپنے دین کے لئے...تو آیئے پڑھتے ہیں کچھ غافل لوگوں کی اللہ کی طرف پلٹنے کی داستان...ان کی ہدایت کی داستان...اللہ...سے محبت کی داستان...نور ایمان کی داستان

****

کالج کے باہر بہت زیادہ رش تھا کافی گارڈز اور طالبات کا جمِ غفیر لگا ہوا تھا معلوم ہوتا تھا کوئی نامی گرامی شخص تشریف لانے والا ہے لڑکیوں کی چیخ و پکار اور میک اپ عروج پر تھا کوئی اپنی لپ اسٹک سیٹ کر رہی تھی تو کسی کو اپنے بالوں کی فکر لگی ہوئی تھی لیکن ان سب میں ایک لڑکی چپ چاپ یہ تماشا دیکھ رہی تھی یوں جیسے اسے ان سب سے کوئی سروکار ہی نا ہو سفید حجاب کے ہالے میں دمکتا میک اپ سے مبرہ چہرہ ان میک اپ زدہ چہروں سے کئی گنا زیادہ خوبصورت تھا پر اس میں الگ ہی کشش تھی یہ کشش اس کی دودھیا رنگت یا شفاف جلد کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ اس کے چہرے کا نور لوگوں کو اس کی طرف متوجہ کرتا تھا اسے دیکھ کر پہلا خیال ہی پاکیزگی کا آتا تھا.

نورِ ایمان... بالکل اپنے نام جیسی گہری بھوری آنکھوں والی بھرے بھرے گلابی ہونٹ ستواں ناک معصومیت کا پیکر.

ایک دم سے چیخ و پکار میں اضافہ ہو گیا سب لڑکیاں گیٹ کی طرف لپکیں اور آنے والے شخص کو دیکھ کر دیوانہ وار اس کی طرف بھاگیں.

ہٹیئے ہٹیئے" گارڈز مسلسل لڑکیوں کو پیچھے ہٹا رہے تھے آنے والا شانِ بے نیازی سے" چلتا اب ہال میں پہنچ چکا تھا روسٹرم پہ کھڑے کمپیوٹر ڈیپارٹمنٹ کے سر طاہر نے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مائیک سنبھال لیا تھا یہ منظر وویمن کالج کے ہال کا تھا جہاں ایک کانسرٹ منعقد کیا گیا تھا نورِایمان یہ سب کچھ کوفت سے دیکھ رہی تھی اگر اسے پتا ہوتا کہ آج یہاں یہ سب ہوگا تو وہ کالج سے ہی چھٹی کرلیتی لیکن اسی کی غلطی تھی جب کل نوشابہ (دوست) کچھ بتا رہی تھی تو نور نے اس کی بات دھیان سے سنی ہی نہیں اور اب واپس بھی نہیں جاسکتی تھی کیونکہ وہ اپنا فون گھر پر ہی بھول آئی تھی ورنہ بابا کو کال کر کے بلا لیتی اسی لیے تب سے وقت گزرنے کا انتظار کر رہی تھی.

"So, we are welcome the most handsome and dashing personality in our college, the most elegant signer Mr.Shanzal Afridi"

شانزل آفریدی مشہورِ زمانہ گلوکار جس کی آواز کے ساتھ ساتھ پر سنیلیٹی کی ایک دنیا دیوانی تھی.

گہری کالی آنکھیں ستواں ناک عنابی ہونٹ ہلکی ہلکی داڑھی اس پر بہت سوٹ کرتی تھی شاید اس بات کا علم اسے بھی تھا تبھی کبھی اسے کسی نے کلین شیو میں نہیں دیکھا تھا یا شاید یہ بھی سنگرز کا کوئی سٹائل ہوتا ہے ہر وقت انٹینس لک (intense look)

بنائے رکھنا.

ہال کمرہ تالیوں سے گونج اٹھا.

"Thank you so much sir. Hello! girls i hope you all are fine."

اب شانزل آفریدی مائیک سنبھال چکا تھا اور اپنی فین گرلز (Fan girls) سے لوگ بھی نا مائیک (singer) بات کر رہا تھا بلکہ نور کے مطابق چیخ رہا تھا. یہ سنگر ہونے کے باوجود ایسے چیختے ہیں جیسے باقی عوام بہری ہو.

"Are you ready girls?"

اس نے چلا کر پوچھا اور اس سے کہیں زیادہ چیخ کر لڑکیوں نے اپنے فین (Fan) ہونے کا ثبوت دیا. نورِایمان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس شانزل آفریدی سے مائیک لے کر اسی کے سر پر دے مارے جواب گانا شروع کر چکا تھا اور لڑکیاں مسلسل چیخ رہی تھیں. وہ وہاں سے اٹھ کر قدرے پر سکون جگہ تلاش کرنے لگی.

....

السلام علیکم بھائی آپ بتا سکتے ہیں مہران و قار کا گھر کونسا ہے؟" ہمایوں صاحب اپنی" لینڈ کروزر کی ڈرائیونگ سیٹ کی کھڑکی سے جھانک کر شیمے پان شاپ کے باہر بچھا لگائے بیٹھے لوگوں سے استفسار کر رہے تھے.

باؤ کون مہران و قار؟ وہ اپنا امام مسجد؟" ان میں سے ایک قدرے بوڑھے آدمی نے" ہمایوں صاحب سے تصدیق چاہی لیکن ہمایوں صاحب تو امام مسجد کے لفظ پر ہی اٹکے رہ گئے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہاں ہے امام مسجد کا گھر؟" اب ہمایوں صاحب قدرے سنبھل گئے تھے بوڑھے" آدمی نے جس کا نام کرم دین تھا گھر کا پتا بتا دیا لیکن ہمایوں صاحب تھوڑا پریشان ہو گئے تھے.

....

پہلے دو گانوں کے بعد اب شانزل تیسرا گانا شروع کر چکا تھا اور لڑکیاں گارڈز کی ہدایت کو پسِ پشت ڈالے اب سٹیج پر حملہ آور ہو چکی تھیں۔ کوئی اس سے ہاتھ ملانے کو تڑپ

رہی تھی تو کوئی سیلفی لینے کے ل ئی ے۔ نورِ ایمان ہال کے آخری سرے پر تھی لیکن
.یہ سب کچھ دیکھ سکتی تھی

کتنی پاگل ہیں یہ لڑکیاں بھی اپنی نسوانیت کا احساس ہی نہیں ہے۔"وہ صرف تاسف "
.سے سوچ کر رہ گئی

اسی دوران دور سے کہیں اذان کی آواز آئی تو وہ وضو کی نیت سے ہال سے نکل آئی۔

چلو کلاس میں نماز پڑھ لیتی ہوں تب تک ابا آجائیں گے۔"یہ سوچ کر وہ وہاں سے "
.واشرومز کی طرف آگئی

....

تھا.جب سب لڑکیاں(cane) کا کین (juice) ایک لڑکی کے ہاتھ میں جوس
شانزل(juice) سٹیج پر آگئیں تو اس لڑکی کا کندھا دوسری لڑکی سے مس ہوا تو جوس
.پر گر گیا اور اس نے گانا بند کر دیا

"۔"Girls behave your self please

.سر طاہر نے تھوڑی سختی سے کہا اور پھر گارڈز کی مدد سے لڑکیوں کو سٹیج سے نیچے اتارا

کرلیں اسے۔"لڑکیوں کو اتارنے کے بعد سر (wash) مسٹر شانزل آپ واش"
طاہر شانزل کے پاس آئے اور پھر اسے واشر ومز والے ایریا کی طرف لے گئے۔

....

دروازے پر دستک ہوئی تو اس خستہ حال دو کمروں کے مکان سے ایک عورت باہر ہوئی۔دیکھنے میں تقریباً 40 کے قریب تھیں۔ایک غیر مرد کو دیکھ کر جلدی سے پیشانی تک چادر اوڑھ لی۔

جی بھائی کس سے ملنا ہے آپ کو؟"وہ عورت جس کا نام آمنہ تھا ہمایوں صاحب سے" استفسار کرنے لگی.

مجھے مہران وقار سے ملنا ہے۔"ہمایوں صاحب نے اپنی مخصوص رعب دار آواز میں" کہا۔آمنہ بیگم کتنی دیر تک کچھ بول نہ سکیں اس کی وجہ سامنے والے کا رعب نہیں تھا بلکہ یہاں کوئی بھی ان کے شوہر کو نام سے نہیں بلاتا تھا بلکہ امام مسجد کہا جاتا تھا تو پھر یہ کون تھا جو اتنے حق سے پوچھ رہا تھا۔

وہ مسجد میں ہیں ظہر کا وقت ہے۔"آمنہ بیگم کی بات پر وہ مڑھ کر مسجد کی طرف چل"

دیے اور آمنہ بیگم پریشانی کے عالم میں گھر کے اندر چلی گئیں۔

....

"ان اللہ مع الصبرین"

ترجمہ: "بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

"کیا کبھی آپ نے ان الفاظ پر غور کیا؟ اللہ نے یہ کیوں نہیں کہا کہ جن کو صبر 'آ' جاتا ہے میں ان کے ساتھ ہوں؟ بلکہ یہ فرمایا کہ صبر 'کرنے' والوں کے ساتھ ہوں صبر کرنے میں اور صبر آنے میں بڑا فرق ہے نوحہ کناں ہو کر، گریبان چاک کر کے، اپنے بال نوچ کر زار و قطار رونے کے بعد آخر تھک کر صبر سبھی کو آ جاتا ہے پر اپنے ناقابلِ تلافی نقصان کا پتا چل جانے کے بعد ماتم کناں ہونے کی بجائے یہ کہنا کہ "جس پہ میرا رب راضی میں بھی اسی پر راضی" یہ ہوتا ہے صبر کرنا اور اللہ انہی کے ساتھ ہے جو صبر کرتے ہیں بادشاہوں کا بادشاہ کہہ رہا ہے کہ میں ساتھ ہوں تو کیا اتنا ہی آسان ہے اس کا ساتھ پانا؟ اگر صبر کرنا آسان ہوتا تو اللہ کبھی یہ نہ کہتا۔"

حافظ صاحب اپنی گھمبیر اور پر سوز آواز میں حاضرین سے مخاطب تھے۔ ہمایوں صاحب وہاں کھڑے حافظ مہران وقار کی باتوں پر غور کر رہے تھے جب وہ مسجد میں داخل ہوئے تھے تو ایک شخص سوال کر رہا تھا۔

"امام صاحب صبر کرنا کسے کہتے ہیں؟"

اس کے جواب میں یہ الفاظ امام مسجد حافظ مہران وقار نے کہے تھے بات کے اختتام پہ حافظ صاحب نے ایک نظر حاضرینِ محفل پر ڈالی جو ظہر کے بعد کچھ دیر کے لئے امام صاحب کی باتوں سے فیضیاب ہونے کے لیے بیٹھ گئے تھے تبھی ان کی نظر سامنے کھڑے ہمایوں صاحب پر پڑی تو وہ سکتے میں آ گئے۔

....

(کر دیا اور خود ایک منٹ کا کہہ کر guide سر طاہر نے اسے واشروم کا راستہ گائیڈ) غائب ہو گئے۔ وہ چلتا ہوا جیسے ہی سٹوڈنٹ ریسٹ روم کے سامنے سے گزرا تبھی دروازہ کھلا اور کوئی شانزل سے ٹکراتے ٹکراتے بچا اگر وہ بروقت اپنے پیروں کی حرکت نہ روکتا تو یقیناً بہت برے طریقے سے اس کا سر ریسٹ روم کے دروازے سے لگتا وہ غصے سے پلٹا۔

"ایک تو پہلے ہی ان بے وقوف لڑکیوں نے شرٹ خراب کر دی اب میرا سر پھاڑنے چلی ہیں۔" جیسے ہی اس کی نظر نورِ ایمان پر پڑی تو اس کی چلتی زبان کو (brake) بریک لگی۔ حجاب کے ہالے میں مقید شفاف چہرہ وضو کی وجہ سے تر تھا اور شانزل کے اس طرح بولنے سے نورِ ایمان کو بھی غصہ آ گیا۔

"راستہ دیں۔" جب کتنی دیر بعد بھی شانزل کچھ نہیں بولا تو نور کو کہنا پڑا اِس کے اس طرح کہنے سے شانزل کو اپنی توہین محسوس ہوئی۔

"میں آپ کا راستہ روک کر نہیں کھڑا۔" اس نے بھی تنفر سے جواب دیا لیکن سچ تو یہ تھا کہ وہ واقع ہی راستہ روک کر کھڑا تھا۔

"آپ راستہ روک کر نہیں کھڑے؟ ذرا ان بٹنوں کو کھول کر دیکھیں میں کہاں سے گزروں؟ مجھے اڑ ھنا نہیں آتا ورنہ سر پر سے پھیلا نگ جاتی۔" نور نے اس کی آنکھوں کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ شانزل کو اس کی بات بہت بری لگی۔

(celebrity) سے انٹریکشن "یہ اچھا طریقہ ہے کسی سلیبریٹی (interaction) کا۔" شانزل استہزائیہ ہنسا۔ نورِ ایمان کا دل کیا کہ ایک تھپڑ رسید کرے اس کے منہ پر۔

"انتہائی گھٹیا سوچ کے مالک ہیں آپ۔" یہ کہہ کر وہ وہاں رکی نہیں شانزل کے ذرا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ساسائیڈپہ ہوتے ہی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

"اس کی اتنی جرأت اس نے مجھے گھٹیا کہا۔" وہ غصے سے پلٹا پر نور کب کی وہاں سے جا چکی تھی اتنی دیر میں سر طاہر وہاں آ گئے۔

"سوری مسٹرِ شانزل وہ ایک کال آ گئی تھی آپ نے واش نہیں کی شرٹ ؟" معذرت کرتے کرتے اچانک سر طاہر کی نظر پہلے اس کی شرٹ پر گئی پھر غصے سے سرخ چہرے پر۔

"کیا ہوا؟" ان کے پوچھنے پر بھی وہ نہ بولا شانزل آفریدی سے اپنی توہین برداشت نہیں ہو رہی تھی وہ جس کے پیچھے لوگ پاگل تھے جس سے بات کرنے کے لیے لڑکیاں مری جاتی تھیں (بقول نورِ ایمان ایسی لڑکیوں کو مر ہی جانا چاہیئے) اسے آج ایک کالج گرل گھٹیا بول کر گئی تھی کیسے برداشت کرتا وہ۔

"مجھے جانا ہے۔" بس یہی تین الفاظ بولے تھے اس نے اور پھر کسی کے بھی روکنے پر وہ نہیں رکا۔

....

نورِ ایمان کو رہ رہ کر اس گھٹیا انسان کے جملے پر غصہ آ رہا تھا۔

"سمجھتا کیا ہے وہ خود کو خود پرست انسان، یہ لڑکیوں نے ہی اس کا دماغ خراب کیا ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صرف شکل ہی اچھی ہے ورنہ تمیز سے تو دور دور تک کوئی واسطہ نہیں لگتا۔" جب اندر کا غبار خاموش در و دیوار کے سامنے نکال لیا تو سر جھٹک کر جائی ے نماز بچھائی اور نماز ادا کرنے لگی۔

....

نمازی ایک ایک کر کے اٹھ کر چلے گئے تو ہمایوں صاحب چلتے ہوئے آئے اور امام صاحب کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گئے ان کے بیٹھتے ہی امام صاحب کا سکتہ ٹوٹا اور بہت تیزی سے ان کی آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئیں۔

"بھائی۔" کپکپاتے ہونٹوں سے بس وہ یہی کہہ سکے ہمایوں صاحب نے انہیں آگے بڑھ کر سینے سے لگا لیا پھر دونوں کتنی دیر اسی طرح دل کا غبار آنسوؤں کے ذریعے نکالتے رہے۔

"بس کردو مہران میرے بھائی۔" ہمایوں صاحب نے مہران صاحب کو خود سے الگ کیا اور ان کے آنسو صاف کیے۔

"اتنے سال دور رہا ہوں آپ سے آج آپ کو دیکھ کر آنسوؤں پہ اختیار نہیں رہا۔" مہران صاحب نے نم آنکھوں سے اپنی حالتِ زار بیان کی ہمایوں صاحب کو بے اختیار اپنے بھائی پر پیار آیا۔

"یہ دوریاں بھی تو تم نے ہی ڈالی تھیں بھلا اپنا گھر بھی کوئی یوں چھوڑ کر جاتا ہے۔"

ہمایوں صاحب کی بات پر ایک لمحے کے لئے وہ تلخ یادیں مہران صاحب کے ذہن کے پردے پر لہرائیں لیکن جلد ہی انہوں نے قابو پالیا وہ اپنے آنسو صاف کرتے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"باباجان کو پتا ہے آپ یہاں ہیں؟" مہران صاحب نے کسی خدشے کے پیشِ نظر پوچھا۔

"ہاں۔" ہمایوں صاحب کے جواب پر مہران صاحب کو جھٹکا لگا انہیں توقع نہیں تھی۔

....

"کہاں رہ گئے بابا۔" وہ کب سے کالج کے گیٹ پر کھڑی انتظار کررہی تھی۔

"کال بھی نہیں کرسکتی افففف موبائل بھی گھر ہے اور ایک تو مجھے نمبر بھی صحیح سے یاد نہیں ہائے اللہ کتنی بھلکڑ ہوں میں۔"

جب کافی دیر بعد بھی کوئی لینے نہ آیا تو نورِایمان خود ہی چل پڑی چوکیدار سے کہہ کر رکشہ کروایا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔" گھر میں داخل ہوتے ہی اس نے سلام کیا پھر امی کو آوازیں دینا شروع ہوگئی

"امی۔۔۔امی۔"یونہی پکارتے ہوئے وہ کمرے میں آئی تو آمنہ بیگم کو پریشان بیٹھے دیکھا۔

"امی کیا ہوا پریشان کیوں ہیں؟"نورِایمان کی آواز آمنہ بیگم کو ہوش کی دنیا میں واپس لے آئی۔

"ارے تم کب آئیں۔"انہوں نے جلدی سے خود کو کمپوز کیا۔"ابھی جب آپ پریشان صورت بنا کر بیٹھی تھیں، چلیں بتائیں کیا بات ہے؟"نورِایمان نے تشویش سے پوچھا۔

"ارے میرا بچہ کچھ بھی نہیں ہے وہ آج گرمی بہت ہے نا تو بس تھوڑا بیپی لو(B.P Low) ہو گیا ہو گا۔"

"میں ابھی آپ کے لئے گلوکوز بنا کر لاتی ہوں آپ لیٹ جائیں۔"پھر وہ جلدی سے کچن میں آئی اور گلوکوز بنا کر امی کو پلایا اس دوران وہ یہ بھی بھول گئی کہ آج بابا اسے لینے نہیں آئے تھے یہ تو اس نے امی سے پوچھا ہی نہیں کہ کیوں نہیں آئے تھے۔

....

"ہاں مہران بابا جان کو پتا ہے انہوں نے ہی بھیجا ہے مجھے وہ بیمار ہیں ڈاکٹرز جواب دے

چکے ہیں انہیں۔"ہمایوں صاحب اتنا کہتے ہی رونے لگے۔مہران صاحب کو یہ سن کر بہت تکلیف ہوئی انہوں نے آگے بڑھ کر اپنے بھائی کو سہارا دیا ورنہ وہ گر جاتے۔

"میری محنت باباجان کی دولت کچھ بھی کام نہیں آیا ان کے...آج موت ان کی دہلیز پر کھڑی ہے لیکن کوئی بھی ان کو نہیں بچا سکتا آج انہیں سمجھ آگیا ہے کہ اللہ کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوتا آج ان کا وہ غرور،وہ زعم سب مٹی ہو گیا ہے وہ معافی مانگنا چاہتے ہیں تم سے تم میرے ساتھ چلو دیکھو انکار نہ کرنا۔"ہمایوں صاحب نے ان کے آگے اپنے ہاتھ جوڑ دیے مہران صاحب تو قدرت کے قانون پر حیران تھے جس گھر سے انہیں دھتکار ملی جہاں سے اپنے ہی باپ نے نکال دیا آج وہی باپ ملنے کے لئے ترس رہا ہے۔

....

"امی بابا کہاں ہیں؟"کالج یونیفارم تبدیل کرنے کے بعد جب نور واپس کمرے میں آئی تو اچانک یاد آنے پر امی سے پوچھنے لگی۔

"پتا نہیں بیٹا ظہر کے بعد واپس ہی نہیں آئے شاید مسجد میں ہی ہیں ابھی۔"

آمنہ بیگم نے دانستہ ہمایوں صاحب کی مہران صاحب کے متعلق استفسار کرنے والی بات گول کر دی۔ کیوں؟ یہ تو وہ خود بھی نہیں جانتی تھیں بس دل پریشان تھا۔

"چلیں ہو سکتا ہے کوئی مسئلہ پوچھنے آگیا ہو آپ پریشان نہ ہوں آجائیں گے۔"

نورِایمان کمرے میں بچھی چارپائی پر بیٹھ گئی۔

یہ دو کمروں کا گھر زیادہ خراب حالت میں نہیں تھا تو بہت صحیح بھی نہیں تھا لیکن ضرورت کی چیزیں میسر تھیں اور مہران صاحب کا کہنا تھا کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے سر چھپانے کے لیے جگہ دی ورنہ بہت سارے لوگوں کے پاس تو یہ بھی نہیں۔

اسی اثنا میں دروازے پر دستک ہوئی۔

"میں دیکھتی ہوں بابا ہوں گے۔" نورِایمان یہ کہتے ہوئے دروازے تک گئی۔ جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے اپنے بابا کے ساتھ ایک آدمی کو کھڑے پایا۔ سوٹڈ بوٹڈ ویل ڈریسڈ تقریباً 50 کے قریب عمر کا ایک شخص مہران صاحب کے ساتھ کھڑا تھا۔

"سلام کرو بیٹا۔" مہران صاحب کی بات پر نور شرمندہ ہوئی اور جھٹ سے سلام پیش کیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔"

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، جیتی رہو۔"ہمایوں صاحب نے نور کے سر پر ہاتھ رکھا اور دعا دی۔

"آئیں بھائی اندر آئیں۔"مہران صاحب انہیں لے کر اندر چلے گئے۔

"یہ کون ہو سکتا ہے؟ بابا تو کبھی کسی غیر مرد کو گھر نہیں لاتے..."

آمنہ بیگم ہمایوں صاحب کو مہران صاحب کے ساتھ دیکھ کر ٹھٹکیں...

"آمنہ یہ میرے بھائی ہیں ہمایوں...اور بھائی یہ زوجہ ہیں میری"...مہران صاحب نے تعارف کروایا...آمنہ بیگم کو شک تو پہلے ہی ہو گیا تھا...کیوں کہ دونوں بھائیوں کی شکلیں بہت ملتی تھیں...

"السلام علیکم بیٹھیں بھائی صاحب"آمنہ بیگم میزبانی کے فرائض انجام دینے لگیں...

نور ایک کونے میں کھڑی صورتِ حال سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی...

"بابا کے بھائی؟ پر میں نے تو کبھی بابا کے کسی فیملی میمبر کو نہیں دیکھا نا کبھی سنا...جب بھی امی سے پوچھا یہی سننے کو ملا کہ بابا کی کوئی فیملی نہیں ہے اور بس...پھر میں نے بار

بار پوچھنا مناسب نہیں سمجھا اور اب یہ..."

"نور بیٹا ادھر آئیں"...اس سے پہلے کے وہ مزید سوچتی...مہران صاحب نے اسے اپنے پاس بلا لیا...

"بیٹا یہ آپ کے تایا ہیں...اور بھائی صاحب یہ میری کل متاع ہے...میری اکلوتی اولاد نورِایمان..."ہمایوں صاحب نے نور کی طرف دیکھا...

"ماشاءاللہ بہت پیاری بیٹی ہے...اللہ نصیب اچھے کرے...کیا کرتی ہو بیٹا؟"ہمایوں صاحب اب نور سے بات کر رہے تھے...اب وہ سب لوگ اندر کمرے میں بیٹھ چکے تھے...

"انکل میں بی-کوم کر رہی ہوں..."

"ماشاءاللہ"...ہمایوں صاحب نے اب مہران صاحب کی طرف رخ کیا...

"مہران تم چل رہے ہو نا میرے ساتھ..."مہران صاحب ان کی بات پہ سوچ میں پڑ گئے...

"میرے بھائی سوچو نہیں...وہ باپ ہیں تمہارے...کچھ نہیں تو معاف ہی کر دو

انہیں...موت کے دہانے پہ کھڑے شخص سے کیسی ناراضگی...خدارا مان جاؤ"...

"میں کل آؤں گا بھائی ان شاءاللہ...آپ فکر نا کریں..."مہران صاحب نے گہری سانس بھر کر کہا...جیسے کوئی راہ گیر میلوں کی مسافت پیدل طے کر کے اب تھک کر گر چکا ہو...

مہران صاحب بھی تھک چکے تھے اپنوں سے دور رہنا کیا آسان ہوتا ہے؟پر انہوں نے یہ کیا...صرف اپنے رب کو راضی کرنے کے لیے...وہ اپنے رب کی رضا پر راضی رہے اتنے سال...

اور اب اللہ شاید انہیں ان کے صبر کا پھل دینے جا رہا تھا...یا پھر ایک اور آزمائش...یہ تو اللہ ہی بہتر جانے...اس کے منصوبوں اور اس کے پیچھے چھپی حکمت کو انسانی عقل کہاں سمجھ پاتی ہے...وہ جس حال میں رکھے اس کا شکر کرو...

ہمایوں صاحب یہ تسلی کر کے چلے گئے کہ وہ کل ضرور آئیں گے مہران صاحب گرنے کے سے انداز میں چارپائی پر بیٹھ گئے...

"بابا پانی"...نور نے پانی کا گلاس آگے بڑھایا جسے مہران صاحب نے تھام لیا...

نورایمان کے ذہن میں کئی سوال تھے پر مہران صاحب کی طبیعت کے پیشِ نظر وہ خاموش ہی رہی پر شاید آمنہ بیگم کو صورتحال کا اندازہ ہو گیا تھا تبھی آگے بڑھ کر تسلی دینے لگیں...

"آپ پریشان نہ ہوں اللہ ہے ناوہ سب ٹھیک کر دے گا اس پر یقین رکھیں"...

"ایک اسی پہ تو یقین ہے آمنہ میں جانتا ہوں میرا رب میرے لئے ہمیشہ بہترین ہی کرتا ہے..."

"آپ تیار رہیے گا کل ہم جائیں گے"... مہران صاحب اتنا کہہ کر لیٹ گئے... آمنہ بیگم نے نور کو باہر آنے کا اشارہ کیا...

"امی آپ نے تو بتایا تھا بابا کا کوئی رشتہ دار نہیں پھر اب یہ سب کیا ہے؟"...

نورایمان نے کب سے ذہن میں مچلتا سوال پوچھ لیا...

"بیٹا جو باتیں تکلیف کا موجب بنیں انہیں کریدنے سے کیا فائدہ؟... تم بس تیار رہنا کل"

"پر کہاں جانا ہے کل؟"

"تمہارے دادا کے گھر"...وہ نورِ ایمان کو وہیں سوچتا چھوڑ کر کچن میں چلی گئیں...

"دادا کا گھر...یعنی بابا کا گھر"...

....

(رہنے کے لئے وہ سی سائیڈ relax شانزل واپس گھر آگیا تھا کچھ دیر ریلیکس)

(sea side پر چلا گیا تھا وہاں سے واپسی پر دیر ہو گئی...گھر پہنچتے ہی فوراً اس نے)

سونے کو ترجیح دی...ابھی اسے سوئے کچھ ہی دیر گزری تھی کہ کمرے کا دروازہ

کھٹکھٹایا گیا ایک تواتر سے دستک دی جا رہی تھی وہ جھنجھلا کے اٹھا...

"کیا مصیبت ہے؟"دروازہ کھولنے پر بشیرے کو دیکھ کر اس کی تیوری چڑھ

گئی...بشیرے ان کا پرانا ملازم تھا...

"وہ جی بڑے صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی ہے جی،ڈرائیور بھی گاؤں گیا ہے آپ

جلدی چلیں انہیں ہسپتال لے کر جانا ہے جی"...

اس خبر پر شانزل کی ساری نیند اڑن چھو ہو گئی وہ حواس باختہ وقار صاحب کے کمرے

کی طرف بھاگا...

وقار صاحب اوندھے منہ زمین پر گرے ہوئے تھے اور منہ سے خون جاری تھا...

"بشیرے جلدی سے بابا کو اٹھاؤ جا کر" شانزل وقار صاحب کو سیدھا کرتا ساتھ بشیرے کو ہدایات دے رہا تھا...

جب تک کو شانزل نے وقار صاحب کو گاڑی تک پہنچایا ہمایوں صاحب بھی پہنچ گئے تھے پھر انہوں نے ہسپتال جانے میں دیر نہیں کی...

"بشیرے میں تمہیں ایک پتا دیتا ہوں...وہاں جاؤ اور کہنا کہ ہمایوں صاحب نے بھیجا ہے جلدی سے انہیں لے کر ہسپتال پہنچو"...

انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں وقار صاحب کو لے جایا گیا...ہمایوں صاحب نے بشیرے کو ہدایت دے کر بھیج دیا وہ اپنے باپ کے لئے کچھ کرنا چاہتے تھے موت تو برحق ہے وہ اس سے منہ نہیں موڑ سکتے تھے پر مرنے والے کو دو پل کا چین دینے کی پوری کوشش کر رہے تھے...

....

مہران صاحب تہجد کے لئے وضو کر رہے تھے جب انہیں دروازے پر دستک سنائی

دی...

"اس وقت کون ہو سکتا ہے؟"... خود کلامی کے انداز میں بولتے ہوئے وہ دروازہ کھولنے آگے بڑھے... سامنے ہی بشیرے کو دیکھا...

"بشیرے اتنی رات کو"... بشیرے خود مہران صاحب کو دیکھ کر حیران تھا اتنے سالوں بعد ملنا بھی ہوا تو کیسے...

"بڑے صاحب ہسپتال میں ہیں آپ جلدی چلیں"... مہران صاحب اس کی بات پر تڑپ اٹھے اللہ نے اتنے عرصے بعد تو ملایا تھا اب ملنے سے پہلے ہی کیسے بچھڑ جاتے...

"میں ابھی آیا"... "آمنہ" پھر وہ آمنہ بیگم کو ساری بات بتانے اندر چلے گئے اور نور کو بھی جگایا گیا...

"چلو بیٹا" آمنہ بیگم نے نور سے کہا...

"کہاں امی؟" نور نے حیرانگی سے پوچھا...

"ابھی کچھ مت پوچھو واپسی پہ سب بتا دوں گی بس ابھی چلو" نورِ ایمان نے مزید کوئی سوال کیے بغیر ان کے ساتھ باہر کی طرف قدم بڑھا دیے ہسپتال پہنچنے میں کوئی تیس

(کے باہر کھڑے I.C.U منٹ لگے تھے وہاں جاتے ہی مہران صاحب آئی سی یو(
ہمایوں صاحب کی طرف لپکے...

"بابا کیسے ہیں؟" مہران صاحب کی بات پر ہمایوں صاحب نے خاموشی سے سر جھکا دیا
پھر دھیرے سے لب وا کیے...

"ابھی کچھ کہہ نہیں سکتے، ڈاکٹرز کہتے ہیں دعا کریں... تم کرو نا دعا مہران تم تو اللہ کے
نیک بندوں میں سے ہو... تمہاری دعا سنے گا وہ..." ہمایوں صاحب نے بے بسی سے
مہران صاحب کو دیکھا...

"میرا رب تو بڑا رحیم ہے بھائی وہ تو سب کی سنتا ہے اور صرف وہی ہے جو سنتا ہے اس
سے زیادہ بہترین کارساز کوئی نہیں اگر اس نے زندگی لکھ دی ہوئی تو انہیں کچھ بھی
نہیں ہوگا"... مہران صاحب نے تسلی دیتے ہوئے کہا

"ان شاءاللہ" ہمایوں صاحب نے دل سے کہا... نورِایمان کو آمنہ بیگم نے راستے میں
بتا دیا تھا کہ اس کے دادا کی طبیعت خراب ہے اس لیئے اب وہ بھی بینچ پر بیٹھی دعائیں
مانگ رہی تھی... جس دادا کو اس نے ساری زندگی نہیں دیکھا ان کی صحت مانگ رہی
تھی...

شانزل جو ڈاکٹر سے دادا کی کنڈیشن پوچھنے گیا تھا کوریڈور میں نورِایمان کو ہمایوں صاحب کے سامنے والے بینچ پر بیٹھے دیکھ کر ٹھٹھکا...

"یہ یہاں کیا کر رہی ہے؟ دادا کی حالت خراب نہ ہوتی تو پھر بتاتا اسے" وہ چپ چاپ ہمایوں صاحب کے پاس آکر بیٹھ گیا دیکھ تو نورایمان نے بھی لیا تھا لیکن حالات ایسے نہیں تھے کہ کوئی ردعمل دیا جاتا دونوں ہی اس وقت اپنی سوچوں میں گم تھے... غصہ دونوں کو ہی بہت تھا لیکن صحیح موقع محل کے انتظار میں تھے...

....

دفعتاً آئی سی یو کا دروازہ کھلا اور نرس باہر آئی...

"آپ کے پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے... وہ کسی مہران کا نام لے رہے ہیں بار بار... آپ پلیز انہیں بلادیں..."

ہمایوں صاحب کے اشارے پر مہران صاحب اندر چلے گئے... شانزل صورتِ حال

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا...

"بابا یہ لوگ کون ہیں؟" جب مزید صبر نہ ہوا تو وہ ہمایوں صاحب سے پوچھ بیٹھا...

"یہ میرا چھوٹا بھائی اور اس کی فیملی ہے" شانزل کو لگا اس نے غلط سنا ہے...

"آریوں سیریس؟" شانزل نے اپنی بڑی بڑی آنکھوں کو مزید بڑا کر کے پوچھا...

پر ہمایوں صاحب کی گھوری پر چپ کر گیا...

"گھر جا کر بات ہو گی اس بارے میں نو مور کوسچنز)"no more questions"(

...ہمایوں صاحب نے گویا بات ہی ختم کر دی شانزل اپنا سا منہ لے کر رہ گیا...

....

طرح طرح کی نالیوں میں جکڑا وہ لاغر وجود وقار آفریدی کا تو بالکل نہیں لگ رہا تھا وہ تو کوئی کمزور بوڑھا باپ تھا جو ساری زندگی دولت کے زعم میں رہا اولاد کو صرف دنیا سکھانے میں مگن رہا اور اگر ایک نے دین کی راہ اپنائی بھی تو اس کی راہ کا کانٹا بنا اور اب...اب سانس بھی مشکل سے آرہی تھی بے شک اللہ بڑا انصاف پسند ہے...اور انسان بڑا ناشکرا اپنے نفس پر کتنے ظلم کرتا ہے یہ انسان بھی بھول جاتا ہے کہ پلٹ کے جانا تو اسی ذات کے پاس ہے...

جس کے قبضہ قدرت میں سب کی جان ہے جس کے اشارے کے بغیر تو پتہ بھی نہیں ہلتا پھر انسان کی کیا اوقات کہ اس کا حکم نا مانے...اور پھر جو نہیں مانتا بے شک وہ بڑے خسارے میں ہے اس کے لئیے دنیا و آخرت دونوں میں تباہی ہے مہران صاحب کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے انہوں نے ہمیشہ اپنے باپ کے لئیے ہدایت کی دعا مانگی تھی...

"اللہ "انتہائی کرب سے انہوں نے اللہ کو پکارا... پھر دھیرے سے وقار صاحب کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا...

وقار صاحب نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں مہران صاحب کا چہرہ دیکھتے ہی بڑی تیزی سے ان کی آنکھیں نم ہوئیں...

"میرا بچہ مجھے معاف کردو"... بڑی دقت سے یہ الفاظ ادا کیے...

مہران صاحب نے جلدی سے ان کے آنسو صاف کیے

"نہیں بابا معافی نہ مانگیں بس جو ہو گیا اسے بھول جائیں دیکھیں میرے اللہ نے ہمیں پھر سے ملا دیا"...

وہ مبہم سا مسکرائے...

"اللہ بہت رحیم ہے میں نے ساری زندگی اس کی نافرمانی کی ہے مہران اب کس منہ

سے جاؤں گا اس کے سامنے"...

اتنا کہہ کر وہ پھر سے رونے لگے...

"ابھی تو آپ نے کہا کہ اللہ بہت رحیم ہے تو اس کی رحمت کا یقین بھی رکھیں بابا جب وہ کہتا ہے کہ وہ توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرتا ہے تو وہ یقیناً ایسا ہی کرتا ہے...بس ہمارا ایمان مضبوط ہونا چاہیئے...وہ آپ کو معاف کر دے گا...اور کون جانے معاف کر بھی دیا ہو"...

مہران صاحب اپنے مخصوص ٹھنڈے میٹھے لہجے میں بول رہے تھے اللہ کی محبت کا عکس بڑا واضح تھا ان کے چہرے پر...

"تم بڑی پیاری باتیں کرتے ہو مہران...پتا نہیں میں نے کونسی نیکی کی تھی جو اللہ نے مجھے تم سے نوازہ نیک اولاد کسی قیمتی اثاثے سے کم نہیں ہوتی"...

وہ ان کی بات پر مسکرا ہی سکے... جب دلوں کے فاصلے مٹ جائیں تو حقیقی خوشی نصیب ہوتی ہے مہران صاحب کو بھی لگ رہا تھا کہ اللہ نے انہیں ان کے صبر کا پھل دیا ہے...

"تمہارے بیوی بچے کہاں ہیں؟" اب ان کی حالت پہلے سے بہتر لگ رہی تھی سانس بھی نارمل لے رہے تھے...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"باہر ہیں میں بلاتا ہوں"... پھر تھوڑی دیر بعد سب وقار صاحب کے کمرے میں تھے...

"یہ پیاری سے پری تمہاری بیٹی ہے مہران... کتنی خواہش تھی ہمیں کہ ہماری کوئی بیٹی ہوتی"...

وہ دو بیٹوں کے باپ تھے لیکن بیٹی کی حسرت دل میں بڑے عرصے سے تھی... آج

نورِ ایمان کو دیکھ کر ایک خواہش بڑی شدت سے دل میں جاگی...

"چلیں چلیں سب باہر چلیں مریض کے پاس اتنا رش نہ لگائیں" نرس اپنے مخصوص پیشہ ورانہ انداز میں بول رہی تھی پھر سب باہر چلے گئے...

ہمایوں صاحب اور مہران صاحب کو وقار صاحب نے اشارے سے اپنے پاس روک لیا اور پھر اپنی خواہش کا اظہار کر دیا دونوں میں سے کسی کو بھی اعتراض نہیں تھا...

"بابا میں ایک بار نور سے پوچھنا چاہتا ہوں"...

"بیٹا میرے پاس پتہ نہیں کتنا وقت رہ گیا ہے... یہ میری التجا سمجھ لو... میں چاہتا ہوں تمہارا اپنے گھر سے ناطہ پھر سے جڑ جائے... اور یہ میری بڑی خواہش ہے... منع مت کرنا..."

اور پھر وہ انکار نہ کر سکے... کرتے بھی کیسے باپ کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے

انہوں نے ہامی بھر لی اور پھر سب کچھ آناََ فاناََ ہوا کسی کو کچھ سمجھ ہی نہیں آیا...

نورایمان اور شانزل اپنی اپنی جگہ سن سے ہو گئے یہ کیا ہوا تھا ان کے ساتھ؟ دونوں

ایک دوسرے کو سامنے دیکھ کر راضی نہیں تھے اور قدرت نے ان کو ہمیشہ کے لیئے

ایک دوسرے کے ساتھ کا پابند کر دیا...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس رات شانزل اور نورِایمان کا نکاح کر دیا گیا وہ دونوں بس دیکھتے رہ گئے انکار کرنے

کی ہمت دونوں میں سے کوئی بھی نہ کر سکا اور اس رات کی اگلی صبح وقار آفریدی

رضائے الٰہی سے انتقال کر گئے...

....

یہ کیا ہو گیا تھا ایک ہی دن میں زندگی کی کایا پلٹ گئی...دونوں میں سے کسی نے بھی

نہیں سوچا تھا کہ کچھ ایسا بھی ہو سکتا ہے...ذہن تو حالات کو قبول ہی نہیں کر پا رہا

تھا...

تدفین کے بعد سب ایک ایک کر کے چلے گئے... جنازے میں بہت لوگ شریک ہوئے تھے... وقار آفریدی کے جاننے والے... رشتے دار... ہمایوں صاحب کے دوست احباب... شانزل کے جاننے والے... میڈیا کے لوگ... بزنس ٹائیکونز... سیاستدان... غرضیکہ ہر طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگ تعزیت کے لیے جمع ہوئے تھے... جو وقار صاحب کی فیملی سے ایک عرصے سے واقف تھے ان کے لئے مہران صاحب کی واپسی بڑی حیران کن تھی اور اس سے بھی زیادہ حیران کن ان کا حلیہ تھا...

سنہری داڑھی... سفید شلوار قمیص جس کی شلوار ٹخنوں سے کچھ اوپر تھی... سر پر سفید امامہ... بے داغ پر نور چہرہ... وہ کسی بھی لحاظ سے وقار صاحب کے صاحبزادے نہیں لگ رہے تھے... وہ تو کوئی درویش صفت انسان لگ رہے تھے... جب سب چلے گئے تو مہران صاحب ہمایوں صاحب کے پاس آکر صوفے پر بیٹھ گئے...

"بھائی سنبھالیں خود کو...اللہ کی دی ہوئی شے (زندگی) تھی...اس نے واپس لے لی...آپ بس بابا کے لئے مغفرت کی دعا کریں...اللہ ان کے درجات بلند کرے...آمین"...ہمایوں صاحب نے بھی زیرِلب آمین کہا...

....

نورِایمان سورہ یٰسین پڑھ رہی تھی اپنے دادا کے ایصالِ ثواب کے لئے... تبھی آمنہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بیٹا چلو اب گھر چلنا ہے..."امی کے کہنے پر وہ چپ چاپ اٹھ کر باہر آ گئی...

دماغ تو ماؤف تھا سوچنے سمجھنے کی صلاحیت جیسے ختم ہو گئی تھی...

وہ چلتی ہوئی آمنہ بیگم کے ساتھ باہر آ گئی...

مہران صاحب صوفے پر اپنے بھائی کے ساتھ بیٹھے تھے جب آمنہ بیگم نے انہیں چلنے کا اشارہ کیا...

"اچھا بھائی ہم چلتے ہیں...ان شاءاللہ کل پھر آؤں گا"...

ہمایوں صاحب کو توقع نہیں تھی کہ وہ جانے کی بات کریں گے...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ بھی تمہارا گھر ہے مہران اب تم یہاں سے کہیں نہیں جاؤ گے... بابا نے تمہیں واپس لانے کے لئے ہی تو مجھے بھیجا تھا...اب ان کے بعد تم بھی مجھے چھوڑ جاؤ گے"...

ہمایوں صاحب نہیں چاہتے تھے کہ وہ جائیں...

"نہیں بھائی...مجھے اپنے اسی گھر میں سکون ہے...اس کی دیواریں خستہ حال ضرور

ہیں پر وہاں دن رات قرآن پڑھا جاتا ہے...میں وہاں سکون میں ہوں...اور آپ فکر نہ کریں میں آتا جاتا رہوں گا"...

"اچھا تم ہماری بیٹی کو تو چھوڑ جاؤ ہمارے پاس...اب تو یہ اسی کا گھر ہے..."

نورِایمان جو کب سے خاموش کھڑی تھی اس بات پر ایک جھٹکے سے سر اٹھایا...مہران صاحب نے اس کی طرف دیکھا...اس کی آنکھوں میں واضح التجا لکھی تھی...مہران صاحب اس کی ذہنی حالت سمجھ رہے تھے...

"دیکھیں بھائی یہ سب بابا کی خواہش پر ہوا ہے...پر میں چاہتا ہوں نورِایمان کی باقاعدہ رخصتی ہو...چاہے سادگی سے ہی صحیح...پر ابھی اسے جانے دیں"...

ہمایوں صاحب کو بات سمجھ آگئی تھی اسی لئے انہوں نے زیادہ اصرار نہیں کیا...

....

شانزل تدفین کے بعد سے گھر ہی نہیں آیا تھا۔۔۔اسے رہ رہ کر غصہ آرہا تھا۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ سب کچھ تباہ و برباد کردے۔۔۔دادا کے ساتھ اس کا کوئی خاص لگاؤ نہیں تھا۔۔۔کچھ عرصے سے وہ مہران صاحب کی یاد میں اکثر گوشہ نشین ہی رہتے تھے۔۔۔شانزل کی تو اپنے باپ سے بھی زیادہ نہیں بنتی تھی۔۔۔ پر یہ بھی سچ تھا کہ وہ انکے رعب میں آجاتا تھا۔۔۔لیکن یہ تو اس کی زندگی کا سب سے اہم فیصلہ تھا۔۔۔تو پھر یہ کیسے کوئی اور کرسکتا ہے؟ ہمایوں صاحب نے یہاں بھی اپنا رعب جمایا تھا۔۔۔دادا کی حالت کے پیشِ نظر وہ بھی زیادہ مزاحمت نہیں کرسکا۔۔۔ اسے کسی نے وقت بھی نہیں دیا۔۔۔

اور اب وہ سڑکوں کی خاک چھانتا پھر رہا تھا۔۔۔جانتا تھا کہ اگر گھر جاکہ بھی اسی سے سامنا ہوا تو غصے پہ قابو نہیں رکھ پائے گا۔۔۔اور وہ اپنے باپ کی نظر میں برا نہیں بننا چاہتا تھا۔۔۔رعب تھا یا کچھ بھی اپنے باپ سے اسے واقع بہت محبت تھی۔۔۔ماں تو پیدا کرنے کے سال بعد ہی اللہ کو پیاری ہوگئی۔۔۔دادی نے آگے بڑھ کر سنبھالا۔۔۔ پر جب 5 سال کا تھا تو وہ بھی چھوڑ کر چلی گئیں۔۔۔پتا نہیں کیا روگ تھا انہیں روتی رہتی تھیں ہمیشہ...دادا کے ساتھ کبھی کوئی بنی ہی نہیں۔۔۔ایک ہمایوں صاحب تھے

جن کے ساتھ اس نے زیادہ وقت گزارا تھا۔۔۔رات کافی ہو گئی تھی بالآخر اس نے گھر کا رخ کیا۔۔۔گھر میں داخل ہوا تو دیکھا ہمایوں صاحب لاؤنج میں بیٹھے تھے۔۔۔اور باقی گھر میں کوئی نہیں تھا۔۔۔وہ چلتا ہوا ہمایوں صاحب کے دائیں جانب آکر بیٹھ گیا۔۔۔

"بابا۔۔۔آپ سوئے نہیں ابھی تک؟"اس نے دھیرے سے ان کے کندھے کو ہلایا۔۔۔

"تم کہاں تھے؟"۔۔انہوں نے جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔۔۔

"یہیں تھا۔"اس نے مبہم سا جواب دیا۔۔۔

"شانزل مجھے اب یہ گھر خالی نہیں چاہئی ہے۔۔۔بابا تو چلے گئے۔۔۔پر جاتے جاتے بھی ہم پر ایک احسان کر گئے۔۔۔تمہارا اور نور ایمان کا نکاح۔۔۔بہت پیاری بچی ہے۔۔۔ہم جلد ہی اسے گھر لے آئیں گے۔۔۔تمہارا شکریہ بیٹا تم نے میری بات کا مان رکھا۔۔۔۔۔۔"

شانزل کا دل چاہا۔۔۔کہہ دے کہ وہ اسے گھر لانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔۔۔پر پھر

ایک سوچ نے اسے ایسا کرنے سے روک دیا۔۔میں کیوں انکار کرکے برا بنوں؟ بابا

کی بڑی پیاری بچی ہے نا۔۔۔آؤ اس گھر میں بتاتا ہوں پھر کسی

کو گھٹیا کیسے کہا جاتا ہے۔۔۔اتنا تنگ کروں گا کہ خود ہی چھوڑ کر چلی جاؤ گی۔۔۔۔۔

اس نے دل میں پکا ارادہ کر لیا تھا کہ نور ایمان کو تو وہ چین سے نہیں رہنے دے گا۔۔

مہران صاحب تہجد کے ل ئی یے اٹھ کر کمرے سے باہر

آئے۔۔۔تو نور ایمان کو صحن میں بیٹھے دیکھا۔۔۔وہ کسی گہری سوچ میں گم لگی۔۔۔

آہستہ سے چلتے ہوئے مہران صاحب اس کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔۔۔پھر دھیرے سے

انہوں نے اپنی عزیز از جان بیٹی کو پکارا۔۔۔

"نور ایمان اپنے بابا سے ناراض ہے؟"ان کے سوال پہ نور کو ہوش آیا تو انہیں پاس

بیٹھے دیکھا...

"نہیں بابا۔۔۔میں بھلا آپ سے کیوں ناراض ہوں گی؟

جو بھی ہوا وہ حالات کا تقاضہ تھا۔۔۔مجھے آپ سے کوئی گلا نہیں۔۔۔آپ بے فکر

رہیں۔۔۔۔۔"نور ایمان نے اپنے بابا کے پر نور چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

مہران صاحب نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔"جیتی رہو۔۔۔اللہ تمہارا نصیب اچھا کرے۔۔۔۔۔"

نورایمان ہلکا سا مسکرا دی۔۔۔

"بابا۔۔ایک بات پوچھوں آپ سے؟"جو سوال اسے کب سے پریشان کر رہا تھا بالآخر اس نے پوچھنے کا فیصلہ کر ہی لیا۔۔۔امی سے پوچھتی تو شاید وہ نہ بتاتیں۔۔۔

"ہاں بیٹا پوچھو۔"مہران صاحب کے اجازت دیتے ہی اس نے خود میں ہمت جمع کی۔۔۔

"بابا۔۔۔میں نے بچپن سے لے کر آج تک آپ کے کسی

رشتے دار کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔اور نہ ہی کبھی مجھے ان کے بارے میں آپ نے یا امی نے بتایا۔۔۔تو پھر آج کہاں سے آگئے آپ کے بھائی اور بابا؟میرا مطلب ہے پہلے تو کبھی نہیں آئے وہ۔۔۔تو اب کیوں؟اور اگر آپ کا گھر ہے۔۔۔آپ کی فیملی ہے۔۔۔

تو آپ ان کے ساتھ کیوں نہیں رہتے؟"نورایمان کے سوالوں پر مہران صاحب گہری سانس بھر کر رہ گئے۔۔۔اور پھر دھیرے دھیرے ماضی کے اوراق پلٹنے لگے۔۔۔

"بیٹا میں نے اپنی زندگی کے 20 سال بڑی عیاشی میں گزارے ہیں بابا نے کبھی کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دی تھی مجھے اور میری ماں وہ تو بہت اچھی تھیں۔ چھوٹا ہونے کی وجہ سے مجھے زیادہ پیار ملا۔۔۔ بابا

کا۔۔۔امی کا۔۔۔بھائی کا۔۔۔گھر بھر کا لاڈلا تھا میں۔۔۔ کبھی کسی نے کسی بات سے روکا نہ اصلاح کی۔۔۔ میں جو بھی کرتا۔۔۔جو بھی کہتا وہ حرف آخر ہو جاتا۔۔۔مجھے جو چاہئے ہوتا بابا کبھی منع نہ کرتے اور ان باتوں نے مجھے بڑا خود پسند بنا دیا۔۔۔۔"ان کے چہرے پہ تکلیف کے آثار تھے۔۔۔

"میرا نیا نیا میڈیکل میں ایڈمیشن ہوا تھا۔۔۔۔۔۔"

وہ ماضی میں کھو گئے۔۔۔یوں جیسے سارا ماضی کسی فلم کی صورت آنکھوں کے سامنے چل رہا ہو۔۔۔

یہ منظر میڈیکل کالج کے کوریڈور کا تھا۔۔۔

"ارے یار یہ مہران کہاں رہ گیا؟ مجھے تو بولا تھا گھر سے نکل گیا ہوں۔۔۔اس کے چکر میں پہلا لیکچر مس ہو جائے گا۔۔۔۔۔"موحد کب سے مہران کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

اور ساتھ میں اس کی دہائیاں بھی عروج پر تھیں۔۔۔

"آجائے گا۔۔۔صبر رکھ۔۔۔۔۔۔"یہ تھے ان کے گروپ کے نادر صاحب جو بالکل اپنے نام کے ایک تھے۔۔۔نادر و نایاب...ان جیسا پیس پوری یونیورسٹی میں نہیں ملنا۔۔۔

"ہاں تو کہہ سکتا ہے کیوں کہ تجھے تو فرق نہیں پڑنا۔۔۔لیکچر ہو یا نہ ہو آپ محترم نے کونسا پڑنا ہے۔۔۔"

"او جانی۔۔۔ہم ٹھہرے لیجنڈ لوگ۔۔۔ایک رات پہلے پڑھ کر بھی تجھ سے زیادہ نمبر لے جاتے ہیں۔۔۔ہماری صلاحیتوں کو انڈر ایسٹیمیٹ (underestimate) مت کرنا۔۔۔"

نادر نے فرضی کالر کھڑے کیے۔۔۔

"او جانے دے۔۔۔تو جو نمبر لیتا ہے نا۔۔۔وہ کہاں کہاں سے نکلتے ہیں سب پتا ہے۔ جتنی دیر تو بوٹیاں بنانے میں لگاتا ہے اتنا پڑھ لیتا تو کوئی فائدہ بھی ہو جاتا۔۔۔پتا نہیں تجھے میڈیکل میں داخلہ کس نے دے

دیا۔۔۔لوگوں کے غلط اپریشن ہی کرے گا۔۔۔مجھے تو ابھی سے ہمدردی ہو رہی ہے ان سے۔۔۔

اللہ بچائے تیرے شر سے سب کو۔۔۔"

موحد بولنے پہ آیا تو نان سٹاپ بولتا ہی چلا گیا۔۔۔

نادر بغلیں جھانکنے لگا۔۔۔علی کافی دیر سے ان کی باتوں سے محظوظ ہو رہا تھا۔۔۔

"اوئے بس کرو۔۔۔کبھی تو چونچے لڑانا بند کر دیا کرو۔لڑاکا عورتوں کی طرح شروع ہو جاتے ہو۔۔۔۔۔"

علی کو بالآخر ٹوکنا ہی پڑا۔۔۔اتنے میں مہران بھی آ گیا۔۔۔

"ہائے گائز۔۔۔کیسے ہو سب ؟"اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے تینوں اسے گھورنے لگے۔۔۔

"کیا ہو گیا آج کچھ زیادہ ہینڈسم لگ رہا ہوں ؟"وہ ان کی گھوریوں کا مفہوم سمجھ گیا تھا اسی لئے جان بوجھ کر شرارت بھرے لہجے میں بولا۔

"تو مجھے یہ بتا کہ روز اتنا لیٹ کیوں ہوتا ہے اور اتنی دیر کون لگاتا ہے تیار ہونے میں ؟تو

نے تو لڑکیوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا اس معاملے میں۔"موحد نے کھڑے کھڑے ہی اس کی کلاس لے ڈالی۔۔۔

"او میری روٹھی محبوبہ کیا ہو گیا ہے آج گھر سے کھانا نہیں ملا کیا اتنا تپا ہوا کیوں ہے؟" مہران نے اس کا غصہ ٹھنڈے کرنے کے لیے ہلکا پھلکا انداز اپنایا۔۔۔

"آئندہ میں تیرا انتظار نہیں کروں گا۔۔۔اکیلا ہی کلاس اٹینڈ کرنے چلا جاؤں گا۔۔۔"

"اچھا نا یار آئندہ دھیان رکھوں گا۔۔۔۔"سب جانتے تھے موحد اور مہران ایک دوسرے پہ جان چھڑکتے تھے۔۔۔

دونوں بچپن کے دوست تھے۔ایک ساتھ پلے بڑھے۔۔۔دونوں کی عادتوں میں بھی کوئی خاص فرق نہیں تھا۔۔۔

پر پڑھائی میں دونوں ہی بہت اچھے تھے۔۔۔بس مہران تھوڑا زیادہ خود پسند تھا۔۔۔

لیکن موحد کی بات وہ نہیں ٹالتا تھا۔۔۔دوستی کی عمدہ مثال تھے دونوں۔۔۔نادر اور علی کے ساتھ اس کی دوستی کالج میں ہوئی تھی۔۔۔اور تب سے ان چاروں کا گروپ ہر

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جگہ ساتھ ہوتا تھا۔۔۔اگرچہ علی بھی پڑھائی میں اچھا تھا۔۔۔

پر نادر اتنا اچھا نہیں تھا۔۔۔لیکن اپنے باپ کی خواہش پر اس نے پرائیوٹ میڈیکل میں ایڈمیشن لے لیا تھا۔۔۔اور اب بھی وہ چاروں اکٹھے کلاس میں داخل ہوئے تھے۔۔۔

....

مہران اور موحد کچھ ڈسکس کر رہے تھے۔۔۔علی اپنے کلاس فیلو حیدر سے (اسائنمنٹ assignment) کا پوچھ رہا تھا۔۔نادر کتاب کھولے کافی دیر سے کچھ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔جتنا اسے موحد نے زلیل کر دیا تھا۔۔۔اب تو وہ پڑھنے کا پکا ارادہ کر چکا تھا۔۔۔وہ الگ بات تھی کہ اس کے پلے کچھ نہیں پڑھ رہا تھا۔۔۔اسی اثنا میں (اینوٹامی anatomy) کے سر ڈاکٹر عبید اللہ صاحب ایک لڑکے کے ہمراہ کلاس میں تشریف لائے۔۔۔سب (سٹوڈنٹس students) ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔۔۔

"السلام وعلیکم !" سر نے اپنے مخصوص بھاری لہجے میں سب پر سلامتی بھیجی۔۔۔جس کا جواب کورس میں انہیں ملا۔۔۔سب نے ایک ساتھ باآواز بلند ان پر سلامتی بھیجی۔۔۔"بچوں۔۔۔آج آپ کی کلاس میں ایک طالبعلم کا اضافہ ہو رہا ہے۔۔۔

(۔۔۔۔۔۔"meet hafiz faizan attariمیٹ حافظ فیضان عطاری)

سر نے اپنے ساتھ کھڑے لڑکے کا مختصر تعارف کروایا۔۔۔اور اس کا حلیہ دیکھ کر تفصیلی تعارف کا موڈ کسی کا بھی نہیں رہا۔۔۔وہ کسی مدرسے کا طالبعلم تو لگ رہا تھا پر میڈیکل کا نہیں۔۔۔کالی اور سنہری داڑھی۔۔۔بڑی بڑی کالی آنکھیں جن میں وافر مقدار میں سرمہ

ڈالا گیا تھا۔۔۔سر پر سفید جالی دار ٹوپی۔۔۔آسمانی رنگ کی کاٹن کی شلوار قمیض جس کی شلوار ٹخنوں سے کچھ اوپر تھی۔۔۔

"لگتا ہے اس کے ابا کی سرمے کی فیکٹری ہے۔۔۔"

نادر نے اپنے نادر و نایاب خیالات موحد پر واضح کیے۔۔۔جو کہ اگر وہ نا کرتا تو کھانا کیسے ہضم ہوتا؟مہران کافی دیر سے نئے آنے والے کا جائزہ لے رہا تھا۔۔۔اس شخص میں کوئی ایسی بات ضرور تھی جو بصارت رکھنے والوں کو اٹریکٹ کرتی۔۔۔مہران کافی دیر سے اس پر نظریں جمائے ہوئے

تھا۔۔۔

وہ دیکھ سکتا تھا کہ کلاس کے سبھی سٹوڈنٹس نئے طالبعلم کو تمسخراڑاتی نظروں سے دیکھ

رہے ہیں۔۔۔پر مہران کے لیے حیران کن بات اس شخص کی

مسکراہٹ تھی۔۔۔وہ خیر مقدمی مسکراہٹ... جیسے اسے کوئی فرق نہیں پڑتالوگ

اس کے بارے میں

کیاارائے رکھتے ہیں۔۔۔

"بچوں بات دراصل یہ ہے کہ آپ کی باقاعدہ پڑھائی

شروع ہوئے ایک ہفتہ ہو گیاہے اور فیضان لیٹ آیاہے۔۔۔اس کی کچھ پرسنل پروبلم

تھی۔۔۔اب آپ لوگ اس کی مدد کریں گے۔۔۔تاکہ اس کی پڑھائی کا حرج نہ

ہو۔۔۔توبچوں کیامیں امید رکھوں کہ آپ لوگ اس کی مدد کریں گے؟"سب نے

جلدی سے اپنے منہ کے زاویے ٹھیک کیے اور یک زبان ہو کر "یس سر (yes

sir)"کہا۔۔۔

وہ الگ بات ہے کہ مدد کرنے کاارادہ کسی کا نہیں تھا۔۔۔پھر سر نے اپنا

لیکچر(lecture)سٹارٹ(start)کیااور فیضان کو جگہ پر بیٹھنے کے لیے کہا۔۔۔وہ

چلتا ہوا آخری بینچ کی طرف جا رہا تھا۔۔۔جب ایک شرارتی لڑکے نے اپنا پاؤں آگے کیا۔۔۔فیضان یہ دیکھ نہیں سکا اور اس کے پاؤں سے الجھ کر گر گیا۔۔۔اس لڑکے نے فوراً سے سوری بولا۔۔۔کیوں کہ سر نے فیضان کو گرتے دیکھ لیا تھا۔۔۔مہران جو یہ سب دیکھ رہا تھا اسے شدید حیرت ہوئی جب فیضان نے اٹھ کر نا صرف اسے "Its ok" بولا۔۔بلکہ مسکرا کر مصافحہ بھی کیا۔۔۔اگر وہ فیضان کی جگہ ہوتا تو یقیناً اس لڑکے کا

منہ توڑ دیتا۔۔۔لیکن اتنی فراخدلی۔۔۔اس کا دل چاہا کہ وہ فیضان سے بات کرے۔۔۔حیرت سی حیرت تھی۔۔۔

وہ ایک خود پسند شخص۔۔۔کسی سے بات کرنے کا خواہشمند تھا۔۔۔وہ بھی ایسا شخص (نہیں تھی۔۔۔اس نے سوچ لیا تھا value دوسروں کی نظر میں جس کی کوئی ویلیو) وہ فیضان سے یہ ضرور پوچھے گا کہ اس نے پلٹ کر جواب کیوں نہیں دیا۔۔۔تھپڑ نا مارتا مگر اتنی آسانی سے معاف بھی نا کرتا۔

کلاس کے بعد وہ سب کوریڈور کی سیڑھیوں پر

بیٹھے تھے جب مہران نے فیضان کو سر عبید اللہ کے آفس سے نکلتے دیکھا۔۔۔

"میں ابھی آیا۔۔" یہ کہہ کر وہ فیضان کے پاس چلا گیا۔۔۔ پیچھے موحد اور نادر اسے آوازیں دیتے رہ گئے۔۔۔وہ چلا تو گیا تھا پر اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ بات کہاں سے شروع کرے کیا کہے؟ فیضان کی اس کی طرف پیٹھ تھی۔۔۔"ہائے۔۔۔"بڑی مشکل سے وہ اتنا ہی کہہ سکا۔۔۔ فیضان نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔

السلام و علیکم!"فیضان نے مسکرا کر سلام کیا۔۔۔

"و علیکم السلام!"---وہ بمشکل کہہ پایا۔۔۔

"جی آپ کو مجھ سے کچھ کہنا تھا؟"میٹھے لہجے میں استفسار کیا گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مجھے آپ سے کچھ پوچھنا تھا؟"

"جی جی۔پوچھیے۔۔۔۔..."

"آپ کو پتا تھا نا اس لڑکے نے جان بوجھ کر آپ کو تکلیف پہنچائی۔۔۔پھر آپ نے پلٹ کر اس کی حرکت کا جواب کیوں نہیں دیا؟"اس کی بات پر فیضان ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

"اگر میں جواب دیتا۔۔۔تو اس میں اور مجھ میں کیا فرق رہ جاتا؟اور اگر جواب دیتا تو

بات مزید بڑھتی اور ویسے بھی اس نے معافی مانگ لی تھی تو پھر بات میرے ظرف کی تھی اس لیے میں نے معاف کر دیا۔۔۔"

"لیکن اتنی آسانی سے ؟"اس کی سوئی ابھی بھی وہیں اٹکی تھی۔۔۔

"جتنی آسانی سے ہم چاہتے ہیں کہ اللہ ہمیں معاف کرے۔۔۔اتنی ہی آسانی سے ہمیں اس کے بندوں کو

معاف کرنے کی عادت اپنانی چاہیئے۔۔۔اور معاف کرنا تو سنت رسول ﷺ ہے۔۔۔میرے نبی ﷺ نے بھی کبھی بدلہ نہیں لیا۔۔بلکہ معاف کرنے کو ترجیح دی ہے۔۔۔تو میں تو بس آپ ﷺ کی سنت کو اجاگر کر رہا ہوں۔۔۔اور معاف کرنا تو بڑے ظرف کا کام ہے۔۔۔"

وہ اتنا کہہ کر چلا گیا۔۔۔لیکن مہران وہیں کھڑا رہا۔۔۔

اس کے دل کے پاس ایک درد اٹھا تھا۔۔۔

عجیب بے چینی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔اور ذہن میں فیضان کے الفاظ گردش کر رہے تھے۔۔۔

اس نے کب کسی کو معاف کیا تھا؟اسے یاد نہیں تھا۔اس نے تو بچپن سے لے کر آج تک صرف بدلے ہی ل ئی یے تھے۔۔۔اس نے تو کبھی کسی کی غلطی نہیں بخشی۔۔۔کسی نوکر کی غلطی پر اسے اچھی خاصی جھاڑ پلا دیتا تھا۔۔۔

کبھی کسی کلاس فیلو کی بھی کسی غلطی کو نظرانداز نہیں کیا تھا۔۔۔گھر میں سب اس کے غصے سے ڈرتے تھے۔۔۔

پھر آج کیوں اس خود پسند شخص کو بے چینی ہو رہی تھی؟اس نے سر جھٹک کر ان سوچوں سے پیچھا چھڑوانا چاہا۔۔۔

"میں دوبارہ اس سے بات ہی نہیں کروں گا۔"

اس نے دل میں سوچا۔۔۔لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا۔۔۔کہ یہی چند پل کی بے چینی اسے حقیقی چین سے روشناس کروانے والی تھی۔۔۔

آگہی کے در وا ہونے لگ جائیں۔۔۔تو ہدایت کی شمع روشن ہونے میں دیر نہیں لگتی ۔۔۔جس نے اپنا احتساب کیا۔۔۔گویا اس نے خود کی اصلاح کی طرف پہلا قدم بڑھا

دیا...

مہران اپنے کہے پہ ڈٹا رہا۔۔اس نے پھر دوبارہ

فیضان سے بات کرنے کی کوشش نہیں کی۔۔۔لیکن اس دن کے بعد وہ سکون سے

نہیں رہ پایا۔۔۔

بار بار اپنا موازنہ فیضان سے کرتا۔۔۔اپنی پچھلی زندگی میں کوئی اچھی بات تلاش

کرتا۔۔۔مگر ہر بار بے چینی ہی حصے آتی۔۔۔اس نے فیضان کی طرف دیکھنا بھی چھوڑ

دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں کہ جب بھی وہ اس کے چہرے پر پھیلا اطمینان اور نور دیکھتا تو اندر کہیں بے سکونی

سر اٹھاتی۔۔۔آج ان کا پریکٹیل (practical) تھا۔۔کچھ پوائینٹس (points)

اسے سمجھ نہیں آرہے تھے۔۔۔کلاس میں جس سے بھی پوچھا۔۔۔انہیں خود بھی صحیح

سے سمجھ نہیں آئے تھے۔۔۔

"لائیں میں سمجھا دیتا ہوں۔۔۔" فیضان نے دیکھا وہ کچھ الجھا ہوا کتاب پر جھکا تھا۔۔۔

اس نے فراخدلی سے مدد کی پیشکش کی۔۔۔جسے مہران نے نہایت ہی روکھے لہجے میں

رد کر دی۔۔۔ لیکن فیضان کے ماتھے پہ ایک شکن تک نہیں آئی۔۔۔ مہران کو یہ دیکھ کر پشیمانی ہوئی۔۔۔

"مجھے یہ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔" مہران نے اپنی ساری سوچوں کو ایک طرف رکھ کر اسے اپنا مسئلہ بتایا۔۔۔ اور اس کی حیرت کی انتہا نہیں رہی جب وہ الٹے پیروں مہران کے پاس آیا اور بغیر اس کی پچھلی بد تمیزی یاد دلائے

اسے سمجھانے لگا۔۔۔ اس کے اس حسن سلوک سے متاثر ہو کر۔۔۔ مہران و قار نے خود اس کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔۔۔ جسے فیضان نے فراخدلی سے قبول کیا۔۔۔

"آج مولانا اسحاق صاحب کا جلسہ ہے۔۔۔ وہ بیان کریں گے۔۔۔ تم بھی چلنا میرے ساتھ۔۔۔ تمہیں اچھا لگے گا۔"

وہ جانا تو نہیں چاہتا تھا۔۔۔ لیکن فیضان کی خاطر ہامی بھر لی۔۔۔

یہ ایک بہت بڑا ہال تھا۔۔۔ اور اسٹیج کے سامنے کی

طرف صوفے رکھے گئے تھے۔۔۔ جن پر بہت سارے لڑکے بیٹھے تھے۔۔۔ کچھ انہی کی طرح سٹوڈنٹس (students) تھے۔۔۔

توکچھ تھوڑی بڑی عمر کے تھے۔۔۔انہیں دوسری رو میں نشست ملی تھی۔۔۔

وہ بڑا بیزار سا بیٹھا تھا۔۔۔ تبھی سب ایک ساتھ کھڑے ہو گئے۔۔۔وہ بھی ان کی تقلید میں کھڑا ہو گیا۔۔۔سامنے اسٹیج پر ایک باریش بزرگ تشریف فرما تھے اس نے دیکھا وہ مسکرا کر سب کے سلام کا جواب دے رہے تھے۔۔۔

"کیسے ہیں آپ سب؟"انتہائی خوبصورت لہجہ تھا ان کا۔اس نے دل سے اعتراف کیا۔۔۔

"آج میں کسی مخصوص موضوع پر بات نہیں کروں گا۔۔آج آپ لوگوں کے سوالوں کے جواب دوں گا۔۔۔تو پوچھیے۔۔۔"

"مولانا صاحب یہ بے چینی کیوں ہوتی ہے؟"ایک آدمی نے کھڑے ہو کر اپنا سوال پوچھا۔۔۔

"بے چینی۔۔۔جب کوئی شخص کوئی گناہ کرتا ہے تب پیدا ہوتی ہے یہ بے چینی۔۔۔ بے چینی اور خوف یہ ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔۔۔یا یوں کہو کہ یہ خوف ہی بے چینی پیدا کرتا ہے۔۔۔ پکڑے جانے کا خوف۔۔۔ نظروں میں آجانے کا خوف۔۔۔

کسی کو پتا نا چل جائے اس بات کا خوف۔۔۔پر یہ سارے خوف بندے کو اپنے ہی جیسے انسانوں سے ہوتے ہیں۔۔۔ تبھی وہ بے سکون رہتا ہے۔۔۔اگر یہی خوف اسے خدا کا ہوتا۔۔۔تو وہ گناہ سے بچ جاتا۔۔۔پھر اسے بے چینی نہ ہوتی۔۔۔کیوں کہ وہ تب جانتا ہوتا کہ دلوں کو سکون تو اللہ کی یاد سے ہی ملتا ہے۔۔۔اور جسے وہ یاد ہو۔۔۔تو اسے یہ بھی یاد رہتا ہے کہ وہ دیکھ رہا ہے۔۔۔پھر وہ گناہ سے بچ جاتا ہے۔۔۔اور گناہ سے جو بچ گیا اسے بے سکونی کیوں ہو گی؟"

مہران کو لگا اسے سانس لینے میں مشکل ہو رہی ہے۔۔۔

"پر مولانا صاحب ہم تو انسان ہیں اور گناہ انسانوں سے ہی ہوتے ہیں تو اگر گناہ کر بیٹھیں اور بے چینی

ہو تو پھر کیا کریں؟" ایک اور شخص نے سوال کیا۔۔۔

"توبہ" مہران کو لگا کہ وہ مزید بیٹھا تو یہیں مٹی کا ڈھیر بن جائے گا۔۔۔اسے کب کسی نے گناہ کہ بارے میں بتایا تھا۔۔۔اسے یاد ہے بچپن میں قاری نے اسے قرآن پڑھایا تھا۔۔۔لیکن پھر اس نے اسے اپنی الماری کے اونچے والے خانے میں رکھ دیا۔۔۔اور دوبارہ نہیں کھولا۔۔۔مولانا مزید بول رہے تھے۔۔۔

"اسے چاہئیے کہ وہ توبہ کرے۔۔۔اللہ قرآن میں سورۃ النصر میں فرماتا ہے۔۔۔

بے شک وہ بڑا ہی توبہ قبول فرمانے والا ہے۔۔۔"

....

مولانا نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"وہ اپنی طرف پلٹنے والوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔قرآن گواہ ہے۔لیکن اس کی کچھ شرائط ہیں۔۔۔"مولانا نے پورے ہال میں ایک نگاہ دوڑائی۔۔۔مہران بڑی مشکل سے خود کو سنبھالے بیٹھا تھا۔۔۔ابھی تو پلٹنا باقی تھی۔۔۔ابھی تو بس ندامت کا آغاز تھا۔۔۔اس کی پیشانی عرق آلود ہو چکی تھی۔۔۔اضطرابی انداز میں انگلیاں چیخ رہا تھا۔۔۔یہ اس کے ذہنی خلفشار کا پتہ دے رہی تھیں۔۔۔

"کیسی شرائط مولانا صاحب؟"ہال میں بیٹھے نفوس میں سے ایک بڑی عمر کے مرد نے ٹکڑا جوڑا۔۔۔

"صرف زبان سے اقرار کرنا کافی نہیں کہ میں توبہ کرتا ہوں۔۔۔انسان کا قلب بھی شاملِ توبہ ہو گا تو پھر نظرِ کرم ہو گی۔۔۔خالی منہ زبانی سے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔اس کے

در پر دل جھکانا پڑتا ہے۔۔۔زبان اور دل دونوں توبہ میں شریک ہوں تو پھر گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔۔۔توبۃالنصوحہ کی شرط ہے کہ آپ خود کو گناہوں سے آزاد کروالیں۔۔۔یعنی پلٹ کے واپس نہیں جانا۔۔۔گناہوں کی زندگی کو ہمیشہ کے لئیے خیر باد کہہ دیں۔۔۔ کبھی موقع بھی ملے۔۔۔تب بھی پلٹ کر نہیں جانا۔۔۔اپنا آپ اپنے مالک کے حوالے کر دینا۔۔۔بس پھر اس پہ یقین رکھنا کہ وہ معاف کر دے گا۔۔۔"

انتہائی خوبصورت لب و لہجے میں انہوں نے توبہ کو بیان کیا۔۔۔مہران کی آنکھیں نم ہو رہی تھیں۔۔۔بیان ختم ہونے کے بعد وہ وہاں رکا نہیں۔۔۔گھر آکر بھی وہ پریشان رہا۔۔۔مولانا کی آواز اسے اپنے آس پاس سنائی دے رہی تھی۔۔۔وہ چاہ کر بھی ان سوچوں کو جھٹک نہیں پا رہا تھا۔۔۔اس کے موبائل پر مسلسل بیل ہو رہی تھی۔۔۔ جھنجھلا کر اس نے فون ریسیو کیا۔۔۔پر ریسیو کرنے کے بعد جو خبر اسے ملے اس خبر نے اسے ہلا کر رکھ دیا۔۔۔وہ پاؤں میں جوتے پہنتا باہر کی طرف بھاگا۔۔۔سیڑھیاں اترتے ہمایوں سے ٹکرایا۔۔۔

"ارے ارے اتنی جلدی میں کہاں جا رہے ہو؟"

ہمایوں اسے آوازیں دیتارہ گیالیکن مہران نے پلٹ کر نہیں دیکھا۔۔۔وہ رش ڈرائیونگ کرتاہسپتال پہنچا۔۔۔کوریڈور میں اسے فیضان کی فیملی اور یونیورسٹی کے کچھ کلاس فیلوز نظر آئے۔۔۔وہ بھاگتاہوا ان کے پاس پہنچا۔۔۔

"کیاہوا؟

وہ ٹھیک تو ہے؟

کیسے ہوایہ سب؟"

اس نے پے در پے کئی سوال کرڈالے۔۔۔ابھی تھوڑی دیر پہلے تو وہ اسے ہال کے باہر چھوڑ کر گیا تھا پھر اچانک یہ سب۔۔۔

"روڈ کراس کرتے ہوئے وہ ایک ٹرک سے ٹکرایا۔۔۔وہ کافی زخمی ہے۔۔۔ڈاکٹرز کہتے ہیں آپ دعاکریں۔"اسے یقین نہیں آرہاتھا۔۔۔وہ آئی۔سی۔یو(I.C.U) کے باہر کھڑارہا۔۔۔دو گھنٹے بعد ایک نرس حواس باختہ سی ڈاکٹر کو آوازیں دیتی آئی۔سی۔یو سے نکلی۔۔۔مہران کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔۔۔تھوڑی ہی دیر میں ڈاکٹر بھی پہنچ گیا۔۔۔جلدی جلدی انجیکشن لگایا گیا۔۔۔لیکن وہ کہتے ہیں ناجسے اللہ نہ

چاہے اسے کوئی نہیں بچا سکتا۔۔۔فیضان اپنی زندگی کی بازی ہار گیا۔۔۔مہران کے لئیے یہ خبر کسی صدمے سے کم نہیں تھی۔۔۔وہ کچھ ہی عرصے میں کافی اچھے دوست بن گئے تھے۔۔۔ابھی تو اس نے اپنی اضطرابی کیفیت کو فیضان کے سامنے بیان کرنا تھا۔۔۔اس کا حل پوچھنا تھا۔۔۔پر اسے وقت ہی نہیں ملا۔۔۔اس کی میت کو جب باہر لایا گیا تو مہران چلتا ہوا اس کے قریب گیا اس نے دیکھا اس کے چہرے پر وہی ازلی اطمینان تھا۔۔۔جیسے موت بھی اسے بے سکون نہیں کر سکی۔۔۔جن کے دل اللہ کی یاد سے منور ہوں ان کے لئیے موت بے سکونی نہیں ہوتی بلکہ اپنے رب سے ملاقات کا

ذریعہ ہوتی ہے۔۔۔اور وہ تو سنتِ رسول ﷺ کو اجاگر کرنے والا مسلمان تھا۔۔۔اور جس کا اوڑھنا بچھونا اسلام ہو

تو پھر ان پر اللہ کا خاص کرم ہوتا ہے۔۔۔جنازہ پڑھا دیا گیا۔۔۔قبر پر مٹی ڈال دی گئی۔۔۔اب منکر نکیر آئیں گے اس سے سوال پوچھیں گے۔۔۔اور قرآن وہ اس کا دفاع کرے گا۔۔۔

"اور میری قبر کے معاملات؟اگر میں بھی اسی طرح مر گیا تو کیا میرے چہرے پر بھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سکون ہو گا؟ کیا قرآن میرا ابھی دفاع کرے گا؟ لیکن میں نے تو کبھی نہیں پڑھا قرآن۔۔۔ بچپن کے بعد اسے کھولا ہی نہیں۔۔۔اب کیا کروں؟ کیسے اپنی زندگی کو راہِ ہدایت کی طرف موڑوں؟"

"توبہ۔۔۔"مولانا کی آواز کہیں آس پاس گونجی۔

اس نے زیرِلب توبہ کو دہرایا۔۔۔پھر اسے روشنی کی ایک کرن نظر آئی۔۔۔روشنی۔۔۔ہدایت کی روشنی۔۔۔اسے پتا تھا اب اسے کیا کرنا ہے۔۔۔وہ اسی ہال میں واپس گیا۔۔۔جہاں جلسے کے لئے یے فیضان کے ساتھ گیا تھا۔۔۔اس ہال میں ایک آدمی صفائی کر رہا تھا اور اس کے علاوہ وہاں کوئی نہیں تھا۔"سنو بابا۔۔۔مجھے مولانا اسحاق سے ملنا ہے۔۔۔"

اس نے کام والے بوڑھے سے پوچھا۔۔۔

"بیٹا یہاں ان کا جلسہ صرف جمعہ کو ہوتا ہے۔۔"

"لیکن مجھے ابھی ملنا ہے ان سے۔۔۔میں جمعہ تک کا انتظار نہیں کر سکتا۔۔۔"وہ بے چینی سے بولا۔۔۔

"اچھا۔۔۔بیٹاایسا کرو پھر آپ مولانا صاحب کے گھر چلے جاؤ۔۔۔"اس بوڑھے نے تجویز پیش کی۔۔۔اسے تجویز معقول لگی۔۔۔

"کہاں ہے مولانا کا گھر؟"اس کے استفسار پر بوڑھے نے مولانا کے گھر کا راستہ اسے بتا دیا۔۔۔یہ لاہور کا ایک پوش علاقہ تھا۔وہ اس وقت ایک ڈبل سٹوری گھر کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔اس نے گہری سانس اندر کھینچی اور بیل بجادی۔۔۔اندر سے ایک ملازم باہر آیا۔۔۔درمیانی عمر کے اس ملازم نے اس سے مختصر تعارف حاصل کیا پھر اندر سے اجازت لینے چلا گیا۔۔۔کچھ دیر بعد وہ مولانا کے گھر کے ڈرائینگ روم میں بیٹھا تھا۔۔۔گھر بہت بڑا نہیں تھا تو چھوٹا بھی نہیں تھا۔۔۔مگر انتہائی نفاست سے سجایا گیا تھا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد مولانا اندر تشریف لائے۔۔۔مہران ان کے آنے پر احتراماً کھڑا ہو گیا۔۔۔"السلام علیکم!"مہران نے سلام میں پہل کی۔۔۔

"وعلیکم السلام! بیٹھو بیٹا۔۔۔"مولانا کے کہنے پر وہ واپس بیٹھ گیا۔۔۔کافی دیر نامعلوم سی خاموشی حائل رہی۔۔۔مولانا مسلسل اس کی اضطرابی کیفیت نوٹ کر رہے تھے۔۔۔اس کے چہرے پر پھیلی بے چینی اس کے اندرونی خلفشار کا پتہ دے رہی تھی۔۔۔مولانا مہران کے بولنے کا انتظار کر رہے

تھے۔۔۔اور وہ الفاظ جمع کر رہا تھا جس سے اپنی

حالت زار بیان کر سکے۔۔۔

"کوئی پریشانی ہے بیٹا۔۔۔" بالآخر مولانا کو بولنا پڑا۔۔۔مہران نے نگاہیں اٹھا کر ان کی

طرف دیکھا۔۔۔

"آپ نے یہ نہیں پوچھا کہ میں کون ہوں؟" مولانا اس کے سوال پر ہلکا سا

مسکرائے۔۔۔

"بچے۔۔۔آپ اللہ کے بندے ہو۔۔۔جسے کسی بات کی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پریشانی ہے۔۔۔آپ کو مشورہ چاہئیے۔۔۔اس لئیے آپ میرے پاس آئے

ہیں۔۔۔بس اتنا تعارف کافی ہے۔۔۔اب بتائیں میں آپ کی کیا مدد کر سکتا

ہوں۔۔۔" مولانا کی بات پر وہ نظریں جھکا گیا۔۔۔

اور پھر دھیرے سے اپنی پریشانی بتانے لگا۔۔۔

"میں ایک گناہ گار انسان ہوں۔۔۔جس نے ساری زندگی

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔۔۔کبھی کوئی نماز نہیں پڑھی۔۔۔کبھی

قرآن کو نہیں کھولا۔۔۔ کبھی پیشانی کو اس کے آگے نہیں جھکایا۔۔۔ کبھی اس کا کوئی حکم نہیں مانا۔۔۔ ہمیشہ اپنی من مانی کی۔۔۔ دنیا کی زندگی میں مگن رہا۔۔۔ کھانا پینا۔۔۔اوڑھنا۔۔۔ ہنسنا بولنا۔۔۔ ساری زندگی بے فکری میں گزاری۔۔۔اپنی زندگی کے بیس سال میں نے ضائع کر دیے۔۔۔"

آنسوؤں کا گولہ اس کے حلق میں اٹک گیا۔۔۔ کتنا مشکل ہوتا ہے اپنے گناہوں کا اعتراف کرنا یہ آج کوئی مہران سے پوچھتا۔۔۔اس نے رک کر پھر بات شروع کی۔۔۔

"پر کل مجھے ادراک ہوا کہ میں مزید ایسی زندگی نہیں گزار سکتا۔۔۔ مجھے کوئی مقصدِ حیات چاہئیے۔۔۔ کل میں نے اپنے ایک دوست کو مرتے دیکھا۔۔۔ پھر پتہ چلا کہ یہ زندگی اللہ کی امانت ہے۔۔۔ وہ جب چاہے واپس لے لے۔۔۔ لیکن اگر میں اسی حالت میں مر گیا تو میں اللہ کو کیا منہ دکھاؤں گا؟ کل قیامت کے دن نبی پاک ﷺ کے سامنے کیسے جاؤں گا؟

کیا بتاؤں گا نہیں؟ آپ مجھے اس شرمندگی سے بچا لیں مولانا۔۔۔ میں ساری زندگی آپ کا مقروض رہوں گا۔۔۔ مجھے سکون کا ذریعہ بتا دیں۔۔۔" اب وہ باقاعدہ بچوں کی

طرح رو رہا تھا۔۔۔ مولانا نے اٹھ کر اسے پانی پلایا۔۔۔ جب وہ تھوڑا سنبھل گیا پھر مولانا نے اسے سوالوں کا جواب دیا۔۔۔

"بچے۔۔۔ اللہ فرماتا ہے اگر کسی کے گناہ اس زمین و آسمان میں جتنا خلا ہے اس کے برابر بھی ہوں تب بھی کوئی اس کے در پر آکر توبہ کا سوال کرے تو وہ معاف کر دے گا بندہ بس سچی نیت سے جا کر اس کے در پر حاضری دے۔۔۔ آنکھوں میں آنسو ہوں۔۔۔ دل میں ندامت ہو اور کہے یا اللہ میری توبہ۔۔۔ تو وہ اپنے بندے کو معاف کر دیتا ہے بچے۔۔۔

تم بھی مانگو۔۔۔ دل سے مانگو۔۔۔ صاف نیت سے مانگو۔۔۔ پھر دیکھو اس کی کرم نوازیاں۔۔۔" اس نے سرخ آنکھوں سے مولانا کا چہرہ دیکھا۔۔۔

"لیکن مجھے صرف معافی نہیں چاہئے۔۔۔" مولانا نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا پھر پوچھا۔۔۔

"تو اور کیا چاہئے بیٹا۔۔۔" وہ کچھ توقف کے بعد بولا۔۔۔ "مجھے اللہ چاہئے۔۔۔ مجھے اس کی محبت چاہئے۔۔۔" مولانا نے دیکھا اس کا چہرہ رونے کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔ "بڑی مشکل چیز مانگ رہے ہو۔۔۔ اللہ کی محبت اتنی

آسانی سے نہیں ملتی۔۔۔بہت کچھ برداشت کرنا پڑے گا۔۔۔اپنا نفس مارنا ہو گا۔۔۔

دنیاوی محبتوں کو دل سے خرچ کر نکالنا ہو گا۔۔۔اللہ بڑا پاک اور غیرت والا ہے اس

دل میں نہیں جاتا جہاں بغض ہو، انا ہو، دنیا کی محبت ہو، نفسی خواہشات کا مجموعہ

ہو۔۔۔اللہ چاہئیے تو پہلے اپنے ظاہر و باطن کو پاک کرو۔۔۔پھر آئے گی اس کی محبت

دل میں۔۔۔"

مولانا کی بات پر اس نے خود کو ٹٹولا۔۔۔کیا وہ یہ سب کچھ کر سکتا ہے۔۔۔

"اگر یہ سب کچھ کرنے سے مجھے اللہ مل جائے گا تو ہاں میں تیار ہوں۔۔۔مجھے

چاہئیے اس کی محبت۔۔۔میں ماروں گا اپنے نفس کو مجھے بس اللہ چاہئیے۔۔۔"

اس پر ایک ہی دھن سوار تھی۔۔۔اللہ۔۔۔اللہ۔۔۔اللہ۔۔۔

اور وہ اپنی دھن کا پکا نکلا۔۔۔اللہ انسان کے دل میں سماجاتا ہے بس شرط یہ ہے کہ اس

انسان کا دل پاک ہو۔۔۔دنیاوی محبتوں سے۔۔۔گناہوں سے۔۔۔ نفسی خواہشات

سے۔۔۔جب انسان اپنے آپ کو ان سب باتوں سے پاک کر لیتا ہے۔۔۔اپنے من

آنگن کو دھو ڈالتا ہے تب اللہ اس کے دل میں آبستا ہے۔۔۔پھر وہ اسے کسی اور کا نہیں

ہونے دیتا۔۔۔اللہ جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے۔۔۔اللہ نے اسے بھی چن لیا تھا۔۔۔اس

کا دل بھی پاک ہو گیا تھا۔۔۔اس نے نفسی خواہشات کے آگے گھٹنے ٹیکنے چھوڑ دیے تھے۔۔۔اس نے قرآن سیکھنے کی ابتدا ایک اسلامک سینٹر سے کی۔۔۔ صبح وہ کالج جاتا اور دوپہر میں سینٹر۔۔۔شام تک وہاں سے واپسی ہوتی اور پھر رات کو وہ اپنا کمرہ بند کر کے قرآن پڑھتا۔۔۔یہی اس کی روٹین بن گئی۔۔۔اس نے آوارہ پھرنا۔۔۔کلب جانا۔۔۔رقص و بسمل کی محفلوں میں جانا چھوڑ دیا۔۔۔اس نے اپنا حلقہ احباب بھی محدود کر لیا۔۔۔امی نے ایک دوبار پوچھا کہ وہ کہاں جاتا ہے دوپہر کو لیکن وہ بات کو گول کر دیتا۔۔۔

وہ ہفتے کا دن تھا۔۔۔وقار آفریدی کے کچھ بزنس کولیگز جن سے گھریلو تعلقات بھی تھے دوپہر کو کھانے پہ آرہے تھے۔۔۔اس لئے وہ آج جلدی آفس سے اٹھ آئے۔۔۔واپسی میں سگنل پر گاڑی رکی تو انہوں نے ادھر ادھر گردن گھما کر دیکھا۔۔۔

آسمان ابر آلود ہو رہا تھا۔۔۔اچانک ان کی نظر سامنے پڑی۔۔۔انہیں جھٹکا لگا۔۔۔اسلامک سینٹر سے نکلتے مہران کو انہوں نے دیکھ لیا تھا۔۔۔اور سڑک کراس کرنے کے لئے آگے بڑھتے مہران کی نظر بھی اپنے بابا کی گاڑی پر پڑی

تھی۔۔۔ سگنل کے کھلتے ہی ان کی گاڑی آگے بڑھ گئی۔۔۔ مہران وہیں ہکا بکا کھڑا رہ گیا۔۔۔

"پتا نہیں کیا ردعمل ہو گا بابا کا۔۔۔ پر نہیں میں تو کچھ غلط نہیں کر رہا۔۔۔ بلکہ انہیں تو مجھ پر فخر ہونا چاہیئے کہ میں قرآن سیکھ رہا ہوں۔۔۔ اپنی آخرت سنوارنے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔ ہاں میں خوامخواہ ڈر رہا ہوں۔۔۔ بابا تو خوش ہوں گے۔۔۔"

انہی سوچوں کے ساتھ وہ گھر کی طرف چل پڑا۔۔۔ جب ہم اللہ کی راہ پر چلتے ہیں۔۔۔ تو اللہ بھی اپنے بندے کو آزماتا ہے۔۔۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ وہ کتنا ثابت قدم ہے۔۔۔

مہران ابھی یہ نہیں جانتا تھا کہ اس پر بھی آزمائش آنے والی تھی۔۔۔ اب دیکھنا یہ تھا کہ وہ آزمائش میں سرخرو ہوتا ہے۔۔۔ یا اپنے قدم واپس گناہوں کے اندھیرے میں موڑ لیتا ہے۔۔۔

....

وہ جب گھر میں داخل ہوا تو دیکھا بابا کے بزنس کے کچھ دوست احباب ڈائننگ ٹیبل کے گرد رکھی کرسیوں پہ بیٹھے تھے۔۔۔ کھانے کا دور چل رہا تھا۔۔۔ اس نے چپ کر کے

نکل جانا بہتر سمجھا لیکن وقار صاحب کے دوست آفندی صاحب نے اسے دیکھ لیا۔۔۔

"مہران۔۔۔ارے بیٹا آؤ ہمارے ساتھ بیٹھو۔۔۔"ناچار اسے ان کے پاس بیٹھنا پڑا۔۔۔اس کا حلیہ سب کے ل ئی یے باعثِ توجہ تھا۔۔۔بڑی ہوئی داڑھی۔۔۔شلوار سوٹ۔۔۔سر پر جالی دار ٹوپی۔۔۔سب اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

"وقار تم نے بتایا نہیں بیٹے کو مولوی بنا رہے ہو۔۔۔مدرسہ کھولنے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔"آفندی صاحب نے تمسخر اڑایا۔۔۔مہران کو ان کی یہ بات ناگوار گزری۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا عجیب لوگ ہیں۔۔۔خود تو اللہ کو بھول بیٹھے ہیں۔۔۔کوئی یاد کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔تو اسے بھی جینے نہیں دیتے۔۔۔"وہ یہ صرف سوچ کر رہ گیا۔۔۔

وقار صاحب کو مہران پر شدید غصہ آیا۔۔۔سب کے جانے کے بعد وہ لاؤنج میں کھڑے تھے۔۔۔

"یہ کیا حلیہ بنایا ہوا ہے؟ کیا کرتے پھر رہے ہو؟"انتہائی غصے میں وقار صاحب نے مہران سے پوچھا۔۔۔

"بابامیں قرآن سیکھ رہاہوں۔۔۔"

"میں وقار آفریدی۔۔۔جس کے سامنے بڑے بڑے ادب سے ہاتھ باندھے کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔وہ آج تمہاری وجہ سے میر امذاق اڑا کر گئے ہیں۔۔۔"وہ طیش کے عالم میں اس کی طرف بڑھے۔۔۔اگر ہمایوں بیچ میں نہ آتا تواب تک مہران کے تھپڑ پڑ چکا ہوتا۔۔۔

"بابا آپ کو تو مجھ پر فخر ہونا چاہئیے۔۔۔میں ایک اچھا کام کررہا ہوں۔۔۔آخرت سنور جائے گی۔۔۔"مہران نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔پر ان پر شیطان حاوی تھا۔۔۔"فخر۔۔۔ارے مجھے شرمندگی ہورہی ہے تمہاری وجہ سے۔۔۔تم ابھی کے ابھی جاؤ اپنا حلیہ درست کرو۔۔۔اور دوبارہ میں کبھی تمہیں اس سینٹر میں جاتا نہ دیکھوں۔۔۔"مہران نے ان کی بات پر بے یقینی سے انہیں دیکھا۔۔۔

"نہیں بابا میں یہ نہیں کرسکتا۔۔۔کبھی بھی نہیں۔۔۔"اپنے حکم کی نفی ان سے برداشت نہیں ہوئی۔۔۔

"تو پھر ٹھیک ہے۔۔۔دروازہ کھلا ہے تم جا سکتے ہو اور جب اس سب کا بھوت اتر جائے

توآجانا۔۔۔"اسے توقع نہیں تھی کہ ہر ضد پوری کرنے والا باپ اس کے ساتھ ایسا کرے گا۔۔۔"جب دو دن باہر رہو گے تو سمجھ آجائے گی کہ کیسے

پیسوں کے بغیر گزارا ہوتا ہے۔۔۔سونے کا چمچہ منہ میں لے کر پیدا ہونا آسان ہے۔۔۔دو دن میں پارسائی کا بھوت اتر جائے گا۔۔۔"انہوں نے نخوت سے کہا۔۔۔

"نہیں بابا۔۔۔آپ غلط ہیں۔۔۔یہ بھوت نہیں ہے۔۔۔اللہ کی محبت ہے۔۔۔دل میں سما گئی ہے۔۔۔اب نہیں جاتی۔۔۔آپ رکھیے دولت سنبھال کر۔۔۔"امی نے زار و قطار رونا شروع کر دیا۔۔۔

....

ہاجرہ بیگم نے زار و قطار رونا شروع کر دیا۔۔۔مہران نے تاسف سے اپنے باپ کو دیکھا ۔۔۔پھر باہر کی طرف قدم بڑھا دیے۔۔۔"رکو۔۔۔"وقار صاحب کی آواز اسے اپنی پشت پر سنائی دی۔۔۔وہ رک گیا لیکن مڑا نہیں۔۔۔

"کس بات کا زعم ہے؟ کس کے بل بوتے پہ یہ سب چھوڑ کر جا رہے ہو اور یہ دولت کا

طعنہ کسے دے رہے تھے؟ارے ساری زندگی میں نے تمہیں اچھے سے اچھا کھلا یا پلا یا مہنگی تعلیم دلائی۔۔۔کل تک اسی پیسے پہ بے فکری کی زندگی گزار رہے تھے۔۔۔آج طعنہ دے رہے ہو۔۔۔اتنے ہی غیرت مند ہو نا کہ اس دولت کو ٹھکرا کر جا رہے ہو تو یہ جو تن پر کپڑے پہنے ہیں وہ بھی میرے پیسوں کے ہیں اتنی ہی انا عزیز ہے تو اتار دو یہ کپڑے بھی۔۔۔"اس نے پلٹ کر بے یقینی سے اپنے باپ کو دیکھا۔۔۔

"کیسے مسلمان تھے وہ, حق کی راہ پر چلنے والوں کے لیئے کانٹا بن رہے تھے۔۔۔جو تعلیم انہیں خود اپنے بچوں کو دینی چاہیئے تھی اگر وہ خود سے اس ڈگر پر چل پڑے ہیں تو آسانیاں پیدا کرنے کی بجائے مشکلات کھڑی کر رہے تھے۔۔۔اب بات اس کی غیرت پر آ گئی تھی۔۔۔وہ چپ چاپ پلٹ کر کمرے میں گیا۔۔۔الماری کھول کر دیکھی۔۔۔کچھ بھی ایسا نا ملا جو

خود کا کمایا ہو۔۔۔اچانک اس کی نظر کپڑوں کے دائیں سائیڈ پر رکھے ایک چھوٹے سے بیگ پر پڑی۔۔۔اس نے کھول کر دیکھا اس میں ایک شلوار قمیص اور چادر تھی۔۔۔اسے یاد تھا یہ دونوں چیزیں فیضان نے دی تھیں۔۔۔جب پہلی مرتبہ وہ فیضان کے ساتھ جمعہ پڑھنے گیا تھا تو اس کے پاس کوئی شلوار قمیص نہیں تھی۔۔۔اس

نے فیضان کو یہ بتایا تو وہ اگلے دن اس کے لیئے شلوار قمیص لے آیا۔۔۔ساتھ میں بھورے رنگ کی چادر بھی تھی۔۔۔فیضان کو یاد کر کے اس کی آنکھیں نم ہوئیں۔۔۔اسے اندھیروں سے روشنی میں لانے والا پہلا ذریعہ وہی تو بنا تھا۔۔۔وہ کیسے اپنے محسن کو بھول جاتا۔۔۔جس نے اس کی راہنمائی کی تھی۔۔۔اس نے وہ کپڑے پہن لیئے اور باہر آگیا۔۔۔

اس نے اپنے کپڑے وقار صاحب کے سامنے صوفے پر رکھ دیے۔۔۔کچھ دیر نم آنکھوں سے کھڑا اپنی امی کو دیکھتا رہا۔۔۔اور پھر باہر کی طرف چل دیا۔۔۔

"چہرہ چھپا کر جانا۔۔۔میری جتنی عزت خراب کرنی تھی تم نے کرلی۔۔۔مزید کی گنجائش نہیں ہے۔۔۔"

ایک بے نام آنسو اس کا گال بھگو گیا۔۔۔اس نے انگوٹھے سے آنسو صاف کیا اور اللہ کی رضا سمجھ کر گھر سے نکل گیا۔۔۔اب اس کے پاس رہنے کے لیئے کوئی جگہ نہیں تھی۔۔۔

اس نے مولانا کے پاس جانے کا فیصلہ کیا۔۔۔تھوڑی دیر بعد ہی وہ مولانا کے گھر میں بیٹھا تھا۔۔۔اس کی روداد سننے کے بعد مولانا نے کہا۔۔۔

"تم اللہ سے محبت کے دعوے دار ہو۔۔۔تو بس وہ امتحان لے رہا ہے تمہارا۔۔۔"اس نے اچنبھے سے مولانا کی طرف دیکھا۔۔۔"امتحان۔۔۔کیسا امتحان؟ مولانا ہلکا سا مسکرائے۔۔۔

"بچے۔۔۔ہم اگر سبق یاد بھی کر لیں تب بھی جب تک استاد سبق سن نہ لے یا ٹیسٹ نہ لے لے تب تک وہ از بر نہیں ہوتا، تو ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم رب سے محبت کے دعوے دار ہوں اور وہ ہم سے اپنی محبت کا امتحان نہ لے؟ جب تک وہ آزمائش نہیں ڈالے گا تو کیسے پتا چلے گا کہ اس کا کونسا بندہ اس سے واقع محبت کرتا ہے اور کون صرف زبانی کلامی دعوے کرتا ہے، امتحان نہیں لیا جائے گا تو محبت کا سبق از بر کیسے ہو گا؟ آزمائش نہیں ڈالے گا تو کیسے پتا چلے گا کس نے محبت کو سمجھا ہے اور کس نے صرف رٹا مارا ہے؟"

ہاں۔۔۔اللہ امتحان ہی تو لے رہا تھا۔۔۔

"اللہ قرآن میں فرماتا ہے،

ترجمہ: اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میوؤں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو (خدا کی خوشنودی کی بشارت سنا دو

(۱۵۵)سورۃ البقرہ۔۔۔)وہ امتحان ضرور لیتا ہے۔۔۔پر یاد رکھنا وہ ساتھ نہیں چھوڑتا۔۔۔بس صبر کرنا ہے۔۔۔واویلا نہیں کرنا۔۔۔لوگوں کے آگے رونا نہیں۔۔۔اس ذات کے سامنے رو جس کے ل ئی یے تمہارا ایک ایک آنسو قیمتی ہے۔۔۔ایک ماں اپنے بچے کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی۔۔۔تو میرا رب جو اپنے بندوں سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہے وہ کیسے تمہیں دربدر ہونے دے گا؟"مولانا کی باتیں اس کے دل پر اثر کر رہی تھیں۔۔۔

اسے صبر کرنا تھا۔۔۔

"اور آزمائشیں تو ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی بہت جھیلیں۔۔۔لیکن کبھی کسی کے ل ئی یے بد دعا نہیں کی۔۔۔طائف والوں نے پتھر مارے۔۔۔آپ ولہولہان ہو گئے۔۔۔لیکن زبان سے پھر بھی کوئی بد دعا نہیں نکلی۔۔۔ تمہیں تو صرف گھر سے نکالا گیا ہے۔۔۔ تمہیں کسی نے پتھر نہیں مارے۔۔۔کسی نے مجنوں دیوانہ نہیں کہا۔۔۔تم شکر ادا کرو۔۔۔اور صبر کرو۔۔۔اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔۔۔"

پھر وہ رات اس نے مولانا کے گھر گزاری۔۔۔اللہ آزمائش بھی انہی پہ ڈالتا ہے جن

سے اسے محبت ہوتی ہے۔۔۔تکلیف چاہے جتنی مرضی ہو۔۔۔لیکن زبان سے حرف غلط نانکلے۔۔۔وہ جس حال میں بھی رکھے راضی رہو۔۔۔یہ نعمتیں ہماری کمائی ہوئی نہیں ہیں۔۔۔اس کی عطا کردہ ہیں۔۔۔وہ دے دے تواس کی رحمت۔۔۔وہ نادے تو اس کی مصلحت۔۔۔

رات اس نے مولانا کے یہاں گزاری۔۔۔اگلے دن صبح فجر کی نماز کے بعد وہ مولانا کے پاس گیا۔۔۔

"میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے ایک رات

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنے گھر رکھا۔۔۔میں اب چلتا ہوں۔۔۔"وہ اپنی بات کہہ کر مولانا کی طرف مصافحہ کے لیے بڑھا۔۔۔لیکن مولانا نے اس کی طرف ہاتھ نہیں بڑھایا بلکہ اس کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔اس نے ہاتھ پیچھے کیا اور پیچھے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔

"کہاں جاؤ گے ؟"کچھ توقف کے بعد مولانا نے اس سے پوچھا اور اس کے چہرے کے تاثرات دیکھنے لگے۔۔۔۔

وہ کل کی نسبت بہتر لگ رہا تھا لیکن تکلیف کے آثار ابھی بھی چہرے پر تھے۔۔۔جب

کافی دیر بعد بھی وہ کچھ نہ بولا تو مولانا نے اس کو اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔

"دیکھو بیٹا تمہاری ابھی تعلیم بھی مکمل نہیں ہے۔۔۔اور کوئی کام بھی نہیں آتا تمہیں اور رہنے کا کوئی ٹھکانہ بھی نہیں ہے۔۔۔ایسا کرتے ہیں تم میرے پاس ہی رہ لو۔۔۔ایسے تمہیں گھر بھی مل جائے گا اور مجھے بیٹا بھی۔۔۔"

مولانا نے مسکرا کر بات ختم کی۔۔۔ان کے بیٹا کہنے سے اسے بہت کچھ یاد آیا۔۔۔سوائے تکلیف کے ایسی یادیں کچھ نہیں دیتیں۔۔۔پر غم تو ابھی تازہ تھا۔۔۔صبر کر لیا تھا اس نے مگر زخم بھرنے میں وقت تو لگتا ہے نا۔۔۔

"میں یہاں سے جا کر بھی آپ کا بیٹا ہی رہوں گا۔۔۔پر میں خود کچھ کرنا چاہتا ہوں۔۔۔اپنے پیروں پر کھڑا ہونا چاہتا ہوں۔۔۔مجھے یہ کرنے دیں۔۔۔" اس نے گویا التجا کی۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔مگر جب تک تمہیں کوئی کام نہیں مل جاتا تب تک یہیں رہ لو۔۔۔"

اس نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

پھر اس نے بہت محنت کی۔۔۔بہت کوشش کی پر اسے کہیں نوکری نہیں ملی۔۔۔کہیں

کم تعلیم وجہ بنی۔۔۔تو کہیں سفارش چاہئے تھی۔۔۔ تھک کر اس نے مزدوری کو ہی ترجیح دی۔۔۔وہ مولانا کے گھر رہنے لگا۔۔۔مولانا کی ایک ہی اولاد تھی۔۔۔ان کی بیٹی آمنہ۔۔۔مولانا کی خواہش تھی کہ مہران ان کی بیٹی سے شادی کر لے۔۔۔اور اس خواہش کا ذکر انہوں نے مہران سے بھی کر دیا۔۔۔اس کی تو سمجھ میں ہی نہیں آیا کہ وہ کیا کہے۔۔۔

"میں ان کے قابل نہیں ہوں۔۔۔"کافی دیر جب کچھ کہنے کے قابل ہوا تو بس یہی الفاظ کہے۔۔۔

"تمہیں کیا پتا تم کس قابل ہو۔۔۔"مولانا نے مسکرا کر اس ایک جملے سے اس کا اعتراض رد کر دیا۔۔۔اور پھر ان کا نکاح کر دیا گیا۔۔۔آمنہ بالکل اپنے بابا کی کاپی تھیں۔۔۔نرم اور دھیمے مزاج کی۔۔۔وہ بہت اچھی شریک حیات ثابت ہوئیں۔۔۔ جتنا دے دیا۔۔۔اتنا کھا لیا۔۔۔ کبھی حرف شکایت بھی زبان پہ نہیں آیا۔۔۔زندگی اچھی گزر رہی تھی۔۔۔پھر اچانک مولانا چل بسے۔۔۔ان کے جانے کے بعد مہران کو ایک بار پھر تنگ دستی کا سامنہ کرنا پڑا۔۔۔اسے مولانا کے ایک دوست حافظ رؤف صاحب نے مشورہ دیا کہ وہ مولانا کا گھر بیچ کے دکان بنا لے۔۔۔ لیکن وہ نہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مانا۔۔۔رات کو آمنہ نے بھی یہی بات کہی اور پھر کچھ حالات بھی ایسے تھے کے اسے ماننا ہی پڑا۔۔۔وہ مولانا کا گھر بیچ کر ایک پسماندہ سے علاقے میں آ گئے۔۔۔یہاں دکان کے ساتھ وہ مسجد میں بچوں کو قرآن پڑھاتا تھا۔۔۔اسی دوران نور ایمان ان کی زندگیوں میں آئی۔۔۔مہران کو بیٹی سے بہت محبت تھی۔۔۔جس مسجد میں وہ بچوں کو قرآن پڑھاتا تھا اور کبھی کبھی امام مسجد کی غیر موجودگی میں ان کہ ذمہ داری بھی اٹھاتا تھا، اسی مسجد کے امام کے انتقال کے بعد مہران کو امام مسجد بنا دیا گیا۔۔۔اور تب سے وہ وہیں رہنے لگا۔۔۔

"پھر تمہارے تایا آئے اور اس کے بعد تمہیں پتا ہے سب۔۔۔"انہوں نے گہری سانس اندر کھینچی۔۔۔

جیسے کوئی انسان صدیوں کی مسافت پیدل طے کر کے آیا ہو۔۔۔مسجد میں فجر کی اذان دی جا رہی تھی۔۔۔

"اوہ آج پھر اذان عبداللہ دے رہا ہے۔۔۔کل بھی اسی نے دی تھی چلو میں امامت کے لئے جاتا ہوں۔۔۔"نور ایمان نے ان کی بات پہ ہولے سے سر ہلا دیا۔۔۔

اسے تو کبھی کسی نے بتایا ہی نہیں تھا کہ اس کے بابا

کے ساتھ اتنا کچھ ہوا تھا۔۔۔اس نے ذہن پر زور ڈالا پر اسے یاد نہیں آیا کبھی اس کے بابا نے اللہ سے شکوہ کیا ہو۔۔۔انہیں اپنے ہی گھر سے نکالا گیا اور کل وہی گھر والے ہاتھ باندھے کھڑے تھے۔۔۔یہ ہے اللہ کا انصاف وہ کبھی بھی اپنے بندے کو اکیلا نہیں چھوڑتا۔۔۔آنسو اس کے رخسار بھگو رہے تھے۔۔۔فجر کا وقت نکلتا جا رہا تھا۔۔۔اسے اپنے اللہ کا شکر ادا کرنا تھا۔۔۔کہ اللہ نے اسے بہترین گھرانہ عطا کیا تھا۔۔۔

....

نورِ ایمان کالج کے لیے تیار ہو رہی تھی۔۔۔مہران صاحب بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔اور ساتھ ساتھ نور کو بھی جلدی کرنے کی ہدایت دے رہے تھے۔۔۔آمنہ بیگم کچن میں لگی ہوئی تھیں۔۔۔دادا کی موت کو آج دو ماہ گزر چکے تھے۔۔۔

سب معمول پر آگیا تھا۔۔۔ہمایوں صاحب تقریباً ہر تیسرے دن چکر لگا جاتے تھے۔۔۔مہران صاحب بھی ہفتے میں ایک بار آمنہ بیگم کو ساتھ لے کر ہمایوں صاحب سے مل آتے تھے۔۔۔

سب کی زندگیاں معمول پر آگئی تھیں۔۔۔اگر کچھ معمول پہ نہیں تھا تو وہ تھا شانزل کا مزاج۔۔۔جو دن بہ دن بگڑتا جارہا تھا۔۔۔جب جب اسے یاد آتا کہ نورایمان سے اس کا نکاح ہو گیا ہے۔۔۔تب تب اس کا دل چاہتا وہ سب کچھ تہس نہس کردے۔۔۔دو گھڑی کی ملاقات۔۔۔جو ملاقات تو کہیں سے نہیں تھی۔۔۔بلکہ محض ایک ٹکراؤ ہوا تھا۔۔۔اتفاقیہ۔۔۔

اور اس اتفاقیہ ٹکراؤ میں وہ شدید نفرت کرنے لگ گیا تھا اس سے۔۔۔شانزل سے لفظ "گھٹیا" ہی ہضم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔حالانکہ غلطی بھی خود شانزل کی تھی۔۔۔پر کیا ہے نا۔۔۔کہ جو اپنی ذات کے گھمنڈ میں رہتے ہیں۔۔۔جو خود پرست اور انا پرست ہوتے ہیں۔۔۔جو اپنے سامنے کسی کو کچھ نہیں سمجھتے۔۔۔وہ اپنی غلطی کبھی تسلیم نہیں کرتے۔۔۔پر ایسے لوگ خود اپنے آپ کو برباد کر رہے ہوتے ہیں۔۔۔شانزل بھی یہی کر رہا تھا۔۔۔

دفعتاً دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

"رکیں میں دیکھتا ہوں۔۔۔" آمنہ بیگم کو دروازے کی طرف بڑھتا دیکھ کر مہران صاحب نے روک دیا

اور خود دروازہ کھولنے گئے۔۔۔

"السلام علیکم بھائی۔۔۔آپ اتنی صبح۔۔۔؟"۔۔۔

دروازے پر ہمایوں صاحب کو دیکھ کر مہران صاحب حیران ہوئے۔۔۔اور اپنی حیرانی ظاہر بھی کر دی۔۔۔

"کیوں میں نہیں آسکتا کیا؟" ہمایوں صاحب نے مصنوئی گھوری سے نوازا۔۔۔

"ارے بالکل آسکتے ہیں۔۔۔آپ کا اپنا ہی گھر ہے۔۔۔آیئے اندر آیئے۔۔۔" پھر وہ دونوں چلتے ہوئے کمرے میں آ گئے۔۔۔آمنہ بیگم اور نورِ ایمان بھی انہیں اتنی صبح دیکھ کر

حیران ہوئیں۔۔۔

"دراصل میں ایک ضروری بات کرنے آیا تھا۔۔۔سوچا اس وقت تم بھی گھر پر ہو گے۔۔۔اس لیے ابھی آگیا۔۔۔ویسے بھی مجھ سے مزید انتظار نہیں ہو رہا تھا۔۔۔"

نورِ ایمان کو عجیب سا احساس ہوا۔۔۔

"جی بھائی کہیے۔۔۔۔"

"میں چاہتا ہوں اب رخصتی ہو جائے۔۔۔اسی جمعہ کو۔۔۔"۔مہران صاحب نے آمنہ بیگم کی طرف دیکھا۔۔۔نور ایمان کمرے سے باہر صحن میں آگئی۔۔۔

"اتنی جلدی بھائی۔۔۔۔"مہران صاحب نے کہا۔۔۔

"جلدی کہاں ہے۔۔۔ بابا کے انتقال کو بھی دو ماہ گزر چکے ہیں۔۔ بھئی مہران میں اب مزید انتظار نہیں کروں گا۔۔۔مجھے تو بھئی میری بیٹی چاہیے۔۔۔میرا گھر خالی پڑا ہے۔۔۔"مہران ان کی بات پر مسکرا دیے۔۔۔

"اپنا گھر بھرنے کے لیے آپ ہمارا گھر خالی کر دیں گے۔"وہ افسردہ سا مسکرائے۔۔۔ آمنہ بیگم کی آنکھیں بھی نم ہوئیں۔۔۔

"تو تم بھی وہیں چل کر رہو۔۔۔"

"نہیں بھائی۔۔۔میں یہیں ٹھیک ہوں۔۔"مہران نے ہمایوں صاحب کی بات بیچ میں ہی کاٹ دی۔۔۔

"پھر ہم رخصتی جمعہ کو ہی کریں گے۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔جیسے آپ کی مرضی۔۔۔۔"نور ایمان کے چہرے پر پریشانی کے آثار

واضح تھے۔۔۔اگر وہ اندر کمرے میں کھڑی ہوتی تو اب تک سب اس کے تاثرات بھانپ لیتے۔۔۔

پھر شادی کی تیاریاں شروع کی گئیں۔۔۔سب بہت خوش تھے۔۔۔ہمایوں صاحب کی خوشی تو دیدنی تھی

اگر کوئی خوش نہیں تھا تو وہ تھے دلہا دلہن۔۔۔اپنی اپنی سوچوں میں گم نجانے کیا انجام ہو گا ان کے رشتے کا۔۔۔جب شانزل کو پتا چلا تو دل تو چاہا صاف انکار کر دے۔۔۔

پر وہ یہ بات پہلے ہی طے کر چکا تھا کہ وہ کسی کے سامنے برا نہیں بنے گا۔۔۔وہ نور ایمان کو اتنا ٹارچر کرے گا کہ وہ تنگ آ کر خود ہی چھوڑ کر چلی جائے گی۔۔۔پر کون جانے کیا ہو گا۔۔۔ہو سکتا ہے دل پھیر دیا جائے۔۔۔ہونے کو تو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔مگر کون جانے۔۔۔

نور ایمان اس دوران کچھ نہیں بولی۔۔۔ہاں بس شادی سادگی سے کرنے کا مطالبہ کیا تھا اس نے۔۔۔

جسے شانزل نے جب سنا تو جھٹ سے رد کر دیا۔۔۔پہلا موقع ملا تھا اسے نور کو تنگ

کرنے کا۔۔۔نور ایمان بالکل نہیں چاہتی تھی کہ اسراف کیا جائے۔۔۔کیونکہ اللہ کو اسراف سخت ناپسند ہے۔۔۔اس لیے اس نے پہلا اور آخری مطالبہ یہی کیا تھا۔۔۔ لیکن اسے بھی دلہا صاحب نے اپنی لمبی سی ٹانگ اڑا کر رد کر دیا۔۔۔

جب نور ایمان کو پتا چلا تو اسے بہت برا لگا۔۔۔

"افففف یہ لڑکا۔۔۔اللہ جی کیا بنے گا میرا۔۔۔کیسے نبھے گی ہماری۔۔۔مجھے پتا ہے جب اسے پتا چلا ہو گا کہ یہ مطالبہ میرا ہے تبھی اس نے انکار کیا ہو گا۔۔"سوچ تو وہ ٹھیک ہی رہی تھی ---پر ابھی تو اور بھی بہت کچھ ہونا باقی تھا۔۔۔ابھی تو سفر کا آغاز بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔بیچاری نور ایمان---

----

آج دونوں کی مہندی تھی جو کہ کمبائن رکھی گئی تھی اور یہ آئیڈیا بھی یقیناً ہمارے دولہا صاحب کا تھا، تنگ کیے بغیر سکون جو نہیں تھا اسے پتا تھا نورِایمان کو یہ اچھا نہیں لگے گا اور جو نورِایمان کو اچھا نا لگے ہمارے دولہا صاحب پہ تو وہ سب کرنا فرض ہے۔

مہندی کا فنکشن آفریدی ہاؤس میں ہی ارینج کیا گیا تھا لان کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا وائیٹ اور ییلو تھیم تھا دولہا دولہن کے لئے لان کے ایک سرے پر گیندے اور موتیے کے پھولوں سے سجا ہوا جھولا رکھا گیا تھا جھولے کے بالکل سامنے ایک گول شیشے کی میز تھی جس پر مہندی کی تھال، گجرے، موتیہ کے پھول، تیل، اور ڈرائے فروٹس رکھے گئے تھے پہلے دولہے کے دوستوں نے مہندی لانی تھی پھر نورِ ایمان کو سٹیج پر لایا جاتا۔

نورِ ایمان کمرے میں بیٹھی کسی گہری سوچ میں گم تھی جب کچھ لڑکیاں مہندی کا سوٹ ہاتھ میں پکڑے اندر آئیں۔

نورِ ایمان پہلے ہی بھری بیٹھی تھی اور اب مہندی کا جوڑا دیکھ کر مزید پارہ ہائی ہو گیا اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی آمنہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں۔

"چلو نور تیار ہو جاؤ بیٹا مہندی کی رسم کرنی ہے"

آمنہ بیگم نے نورِ ایمان کے چہرے کے تاثرات دیکھے تو سب لڑکیوں کو باہر جانے کا کہا اور خود اس کے پاس آ کر بیٹھ گئیں سادہ سی آمنہ بیگم مہرون ایمبرائیڈری کے سوٹ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں بہت سوبر لگ رہی تھیں۔

"امی یہ سب کیا ہے؟آپ جانتی ہیں مجھے سادگی پسند ہے پھر بھی۔"

اس نے تاسف سے بات ادھوری چھوڑ دی۔

"دیکھو بیٹا یہ ہمارا فیصلہ نہیں تھا شانزل نہیں مانا۔"

"ہاں وہ مانتا بھی کیوں مطالبہ جو میرا تھا اکڑو، سڑیل، بگڑا امیر زادہ کہیں کا۔"نور نے دل ہی دل میں شانزل کو کئی القابات سے نواز ڈالا عموماً وہ اپنا ٹیمپر (temper) لوز کرنے والی لڑکی نہیں تھی لیکن شانزل کے انداز واطوار اسے غصہ دلاتے تھے۔

نورِ ایمان کو پیلا جوڑا پہنایا گیا جس کے اوپر ہرے رنگ کا گوٹہ لگا تھا نور نے پیلے اور ہرے رنگ کا حجاب کیا تھا۔

"آج کے دن تو اسے اتار دو مہندی ہے تمہاری۔"شانزل کی خالہ زاد ہمیرا نے اسے حجاب کرنے سے ٹوکا۔

"میرا حجاب میری Strength ہے اس کے بغیر میں ادھوری ہوں میں یہ کبھی نہیں اتاروں گی ان شاءاللہ۔"

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن شادی بھی تو ایک ہی بار ہوتی ہے انسان کو ڈھنگ سے تیار ہونا چاہیے۔"ہمیرا نے پھر سے جواز گڑھا نورِ ایمان اس کی بات سن کر مسکرا دی

"زندگی بھی ایک ہی بار ملتی ہے اسے بھی ڈھنگ سے جینا چاہئیے، کیا آپ جانتی ہیں زندگی کو ڈھنگ سے کیسے جیا جا سکتا ہے؟"

آس پاس کی لڑکیاں بھی ان کی طرف متوجہ ہو گئی تھیں۔ نور ایمان کچھ توقف کے بعد پھر سے گویا ہوئی۔

"اللہ کے احکامات کی پابندی کر کے، اس سے محبت کر کے

آپ جس سے محبت کرتے ہیں اس سے جڑے رشتوں سے، چیزوں سے، اس کی پسند نا پسند سے بھی تو آپ کو محبت ہوتی ہے نا، مجھے بھی اللہ سے محبت ہے تو ایسا کیسے ہو سکتا ہے مجھے ان باتوں سے محبت نہ ہو جنہیں وہ پسند کرتا ہے اگر میں صرف اللہ سے محبت کروں اور جو

اسے پسند ہے اس سے نہ کروں تو میری محبت تو بڑی دوغلی سی ہو جائے گی نا۔ جب کہ محبت تو پاکیزہ ترین جذبہ ہے اسے جتنا ہو سکے پاک ہی رکھنا چاہئیے میں اپنی محبت

میں دوغلاپن لے آئی تو میں تو بے وفا کہلاؤں گی شرطوں پہ محبت نہیں کی جاتی جب بھی کی جاتی ہے بے لوث کی جاتی ہے آدھی ادھوری محبت بھی نہیں کی جاتی جب بھی کی جاتی ہے پوری کی جاتی ہے بھرپور طریقے سے۔"

نورِایمان نے مسکرا کا بات ختم کی اور حجاب کی پن لگائی۔

سب اس کی سوچ سن کر حیران تھے۔اللہ سے محبت کے دعوے تو سبھی کرتے ہیں اور منہ زبانی دعوے کرنا تو بڑا آسان کام ہے پر کوئی اپنے دعوے میں کتنا پکا ہے یہ تو اس کا عمل بتاتا ہے۔

تبھی باہر شور اٹھا۔دولہے کے دوست مہندی لائے تھے۔

ڈھول کی تھاپ پر بھنگڑے ڈالتے الٹی سیدھی ہانکتے وہ سب اب لان میں پہنچ چکے تھے ایک ہفتے کی بڑھی ہوئی شیو کے ساتھ شانزل بھی ان کا پورا پورا ساتھ دے رہا تھا۔

اگرچہ شادی کی اسے کوئی خوشی نہیں تھی لیکن وہ ایک مشہور زمانہ گلوکار تھا۔یہ سب نہ کرتا تو سکینڈلز بنتے۔شانزل کو جھولے پر بٹھا دیا گیا تھا لڑکیاں نورِایمان کو لینے اندر چلی گئیں۔نورِایمان کے اسرار پر ایک لال رنگ کے دوپٹے سے گھونگٹ نکال دیا گیا تھا نور ایمان کو دائیں بائیں سے لڑکیاں پکڑ کر لا رہی تھیں۔

"اتنی زور سے پکڑا ہے جیسے میں بھاگ جاؤں گی ارے نہیں بھاگتی بہنوں چھوڑ دو۔"

وہ یہ سب دل ہی دل میں کہہ رہی تھی اب اسے جھولے کے پاس لایا گیا شانزل کو مجبوراََ استقبال کے لئے کھڑے ہونا پڑا نورِایمان کو گھونگٹ کی وجہ سے صحیح سے نظر نہیں آرہا تھا تبھی اس کا پاؤں دوپٹے پہ آگیا جیسے ہی وہ آگے بڑھنے لگی اسے ایک جھٹکا لگا اگر بروقت شانزل اس کا بازو نہ پکڑتا تو وہ گر جاتی۔

پر برا ہوا جو شانزل نے بے دھیانی میں پکڑ لیا کیوں کہ دھیان آتے ہی اس نے بازو چھوڑا اور یہ گری نورِایمان دھڑم سے۔لڑکیاں نور کی طرف بڑھیں سب پریشان ہو گئے اس کے گرنے سے اور شانزل صاحب مزے میں کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے۔اس کے ہونٹوں پہ دبی دبی ہنسی تھی۔

"شانزل بھائی ہاتھ دیں اٹھائیں بھابھی کو ایسے کھڑے کیا دیکھ رہے ہیں آپ ہی کی بیوی ہے ہمسائے کی نہیں۔"

اس کے خالہ زاد حسن نے اسے شرم دلانے کی ناکام کوشش کی۔مہمانوں کا خیال کر کے وہ آگے بڑھا پر تب تک نورِایمان اٹھ کر کھڑی ہو چکی تھی اور شانزل کو کچا چبانے کا پورا ارادہ کر چکی تھی۔اگر گھونگٹ آگے نہ ہوتا تو اس کے ارادوں سے شانزل بھی

واقف ہو جاتا۔

"اووو کچھ نہیں ہوا کچھ نہیں ہوا ابھی ٹھیک ہیں آنے دیں آنے دیں۔" یہ آواز شانزل کے ماموں زاد زید کی تھی جو ٹرک کا ڈرائیور والا کردار ادا کر رہا تھا(آن دو آن دو پیچھے راستہ صاف اے گڈی نئ ٹھک دی)

"اوئے کیا آنے دیں بول رہا ہے بھابھی ہیں ٹرک نہیں سیمنٹ یا بجری کا ٹرالا نہیں پھنکوا رہا تو۔" حسن نے اسے چپ کروایا سب اس کی بات پہ ہنسنے لگے پھر نورِایمان کو جھولے پہ بٹھا دیا گیا اور رسم شروع کی گئی۔

نورِایمان کا چہرہ ابھی بھی گھونگٹ سے ڈھکا ہوا تھا۔ گرنے کی وجہ سے کہنی پر تھوڑی سی چوٹ آئی تھی لیکن اس نے کسی کو نہیں بتایا اب کہنی میں درد ہو رہا تھا اس نے ہلکا سا کہنی کو سہلایا تو شانزل نے دیکھ لیا۔ اور طنز کرنے سے باز نہ آیا۔

"اپنے ان بٹنوں کو کھول کر چل لیتی تو یہ نوبت نہ آتی۔" نورِایمان نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا پر برا ہو گھونگٹ کا جو شانزل نے یہ سین مس کر دیا لیکن نورِایمان کے حق میں بہتر ہوا ورنہ وہ اسے اور چڑاتا۔

مہندی کی رسم کے دوران جیسے تیسے کر کے وہ بیٹھی رہی۔

"ارے دلہن تھک گئی ہو گی اسے اندر لے جاؤ۔" پھر ایک عمر رسیدہ خاتون کو نور پر ترس آ ہی گیا۔

"ہائے آنٹی کہاں ہیں آپ اللہ آپ کو صحت دے میرا بس چلے تو میں آپ کا منہ چوم لوں اگر گھونگٹ نہ ہوتا تو دیدار ہی کر لیتی آج کے دن میں پہلی اچھی بات کہی ہے آپ نے اللہ آپ کو خوش رکھے۔"

نورِ ایمان دل ہی دل میں ان آنٹی کے وارے صدقے جا رہی تھی اور بغیر کسی کا انتظار کیے خود ہی اٹھ کر چل پڑی وہ تو اچھا ہوا ہمیرا نے پکڑ لیا۔

اتنی جلدی کس بات کی ہے، ہم لے جاتے ہیں نا اندر۔"

ہمیرا نورِ ایمان سے بڑی تھی اور آج سارا دن وہی اس کے ساتھ رہی تو تھوڑی بہت دوستی ہو گئی تھی ان کی۔

"آپی۔" اس نے ہمیرا کے کان میں سرگوشی کی۔

"ہاں کیا ہوا؟" ہمیرا نے بھی سرگوشی کے انداز میں ہی پوچھا۔

"کھانے میں کیا کیا ہے؟"نور نے بڑے رازدارانہ انداز میں پوچھا جیسے کوئی ایٹمی بم بنانے کا فورمولا ہو اور آس پاس جاسوس پھیلے ہوں جن کے کانوں تک خبر نہیں پہنچنے دینی۔

"افففف لڑکی، لڑکیوں کی رخصتی کے وقت بھوک اڑ جاتی ہے اور تم کھانے کا پوچھ رہی ہو۔"ہمیرا نے باقاعدہ اپنا ماتھا پیٹ لیا۔

"ارے ابھی رخصتی ہوئی تو نہیں نا اور صبح سے ایک اتنا سا چھوٹا سا نوالہ بھی نہیں کھایا میں نے سچی۔"انتہائی معصومانہ انداز تھا اس کا ہمیرا کو ہنسی آ گئی۔

"چلو بھکڑ کھلاتی ہوں تمہیں کھانا۔"نور نے بھکڑ کہنے پر منہ بسورا پر کھانا تو کھانا تھا نا تو وہ ہمیرا کے ساتھ اندر چلی گئی۔

اگلے دن رخصتی تھی گھر میں ہنگامہ سا مچا تھا شانزل کا ننھیال کافی بڑا تھا پانچ خالہ اور چار ماموں اور پھر ان کے بچے اور کچھ کے بچوں کے بھی آ گئے بچے سب انہی کے گھر رہ رہے تھے وہ آفریدی ہاؤس کم جھنجال پورہ زیادہ لگ رہا تھا۔ شانزل کی امی اپنے بہن بھائیوں میں سے دوسرے نمبر پر تھیں شانزل سے بڑے تین کزنز تھے جو شادی شدہ تھے اور باقی سب چھوٹے تھے حسن اور زید ہم عمر تھے اور شانزل سے بس تین سال

ہی چھوٹے تھے آج کل ان کا قیام شانزل کے ساتھ والے کمرے میں تھا ان کی آپس میں جتنی دوستی تھی اتنا ہی لڑتے بھی تھے اب بھی وہ ایک بنیان کو لے کر بحث کر رہے تھے جب شانزل روم میں آیا۔

"یہ کیا کر رہے تم دونوں؟" شانزل کی آواز پر وہ دونوں پلٹے۔ حسن جلدی سے بیڈ کی دوسری طرف سے شانزل کے پاس آگیا۔ زید فوراً سے اس کے پیچھے بھاگا۔

"ابے رک، کدھر بھاگ رہا ہے۔" زید نے حسن کو آواز لگائی۔

"ہوا کیا ہے؟" شانزل نے پھر پوچھا۔

"یہ دیکھیں بھائی اس نے میری بنیان پہنی ہے میں نے خاص طور پر نئی رکھی تھی بیگ میں آپ پوچھیں اس سے اس کنگلے کے پاس اپنی کوئی چیز نہیں ہوتی۔"

شانزل نے زید کی دہائیاں سننے کے بعد حسن کی طرف رخ کیا کمر پر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا اور ایک ابرو اوپر اٹھائی یہ پوچھنے کا سٹائل تھا کہ یہ جو دن دیہاڑے بنیان چرائی ہے اس کاروائی کا جواز پیش کرو۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بھائی مجھے نہیں پتا تھا کہ یہ اس کی ہے میں سمجھا کوئی اللہ کا بندہ یہاں چھوڑ گیا ہے تو پہن لی۔"اس نے انتہائی معصوم شکل بنا کر جھوٹ بولا۔شانزل نے اسے گھوری سے نوازا پر زید کا تو بس نہیں چل رہا تھا اس کی گردن دبوچ لے۔

"سچی کہہ رہا ہوں بھائی زید کی قسم۔"

شانزل کے گھورنے پر اس نے صفائی پیش کی اس کے قسم کھانے پہ زید فورا سے پیچھے ہوا۔

"اوپراں مر میرا ا بھی مرنے کا کوئی ارادہ نہیں چل قسم واپس لے۔"زید نے باقاعدہ رونے والی شکل بنالی جیسے وہ ا بھی مرنے لگا ہو۔

"واپس نہیں آتی قسم،کوئی ریورس گئیر نہیں اس کا۔"حسن نے زید کو چڑایا شانزل نے ان دونوں کو وہیں چھوڑا اور خود وہاں سے چلا گیا۔

"ہاں ویسے ایک حل ہے جس سے قسم واپس لی جاسکتی۔"حسن نے زید کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا؟زید نے پوچھا۔

"تو یہ بنیان مجھے دے دے میں قسم واپس لے لوں گا۔"

حسن نے تجویز پیش کی۔زید نے دل پر پتھر رکھ کر کہہ دیا۔"او جا کنگلے میں نے اپنے سر کا صدقہ سمجھ کر تجھے بنیان دی جا پہن لے یہ قیمتی بنیان۔"حسن نے اس کے صدقے والی بات پر اسے گھورا۔پر خیر ہے بنیان تو مل گئی باقی مٹی پاؤ۔

....

بارات کا انتظام ہوٹل میں کیا گیا تھا-ایک کثیر تعداد وہاں موجود تھی شانزل سب سے مل رہا تھا- تھوڑی دیر پہلے ہی نور ایمان کو برائیڈل روم میں پہنچا دیا گیا تھا۔۔۔نکاح تو پہلے ہی ہو چکا تھا۔۔۔اب تو بس رخصتی ہونی تھی۔۔۔اس سے پہلے نور ایمان کو باہر شانزل کے ساتھ بٹھایا جانا تھا جو آمنہ بیگم کے لئے ایک بہت بڑا مسئلہ تھا۔۔۔کیوں کہ نور ایمان گھونگٹ کے بغیر جانے پہ نہیں مان رہی تھی۔۔۔

"امی میں نے کبھی میک اپ نہیں کیا اور وہ بھی اتنا ہیوی۔۔۔اوپر سے آپ مجھے کہہ رہی ہیں میں باہر جاؤں سب مردوں کے سامنے وہ بھی ایسے۔۔۔"نور نے اپنے ہاتھ سے چہرے کی طرف اشارہ کر کے کہا۔۔۔بلاشبہ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔ڈیپ ریڈ کلر کے لہنگے کے ساتھ ڈیپ ریڈ کلر کی ہی

کرتی تھی۔۔۔جس پر سنہرے رنگ کا کام ہوا تھا۔۔۔اس نے آج بھی حجاب لیا تھا۔۔۔وہ تو سادگی میں combination کا۔۔۔گولڈن اور ریڈ کمبہ مینیشن(بھی بہت حسین تھی اور اب تو اس کی چھب ہی نرالی تھی۔۔۔

کم تو شانزل بھی نہیں لگ رہا تھا۔۔۔آف وائٹ کلر کی شیر وانی زیب تن کیے۔۔۔بالوں کو جیل سے سیٹ کیا تھا۔۔۔ہمایوں صاحب کے لاکھ کہنے پر بھی اس نے کلا نہیں پہنا تھا۔۔۔اسے پسند ہی نہیں تھا۔۔۔

پھر بالآخر نورِایمان نے اپنی ہی منوائی اور گھونگٹ میں باہر آئی۔۔۔شانزل نے جب دیکھا تو غصہ تو بہت آیا لیکن اب کچھ کر بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔کچھ ہی دیر بعد رخصتی کر دی گئی اور نورِایمان شانزل کے ساتھ آفریدی ہاؤس آگئی۔۔۔چند ایک رسموں کے بعد نورِایمان کو شانزل کے کمرے میں پہنچا دیا گیا۔۔۔ہمیرا اسے وہاں چھوڑ کر خود چلی گئی۔۔۔نورِایمان کافی دیر انتظار کرتی رہی کہ وہ اکڑو آئے اپنا فرمانے عالی شان سنائے۔۔۔تاکہ وہ سو سکے صبح تہجد کے لئیے بھی اٹھنا تھا۔۔۔پر شاید دولہا صاحب کی شان کے خلاف تھا جلدی آنا۔۔۔انہی سوچوں میں گھری وہ کب نیند کی وادیوں میں چلی گئی اسے پتا ہی نا چلے۔۔۔

رات کے 3 بج رہے تھے جب شانزل کمرے میں آیا۔۔اس کے دوست ابھی ابھی گئے تھے۔۔۔پھر وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں آگیا۔۔۔وہ بہت تھکا ہوا تھا۔۔۔صرف سونا چاہتا تھا لیکن نور ایمان کو اپنے بیڈ پر بیٹھا دیکھ کر طیش کے عالم میں آگے بڑھا۔۔۔

"او محترمہ کس خوشی میں آپ میرے بیڈ پر بیٹھی ہیں، کس نے اجازت دی آپ کو؟ جلدی کرو دو منٹ سے پہلے اٹھ جاؤ۔۔۔"شانزل کے بولنے کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا۔وہ تو ہلی بھی نہیں۔۔۔شانزل کھڑا انتظار کرتا رہا کہ وہ اٹھے گی۔۔۔لیکن جب کافی دیر بعد بھی اس میں کوئی جنبش نا ہوئی تو شانزل نے اس کو کندھے سے ہلایا تو وہ بائیں سائیڈ کو ڈھلک گئی اور گھونگٹ تھوڑا سا اوپر کو اٹھ گیا۔۔۔

"چلو جی۔۔۔یعنی میری نیندیں حرام کر کے خود محترمہ خواب خرگوش کے مزے لے رہی ہیں۔۔۔"شانزل پہلے اچھا خاصا جھنجھلایا۔۔۔للیکن پھر ہلکا سا مسکرایا۔۔۔شرارتی مسکراہٹ تھی اس کی۔۔۔وہ نور ایمان کے کان کے قریب گیا اور زور سے چلایا۔۔۔

"آآآآآ۔۔۔"نور ایمان ڈر کے اٹھ بیٹھی۔۔۔

"کیا ہوا، کیا ہوا؟"نور ایمان حواس باختہ سی ہو گئی کہ پتا نہیں کیا ہو گیا ہے۔۔۔پر اپنے سامنے شانزل کو دیکھ کر اسے ساری بات سمجھ آگئی۔۔۔تو وہ سیدھی ہو کر بیٹھ

گئی۔۔۔اور گھونگٹ بھی الٹ دیا۔۔۔شانزل اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ایک پل کے لیے ٹھٹھک گیا۔۔۔وہ جب بھی اس کے چہرے پر نظر ڈالتا تھا تو یونہی ٹھٹھک جاتا تھا۔۔۔یہ کوئی چہرے کی خوبصورتی کا کمال نہیں تھا۔۔۔وہ اپنے نام کے جیسی تھی۔۔۔نور۔۔۔یہی نور تھا اس کے چہرے پر جسے دیکھ کر وہ رک جاتا تھا۔۔۔ تھم جاتا تھا۔۔۔ایک پل کے لیے ہی سہی۔۔۔پھر وہ سنبھل گیا۔۔۔

"یہ کیا حرکت تھی۔۔۔؟"نور نے ایک ابرو اچکا کر پوچھا۔۔۔

"تم میرے بیڈ پر کیا کر رہی ہو۔۔۔؟"وہ واپس اپنی جون میں آتا ہوا بولا۔۔۔

"اچھا یہ آپکا بیڈ ہے۔۔۔نام تو کہیں نہیں لکھا۔۔۔"نور نے باقاعدہ نام ڈھونڈنے کی ایکٹنگ کی۔۔۔

"یہ رواج تمہارے گھر میں ہوگا بستروں پر نام لکھوانے کا۔۔۔اب اٹھو میرے بیڈ پر سے۔۔۔"شانزل نے اسے ہاتھ کے اشارے سے اٹھنے کا کہا۔۔۔

"بات سنیں میری۔۔۔یہ رعب جا کے دکھائیں کسی اور کو۔۔۔اور اگر میرے ساتھ زیادہ بحث کی تو میں تایا ابو کو بلاؤں گی۔۔۔پھر وہی بتائیں گے کہ کس کا بیڈ

ہے۔۔۔"نور ایمان نے ہائی کورٹ کی دھمکی دے ڈالی جو کہ کار گر ثابت ہوئی۔۔۔
اپنے باپ کی محبت میں ہی تو وہ یہ سب برداشت کر رہا تھا۔۔۔اب کیسے ان کے سامنے
برا بن جاتا۔۔۔اس لئے غصے میں کچھ بھی کہے بغیر صوفے پر جا کر لیٹ گیا۔۔۔

"عجیب ہے یار۔۔۔میں اسے تنگ کرنے کا سوچ ہوئے تھا الٹا یہ میرے گلے پڑ رہی
ہے۔۔۔سوچ کچھ سوچ شانزل۔۔۔ایسے تو نہیں چلے گا باس۔۔۔"یہی سوچتے ہوئے
اس کی آنکھ لگ گئی۔۔۔ابھی اسے سوئے کچھ ہی دیر گزری تھی جب آہٹ پر پھر سے
آنکھ کھل گئی۔۔۔رات کو کھڑکی کھلی رہ گئی تھی۔۔۔اب ہوا کی وجہ سے آواز پیدا کر
رہی تھی۔۔۔وہ کھڑکی بند کرنے کے لئے اٹھا تو دیکھا نور ایمان جائے نماز
بچھائے۔۔۔ہاتھ میں تسبیح پکڑے آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی۔۔۔لب آہستہ آہستہ ہل
رہے تھے۔۔۔آسمانی رنگ کے شلوار قمیص پر سفید بڑی سی چادر لئے۔۔۔وہ
تھوڑی دیر پہلے والی جنگجو نور ایمان سے قدرے مختلف لگ رہی تھی۔۔۔شانزل بھول
گیا کہ وہ کیوں اٹھا تھا۔۔۔اسے تجسس ہوا کہ وہ زیر لب کیا پڑھ رہی تھی۔۔۔تھوڑا آگے
گیا اور سننے کی کوشش کی۔۔۔وہ کلمہ پڑھ رہی تھی۔۔۔بچپن میں دادی نے اسے کلمہ تو
پڑھایا تھا۔۔۔پر اب وہ بھی یاد نہیں تھا اور نماز قرآن سکھانے کے لئے

قاری آتا تھا لیکن شانزل نے اسے بھی زیادہ دن ٹکنے نہیں دیا۔۔۔وہ ٹرانس کی کیفیت میں چلتا ہوا نور کے پاس آ بیٹھا اور سننے لگا۔۔۔

"لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ۔۔۔"

"کتنے خوبصورت الفاظ ہیں۔۔۔مطلب کیا ہے ان کا؟"اس نے نور ایمان سے پوچھا۔۔۔نور ایمان نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔۔۔وہ اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا اور کلمہ طیب کا مطلب پوچھ رہا تھا۔۔۔

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔۔۔"نور نے چپ چاپ ترجمہ بتا دیا۔۔۔ترجمہ سننے کے بعد اسے عجیب سی بے چینی ہوئی۔۔۔کیا اسے کلمہ طیب بھی یاد نہیں تھا؟وہ اللہ سے اتنا دور تھا؟

پھر کھڑکی کی آہٹ سے سحر ٹوٹ گیا۔۔۔اس نے سر جھٹک کر آنے والی سوچوں کو روکا اور کھڑکی بند کرنے کے ل ئی ے اٹھ گیا۔۔۔نور نے دیکھا وہ کھڑکی بند کرنے کے بعد واپس جا کر لیٹ گیا۔۔۔

فجر کی اذان ہو رہی تھی۔۔۔نور ایمان نے نماز پڑھی مگر شانزل تب تک سو چکا تھا۔۔۔"

یہ نماز بھی نہیں پڑھتے۔۔۔یہ کیسے مسلمان ہیں؟"نور نے دل میں سوچا پھر سر جھٹک کر بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی۔۔۔اب یہاں قرآن کا کس سے پوچھتی۔۔۔اس ل ئی یے زبانی پڑھنے لگی۔۔۔وہ حافظہ تھی۔۔۔قرأت بھی سیکھی تھی اس نے۔۔۔تو وہ زیر لب قرآن پڑھنے لگی اور پھر تھوڑی دیر بعد سو گئی۔۔۔اگلے دن ولیمہ تھا۔۔۔آج لوگوں کی تعداد کل کی نسبت زیادہ تھی۔۔۔نور ایمان نے پھر سے گھونگٹ کا کہا۔۔۔لیکن اس بار جب شانزل کو پتا چلا تو اس نے آمنہ بیگم کو کہہ دیا کہ وہ گھونگٹ میں باہر نہیں آئے گی۔۔۔ورنہ وہ اٹھ کر چلا جائے گا وہاں سے۔۔۔بے شک یہ شادی اس کی مرضی کی نہیں تھی۔۔۔لیکن میڈیا اور بڑے بڑے لوگ آئے تھے شادی پہ۔۔۔بارات میں کہا گیا تھا کہ دلہن رخصتی سے پہلے گھونگٹ نہیں اٹھائے گی یہ ان کے گھر کا رواج ہے لیکن آج کیا کہتا وہ۔۔۔

"ٹھیک ہے نہیں نکالوں گی گھونگٹ۔۔۔"نور ایمان نے جب سنا کہ شانزل نے منع کر دیا ہے تو اس بار غصہ کرنے کی بجائے اس نے اطمینان سے بات مان لی۔۔۔

شانزل کو یہ بات ہضم تو نہیں ہوئی لیکن وہ چپ کر گیا۔۔۔اسی میں مصلحت تھی۔۔۔شانزل اسٹیج پر بیٹھا تھا۔۔۔نور ایمان کو لانے کا کہا گیا تو آمنہ بیگم نور کو لینے برائیڈل روم چلی گئیں۔۔۔

"نور یہ کیا؟"آمنہ بیگم نے جیسے ہی برائیڈل روم کادروازہ کھولا سامنے نور کو بغیر میک اپ کے پایاد ھلاد ھلایا چہرہ جس پہ میک اپ کے ہلکے مٹے نشان تھے۔۔۔بہت شفاف لگ رہا تھا۔۔۔وہ بغیر میک اپ کے بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔سلور اور لائٹ پنک میکسی کے ساتھ لائٹ پنک کلر کا حجاب لیے اور اسی رنگ کا بڑا سا ڈوپٹہ دائیں سائیڈ سے پھیلا کر لیا گیا تھا۔۔۔

"چلیں۔۔۔"نور اطمینان سے بولی۔۔۔آمنہ بیگم پریشان ہو گئی تھیں۔۔۔لیکن اب باہر جانا ضروری تھا سب بلا رہے تھے۔۔۔شانزل نے جب نور کو آتے دیکھا تو استقبال کے لئے یے کھڑا ہو گیا۔۔وہ بھی صرف مہمانوں کی وجہ سے۔۔۔نور ایمان کو یوں بغیر کسی میک اپ کے دیکھ کر وہ حیران ہوا۔۔۔نور ایمان کو اس کے ساتھ اسٹیج پر بٹھا دیا گیا۔۔۔

"یہ سب کیا ہے؟"شانزل نے دبے دبے غصے سے پوچھا۔۔۔

"کیا مطلب کیا ہے؟"نور نے ایسے جواب دیا مانو کچھ جانتی ہی نہ ہو۔۔۔ایسی بے خبری۔۔۔

"تم اچھی طرح سے جانتی ہو میں کیا پوچھ رہا ہوں۔۔۔یہ دھلے دھلائے چہرے کے ساتھ آنے کی جو حرکت تم نے کی ہے ثابت کیا کرنا چاہتی ہو اس سے،خود کو کوئی حور پری سمجھتی ہو؟"شانزل نے استہزائیہ کہا۔۔۔نورایمان اس کی بات پر ہلکا سا مسکرا دی۔۔۔

"میں اپنے آپ کو حور پری نہیں سمجھتی۔۔۔اسلام کی شہزادی سمجھتی ہوں۔۔۔میں حجاب کرتی اور جہاں حجاب ہوتا ہے وہاں مصنوئی خوبصورتیوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔۔۔"شانزل ایک پل کے لیے چپ سا ہو گیا۔۔۔

سادگی بھی،حیا بھی اور پر اعتمادی بھی۔۔۔اگر ایک لڑکی میں یہ تینوں بیکوقت موجود ہوں تو وہ سب سے زیادہ خوبصورت ہوتی ہے۔۔۔شانزل نے کب دیکھی تھی ایسی حیا۔۔۔"بھائی آئیں نا سیلفی لیتے ہیں۔۔۔"زید نے شانزل کو آواز دی تو وہ ان کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔۔

"بھئی بات سنیے سب۔۔۔شانزل آفریدی صاحب کی اپنی شادی ہو اور ان کا گانا نہ ہو

یہ کچھ پھیکا پھیکا سا نہیں لگتا؟"شانزل کے دوستوں میں سے ایک نے باآواز بلند سب کو مخاطب کر کے کہا۔شانزل مسکرانے لگا۔۔۔

"چلیں اپنی بیگم کی شان میں ہی کچھ سنا دیں۔۔۔"

نورایمان کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔اب اسکا شوہر۔۔۔یعنی ایک حافظ قرآن کا شوہر اس کی تعریف کے ل ئی یے گانے کے بول کا سہارا لے گا۔۔۔وہ جس نے ساری زندگی اپنے باپ کو قرآن پڑھتے سنا۔۔۔آج اپنے شوہر کو گانا گاتے سنے گی۔۔۔کالج میں بھی اس نے شانزل کو گانا گاتے سنا تھا۔۔۔لیکن تب وہ اس کا شوہر نہیں تھا۔۔۔تب نور کو اس سے کوئی سروکار نہیں تھا۔۔۔لیکن اب،اب وہ کیسے یہ برداشت کرے کہ اس کا شریک حیات ایک گلوکار ہے۔۔۔بے نمازی ہے۔۔۔قرآن اور اللہ سے بہت دور ہے۔۔۔کیا کرے گی وہ اب؟کیسے رہ پائے گی ایسے انسان کے ساتھ جو صرف نام کا مسلمان ہے؟شانزل نے اپنے دوست کے کہنے پہ گانا گایا اور نور انہی سوچوں میں گم رہی۔۔۔اس نے ادھر ادھر نظر دوڑائی مہران صاحب کو تلاش کرنے کے ل ئی یے۔۔۔لیکن وہ اسے کہیں نظر نہ آئے۔۔۔آمنہ بیگم بھی کافی دور کھڑی کسی عورت سے بات کر رہی تھیں۔۔۔پھر اس نے سر جھکا

دیا۔۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔

"اے اللہ میں نے تو ساری زندگی اپنے آپ کو بچا کے رکھا۔۔۔ان خرافات میں کبھی نہیں پڑی۔۔۔تیرے احکامات کی پابندی کی۔۔۔تو میرا شوہر ایسا کیوں ہے؟"اس نے اپنی پوری زندگی میں پہلی بار اللہ سے شکوہ کیا لیکن وہ یہ بھول گئی کہ اللہ سے مصیبتوں کے شکوے نہیں کیے جاتے بلکہ صبر کیا جاتا ہے اور ہر حال میں شکر کیا جاتا ہے۔۔۔

ولیمے کے بعد وہ گھر آ گئے۔۔۔مہران صاحب کے گھر۔۔۔شانزل کا رات رہنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔تو اس نے تو صاف منع کر دیا۔۔۔اس لئے وہ تھوڑی دیر بعد ہی گھر واپس آ گئے۔۔۔گھر آ کر بھی وہ بے چین ہی رہی۔۔۔اور یہی سب سوچتی رہی۔۔۔وہ اپنے اور شانزل کے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی کسی گہری سوچ میں گم تھی تبھی شانزل اندر آیا اور اسے دیکھ کر نئے سرے سے چڑ گیا۔۔۔

"پہلے حسن اور زید نے ناک میں دم کیے رکھا۔۔۔اب اس محترمہ کو برداشت کرنا پڑے گا۔۔۔"یہی سوچتے ہوئے وہ بیڈ کے پاس آیا۔۔۔نورا بھی ابھی اسی کیفیت میں بیٹھی تھی۔۔۔شانزل نے اس کے آگے چٹکی بجائی۔۔۔

"او ہیلو مس یہ روز روز نہیں چلے گا۔۔۔مجھے میرا بیڈ چاہئیے۔۔۔آج تم صوفے پر

سوئو گی۔۔۔"

"میں نے کوئی ٹھیکا لیا ہے آپ کے آرام کا؟ جائیں جا کے صوفے پہ سوئیں۔۔۔ میں یہیں سوؤں گی۔۔۔" نور نے صاف انکار کر دیا۔۔۔

"اووو تم ہو کیا، سمجھتی کیا ہو خود کو؟ تمہیں پتا ہے میں کون ہوں؟ مشہور زمانہ گلوکار۔۔۔ ایک دنیا دیوانی ہے میری۔۔۔"

شانزل نے فخریہ لہجے میں کہا۔۔۔

"اتنا غرور نہ کریں۔۔۔ جن چیزوں پر فخر کر رہے ہیں ناوہ سب یہیں رہ جانی ہیں۔۔۔ شہرت۔۔۔ دولت۔۔۔ سب کچھ فانی ہے۔۔۔ غرور کا سر ہمیشہ نیچا ہوتا ہے۔۔۔ اللہ سے ڈریں۔۔۔" نور ایمان کو دکھ ہوا۔۔۔ وہ ابھی بھی اللہ سے شکوہ کناں تھی۔۔۔ کیسا شوہر دیا ہے اس نے مجھے۔۔۔ اس کے یوں کہنے پہ شانزل کو بے حد غصہ آیا۔۔۔

"تم تو یہی کہو گی نا کیوں کہ تمہارے پاس کچھ بھی نہیں ہے تم حسد کرتی ہو جھ سے۔۔۔" شانزل نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

"میں افسوس کرتی ہوں آپ پر، آپ کی سوچ پر اور تھوکتی ہوں ایسی شہرت پر جو انسان کو اللہ کے آگے جھکنا بھلا دے۔۔۔"نورِ ایمان نے انتہائی اطمینان سے اس کی خوش فہمی دور کی۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتا نور کروٹ بدل کر لیٹ گئی۔۔۔شانزل کو بھی نیند آرہی تھی مجبوراًوہ بھی صوفے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

اگلی صبح جب شانزل اٹھا تو اس کی گردن میں درد تھا۔۔۔ جیسے کھینچاؤ آگیا ہو۔۔۔یہ صوفے پر سونے کی وجہ سے تھا۔۔۔نور نے جب نوٹ کیا تو اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔۔۔لڑائی اپنی جگہ لیکن وہ اتنی بے حس تو ہر گز نہیں تھی کہ کسی انسان کو اپنی وجہ سے تکلیف دیتی۔۔۔اس نے اگلے دن خود ہی اپنا تکیہ اٹھایا اور صوفے پہ چلے گئی۔۔۔شانزل کی آنکھوں میں حیرت دیکھ کر گویا ہوئی۔۔۔

"آپ کی طرح بے حس نہیں ہوں میں۔۔۔آپ دوسروں کو چوٹ پہنچا سکتے ہیں مگر میں نہیں۔۔۔"نور نے اس کی مہندی والی حرکت پر چوٹ کی۔۔۔شانزل نے صرف گھورنے پر اکتفا کیا۔۔۔آج اسے دو دن بعد اپنا بیڈ واپس ملا تھا تو اس نے لڑنے سے گریز کیا لیکن اسے تنگ کرنے سے پھر بھی باز نہ آیا۔۔۔اونچی آواز میں گانا گانے

www.neweramagazine.com

لگا۔۔۔پہلے تو نور کو سمجھ نہ آئی کہ یہ کیا حرکت تھی لیکن اس کے چہرے پہ چڑانے والی مسراہٹ دیکھی تو سمجھ آگیا کہ وہ اسے تنگ کر رہا ہے۔۔۔نور نے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے اور زیرلب استغفار پڑھنے لگی۔۔۔

"استغفر اللہ۔۔۔"اس نے جب یہ دیکھا کہ نور نے کانوں پر ہاتھ رکھ لئے ہیں تو وہ اور زور سے گانے لگا۔۔۔جب وہ زور سے گانے لگا۔۔۔ تبھی نور نے بھی اونچی آواز میں استغفار پڑھنا شروع کر دیا۔۔۔جیسے ہی اس نے نور کے منہ سے استغفار سنا تو وہ رک گیا۔۔۔بالکل چپ ہو گیا۔۔۔اور نور کو تکنے لگا حیرت سے۔۔۔پھر بے یقینی سے۔۔۔اور پھر عجیب سی بے چینی نے اس کا گھیراؤ کر لیا۔۔۔وہ یکلخت اٹھ کر بیٹھ گیا اپنے دل کو مسلا۔۔۔اسے لگا جیسے کسی نے دل پر ایک ضرب لگائی ہو۔۔۔جیسے کوئی خول تھا جس کے چٹخنے کی آواز آئی ہو۔۔۔وہ بھول گیا کہ تھوڑی دیر پہلے وہ گانا گا رہا تھا۔۔۔دفعتاً دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔۔۔

"بھائی دروازے کھولیں۔۔۔"زید کی آواز تھی یہ۔۔۔

نور نے جب دیکھا کہ وہ چپ ہو گیا ہے تو اس نے کانوں سے ہاتھ ہٹا دیے اور اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔۔۔

"بھابھی، بھائی جب آپ لوگوں کے سونے کا موڈ ہو تو برائے مہربانی ہمیں بھی بتا دیجئے گا۔۔۔ کیوں کہ تب تک ہمارا سونا تو ناممکن ہے۔۔۔ وہ کیا ہے نا کہ ہم بہرے تو ہیں نہیں۔۔۔ آپ لوگوں نے تو شاید گلے میں ہی مسجد کا اسپیکر فٹ کروالیا ہے۔۔۔ اور آپ کا کمرہ بھی ساؤنڈ پروف نہیں ہے نا۔۔۔" زید نے اچھا خاصا طنزیہ انداز اپنایا تھا۔۔۔ حسن کب سے موندی موندی آنکھوں سے تینوں کے چہرے دیکھ رہا تھا۔۔۔ شانزل کچھ نہیں بولا۔۔۔ نور کو حیرت ہوئی پھر اسے ہی بولنا پڑا۔۔۔

"معاف کیجئے گا زید بھائی۔۔۔ آپ کے بھائی کا دماغ کبھی کبھی کھسک جاتا ہے۔۔۔ اب آپ کو آواز نہیں آئے گی۔۔۔ جائیں سو جائیں۔۔۔" نور نے اسے بھرپور تسلی کروا کر بھیجا۔۔۔ جب دروازہ بند کر کے وہ واپس مڑی تب بھی شانزل ویسے ہی بیٹھا تھا۔۔۔ اسے تشویش ہوئی۔۔۔

"یہ ایسے بت کیوں بنے ہوئے ہیں؟" اس نے خودکلامی کی۔۔۔ لیکن پھر سر جھٹک کر سونے کے لئے لیٹنے لگی جب اسے شانزل کی آواز سنائی دی۔۔۔

"استغفر اللہ۔۔۔" اسے حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے تو وہ گانا گا رہا تھا۔۔۔ لیکن اس کے چہرے پر نظر پڑتے ہی اسے احساس ہوا کہ وہ تو ہوش میں ہی

نہیں تھا۔۔۔وہ کسی غیر مرئی نقطے پر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔۔۔نور کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔۔۔اسے لگا وہ اگر اس کو ہاتھ لگائے گی تو وہ ڈھے جائے گا۔۔۔لیکن پھر بھی وہ ہمت کر کے

اٹھی۔۔۔شانزل کے پاس گئی۔۔۔

"شانزل۔۔۔"اس کے پکارنے پر بھی شانزل کے وجود میں کوئی فرق نہیں آیا۔۔۔

"شانزل۔۔۔"نور نے اس بار تھوڑا سختی سے پکارا۔۔۔دفعتاً وہ سیدھا ہو گیا۔۔۔وہ نور کا چہرہ تکنے لگا۔۔۔نور نے آہستہ سے اس سے پوچھا کہ کیا ہوا لیکن وہ کچھ نہیں بولا بلکہ سونے کے لئے لیٹ گیا تو نور بھی سونے کے لئے لیٹ گئی۔۔۔

....

صبح جب تک وہ اٹھا سب ریڈی کھڑے

تھے۔۔۔آج شانزل کے ننیھال والے واپس جا رہے تھے نور تھوڑی سی اداس

تھی۔۔۔ہمیرا سے اچھی دوستی ہو گئی تھی۔۔۔حسن اور زید بھی تھوڑا سا اداس تھے

ان کی شانزل کے ساتھ زیادہ اٹیچمنٹ تھی۔۔۔ان سب کے جانے کے بعد نور بھی

ہمایوں صاحب سے

پوچھ کر مہران صاحب اور آمنہ بیگم سے ملنے چلی آئی۔۔شانزل سے پوچھنے کی بھی زحمت نہیں کی...

دو دن ہو گئے تھے اسے مہران صاحب کے گھر آئے ہوئے۔۔۔نہ تو وہ جا رہی تھی ۔۔۔نہ شانزل لینے آرہا تھا۔۔۔ہمایوں صاحب نے مہران صاحب کو فون کر کے نور کو واپس بھیجنے کا کہا۔۔۔لیکن اس نے انکار کر دیا۔۔۔مہران صاحب کو شک ہوا کہ کوئی بات ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انہوں نے نور سے بات کرنے کا فیصلہ کیا۔۔۔تہجد کے وقت جب وہ اٹھے تو دیکھا نور ایمان رات سے جس پوزیشن میں بیٹھی تھی اب بھی ویسے ہی بیٹھی ہے۔۔۔

"میرا بچہ سویا نہیں؟" مہران صاحب نے لاڈ سے پوچھا۔"بابا۔۔۔وہ۔۔۔نیند نہیں آئی۔۔۔۔۔"نور نے مبہم سا جواب دیا۔۔۔"تہجد پڑھ لی؟"۔۔۔مہران صاحب نے کھوجتی نگاہوں سے دیکھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔بس پڑھنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔"نور نے اٹھتے ہوئے

کہا۔۔۔پھر تہجد پڑھنے کے بعد وہ واپس کمرے میں آئی تو مہران صاحب کو وہیں بیٹھے دیکھا۔۔۔

''آؤ بیٹا۔۔۔مجھے کچھ بات کرنی ہے تم سے۔۔۔''مہران صاحب نے نور کو اپنے پاس بلایا۔۔۔لڑکیوں کی دوستیاں عموماماؤں کے ساتھ ہوتی ہیں۔۔۔لیکن نور اپنی زیادہ تر باتیں اپنے بابا سے کرتی تھی۔۔۔

"اب بتاؤ بیٹا۔۔۔کیا بات ہے۔۔۔تمہاری

عبادتوں میں تو کبھی تاخیر نہیں تھی ہوئی۔۔۔تم تو کہاں کرتی تھیں جو عبادت کا مزہ اول وقت میں کرنے پہ ہے۔۔۔وہ تاخیر سے کہاں۔۔۔پھر اب کیا ہوا؟"۔۔۔نور نے گہری سانس لی۔۔۔اور پھر مہران صاحب کو اپنا مسئلہ بتانے لگی۔۔۔

"بابا مجھے بے چینی رہتی ہے مجھے ایک بات سمجھ نہیں آرہی۔۔۔۔۔۔"مہران صاحب نے دیکھا وہ بہت الجھی ہوئی ہے۔۔۔کوئی سرا اس کے ہاتھ نہیں آرہا۔۔

"کیا سمجھ نہیں آرہا۔۔۔"مہران صاحب کے پوچھنے پر وہ بولی۔۔۔

"بابا قرآن میں اللہ فرماتا ہے کہ

(ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لئےاور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لئے۔اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے۔اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے)سورۃالنور آیت ۲

تو بابا۔۔۔۔۔"وہ بات کرتے ہوئے جھجک رہی تھی۔۔۔

"ہاں کہو بیٹا۔۔۔اپنی الجھن کو سلجھالو۔۔۔۔۔۔"

مہران صاحب نے ہمت بندھائی۔۔۔

"بابامیں ایک حافظ قرآن ہوں۔۔۔میں نے ساری زندگی اللہ کی عبادت کی۔۔۔جو اس نے حکم دیا۔۔۔میں وہی کرتی گئی۔۔۔جو اسے پسند تھا۔۔۔وہی اپناتی گئی۔۔۔ کبھی کچھ غلط کرنے کا سوچا بھی نہیں۔۔۔بابا۔۔۔پھر۔۔۔ پھر۔۔۔مجھے اسفل السافلین میں سے ایک شخص کیوں دیا گیا؟جب نیک عورتوں کے لیے نیک مرد ہیں۔۔۔تو پھر میرے لیے ایک برا شخص کیوں؟وہ جو گانے گاتا ہے۔۔۔ بے نمازی ہے۔۔۔جسے اللہ اور رسول ﷺ کے احکامات کی کوئی پرواہ نہیں۔۔۔ مجھے ایسا انسان کیوں دیا گیا؟"وہ رب سے شکوہ کناں تھی۔۔۔مہران صاحب نے

حیرانگی سے اسے دیکھا۔

"کیا یہ تم ہی ہو نور۔۔۔ تم اپنی عبادتوں پر غرور کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔" نور نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے لیکن مہران

صاحب نے اپنی بات جاری رکھی۔۔۔

"تم نے اگر اس کے احکامات کی پابندی کی تو کوئی احسان نہیں کیا۔۔۔اسے تمہاری عبادتوں کی ضرورت نہیں۔۔۔اور ایسی عبادت کی تو بالکل نہیں جس میں یقین نہ ہو۔۔۔ تمہیں پتا ہے تمہاری نمازوں میں تاخیر کیوں آئی؟ کیوں کہ تم نے شکر کرنا چھوڑ دیا۔۔۔ تمہارا دل مایوسی سے بھر رہا ہے۔۔۔اور وہ مایوسی تمہیں وقت پہ اٹھنے نہیں دیتی۔۔۔ تم نے کیسے شیطان کے وار کو خود پہ حاوی ہونے دی اور تم نے قرآن کا حوالہ دے کر اپنا شکوہ پیش کیا۔۔۔ تم نے یہ کیوں نہیں سوچا کہ یہ آزمائش بھی تو ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔" اس سے شرمندگی سے سر نہیں اٹھایا جا رہا تھا۔

"اور یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اللہ نے تمہیں اس کی ہدایت کا ذریعہ بنانا ہو۔۔۔ ہو سکتا

ہے اللہ نے تمہیں اپنے دین کے ل ئی یے چن لیا ہو۔۔۔ہو سکتا ہے وہ آزما رہا ہو کہ تم کتنی ثابت قدم ہو۔۔۔اور تم کیا کر رہی ہو۔۔۔ شکوہ۔۔۔وہ بھی خداوند کریم سے۔۔۔اللہ نے جو تمہیں اتنا کچھ دیا۔۔۔اس پہ بھی کبھی پوچھا اس سے کہ میں ہی کیوں۔۔۔پھر مصیبتوں پہ انسان کیوں پوچھتا ہے کہ میں ہی کیوں ؟تم قرآن کی آیات کا حوالہ دے رہی ہو تو کیوں نا تم نے اسی قرآن میں حضرت مریم علیہ السلام کا قصہ پڑھا۔۔۔اور کیا تم حضرت آسیہ اور فرعون کا قصہ بھول گئیں۔۔۔آزمائشیں تو انبیا کرام علیہ السلام پر بھی آئیں۔۔۔لیکن انہوں نے تمہاری طرح اپنی عبادتوں کا حساب نہیں مانگا۔۔۔"نور کی آنکھوں سے برسات جاری تھی۔۔۔وہ یہ سب کیسے بھول گئی۔۔۔اس نے تو اللہ کی محبت کا دم بھرا تھا۔۔۔پھر اتنی سی تکلیف بھی برداشت نہیں کر سکی۔۔۔

"توبہ کرو نور...یوں میرے سامنے نہیں اللہ کے سامنے بیٹھ کر رو.......اور ہاں بیٹا ایک بات یاد رکھنا۔۔۔ہمارا سوال غلط ہو سکتا ہے قرآن کا دعوا نہیں۔۔۔۔۔۔"اتنا کہہ کر پھر وہ کمرے سے چلے گئے۔۔۔

"اے اللہ میں تیری گنہگار بندی ہوں۔۔۔میں نے خود پر

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ظلم کیا تجھ سے شکوہ کر کے۔۔۔شیطان کو اپنے اوپر حاوی ہونے دیا۔۔اے خداوند

کریم۔۔۔مجھے میرے نفس کے ہاتھوں

ذلیل ورسوانہ ہونے دینا۔۔۔تو مجھے تھام لے۔۔۔مجھے میرے نفس کے حوالے نہ

کر۔۔۔میں گناہوں سے اٹی ہوئی ہوں۔۔۔پر تیری رحمت سے مایوس نہیں۔۔۔تو

کریم ہے۔۔۔تورحیم ہے۔۔۔میرے گناہ معاف فرما۔۔۔مجھے ان لوگوں میں شامل

کر جن پر تونے انعام کیا...ان لوگوں میں شامل نہ کرنا جن پر تیرا غضب ہوا۔۔۔اور

مجھے ہمت دے کہ میں اپنے شریک حیات کو اھدنا الصراط المستقیم پہ چلنے میں مدد

دوں۔۔۔مجھے اس کی ہدایت کا ذریعہ بنادے...مجھ سے راضی ہوجا۔۔۔"

اور پھر نورایمان نے عہد کیا۔۔۔اللہ سے کبھی شکوہ نہ کرنے کا۔۔۔اس کی رضامیں

راضی رہنے کا اور اس

عہد کو ناتوڑنے کا عہد کیا۔۔۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے پیارے ہمارے ساتھ جنت

میں جائیں۔۔۔توہمیں بھی ہمت کرنی پڑتی ہے۔۔۔انہیں ہدایت کی طرف لانے میں

اپنا بھی کردار ادا کرنا پڑتا ہے۔۔۔صرف سوچنے سے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔

اگر آپ راہِ ہدایت پر ہیں تو اپنے پیاروں کو بھی اپنے ساتھ

ملائیں۔۔۔انہیں ان کے حال پر نہ چھوڑیں۔۔۔

نور نے فیصلہ کر لیا تھا اب وہ اللہ سے شکوہ نہیں کرے گی۔۔۔بلکہ اس کی رضا میں

راضی رہے گی۔۔۔

اب اس کو اگلا قدم اٹھانا تھا۔۔۔

اللہ کی رضا کی طرف۔۔۔اپنے شوہر کی طرف جسے اللہ نے اس کا نصیب بنایا۔۔۔

اس کی انگلی تھام کر اب اسے ہدایت کے راستے پر چلنا تھا۔جیسے بھیڑ میں کسی بچے کی

انگلی پکڑی

جاتی ہے۔۔۔کہ کہیں وہ گم نہ ہو جائے۔۔۔لیکن یہاں معاملہ تھوڑا مختلف تھا اسے گم

ہوئے کو واپس لانا تھا۔۔۔اگرچہ یہ کام آسان نہیں تھا لیکن جو دنیا میں مشقت جھیل

لیتے ہیں ان کے لیے آخرت میں آسانیاں ہوتی ہیں۔۔۔نور ایمان کو بھی

یہ خاردار راستہ پار کرنا تھا۔۔۔

اگلے دن ہی نور نے ہمایوں صاحب سے کہہ کر ڈرائیو

کو بلوایا اور مہران صاحب سے اجازت لے کر گھر

چلی آئی۔۔۔ جاتے جاتے بھی مہران صاحب نے صبر سے کام لینے کی نصیحت کی۔۔۔

اور اس نصیحت کو تو وہ پہلے ہی

اپنے ساتھ باندھ چکی تھی۔۔۔ گھر پہنچ کر اسے پتا چلا کے شانزل کسی کانسرٹ کے لیے

شہر سے باہر گیا ہے۔۔۔ وہ چپ چاپ اپنے بیڈ روم میں آکر لیٹ گئی۔۔۔

اور آگے کا لائحہ عمل سوچنے لگی۔۔۔ یونہی سوچتے سوچتے اس کی آنکھ لگ گئی۔۔۔ کچھ

ہی دیر بعد اس کی آنکھ کھل گئی۔۔۔ اسے محسوس ہوا کمرے میں کوئی ہے۔۔۔ وہ اٹھ

کے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹھ گئی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد واشروم کا دروازہ کھول کر شانزل باہر آیا۔۔۔ رات کا ایک

بج رہا تھا۔۔۔ اس نے نور ایمان کے بیٹھنے کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔۔۔

بلکہ چپ چاپ جا کر صوفے پر لیٹ گیا۔۔۔ نور کچھ دیر الجھن کا شکار رہی۔۔۔

"کھانے کا پوچھوں یا نہیں۔۔۔" وہ خود کلامی

کے انداز میں بولی۔۔ شانزل فون یوز کر رہا تھا۔۔۔

گویا لڑنے کا موڈ نہیں تھا فلحال۔۔۔

"میں نے پوچھا تو کاٹ کھانے کو دوڑیں گے۔۔۔"

وہ دل ہی دل میں اپنی خیریت کی دعا کرتی شانزل کے

پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

"کھانا لاوں؟"۔۔۔شانزل کی فون یوز کرتی انگلیاں یکلخت تھمیں۔۔۔اس نے اپنی

آنکھوں کو مزید

بڑا کر کے نور کو دیکھا گو یا یقین نہ آرہا ہو۔۔۔پھر گردن کو ادھر ادھر ہلایا۔۔۔جیسے وہ

کسی اور سے مخاطب تھی۔۔۔نور کو اس کی یہ حرکت بالکل اچھی نہیں لگی

لیکن وہ چپ چاپ کھڑی رہی۔۔۔پھر فل ڈرامائی انداز میں اپنی طرف انگلی کر کے

شانزل نے پوچھا۔

"مجھ سے کھانے کا پوچھ رہی ہو؟" جیسے یہ کوئی اتنی انوکھی بات تھی جس کا ہونا

ناممکنات میں سے تھا۔

"افففف ڈرامے باز۔۔۔"نور نے دل میں سوچا۔۔۔

"جی عزتِ مآب شانزل ولد ہمایوں صاحب میں آپ ہی سے مخاطب ہوں۔۔۔کیوں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہ آپ کے علاوہ یہاں صرف بے جان چیزیں ہیں۔۔۔اور یقیناً وہ کھانا تو بالکل نہیں کھاتی ہوں گی۔۔۔۔۔۔"نور نے بھی ڈرامے بازی کا

ریکارڈ توڑ دیا۔۔۔اتنے میٹھے لہجے پہ شانزل کی آنکھیں گویا باہر ابلنے کے لیے تیار تھیں۔۔۔

"یہ بار بار کھانے کا پوچھ رہی ہے۔۔۔کہیں زہر تو نہیں ملا دے گی۔۔۔"شانزل نے اسے مشکوک نظروں سے

دیکھتے ہوئے سوچا۔۔۔اور تصور کی آنکھ سے خود کے منہ سے زہر نکلتے بھی دیکھ لیا۔(نور ٹھیک کہتی ہے نا ڈرامے باز۔۔۔ہنہ)

"نہیں نہیں۔۔۔مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔"زہر کا سوچ کر شانزل نے جھٹ سے انکار کر دیا۔۔۔نورِ ایمان کو افسوس ہوا۔۔۔

لیکن اس نے ہمت نہیں چھوڑی۔۔۔اگر اسے سیدھے راستے پر لانا تھا تو دوستی تو ضروری تھی۔۔۔اور یہ پہلا قدم تھا۔۔۔چاہے بہت بڑا ڈرامے باز سہی۔۔۔

"اچھا تو چائے بنا دوں۔۔۔۔..."

"اففف یعنی یہ پکا ارادہ کیے بیٹھی ہے مجھے قتل

کرنے کا۔۔۔" شانزل نے سوچا اور چائے سے بھی انکار کر دیا۔۔۔

نورایمان نے پھر بھی ہمت نہیں ہاری۔۔۔

"آپ بیڈ پر سو جائیں۔۔۔میں یہاں سو جاؤ ں گی۔۔۔"

اب تو حد ہی ہو گئی۔۔۔

"میں یعنی شانزل آفریدی کو یہ عزت سے بلا رہی ہے۔۔۔کچھ تو گڑ بڑ ہے۔۔۔" اب

کی بار شانزل نے خود کلامی کی اور اٹھ کر بیڈ پر چلا گیا۔۔۔

نور نے بھی شکر کیا کہ چلو کوئی تو بات مانی۔۔۔

"یار شانزل یہ اور تیری عزت کرے۔۔۔ماننے میں نہیں

آرہا۔۔۔کہیں یہ میرے ساتھ گڈ کوپ تو نہیں کھیل رہی۔۔۔

باباکے سامنے اچھی بننا چاہتی ہو تا کہ میرے چھوڑنے پر سارا الزام مجھ پر آئے۔۔۔اور

یہ محترمہ باباکی نظروں میں اچھی بن جائیں۔۔۔لیکن کمرے میں تو بابا نہیں ہیں۔۔۔

پھر یہ..."

وہ یونہی الجھتا الجھتا سو گیا۔۔۔

اگلے دن ناشتے کی ٹیبل پر تینوں بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔جب ہمایوں صاحب اخبار پڑھتے پڑھتے ٹھٹھک گئے۔۔۔اخبار کے دوسرے صفحے پر شانزل کی ان لارج تصویر لگی تھی اور ساتھ میں ایک دوسرے سنگر کی بھی تصویر تھی جس کا نام جیسوال تھا وہ ایک ہندو گائک تھا۔۔۔اخبار میں ان دونوں کے جھگڑے کی بابت خبر تھی۔۔۔
شانزل کو لوگ

competentزیادہ سراہتے تھے۔۔۔جب کہ جیسوال جو اسی کی عمر کا تھا اور اس کا بھی تھا اس کو کم لوگ پسند کرتے تھے۔۔۔اسی ڈفرنس کی وجہ سے شانزل ایوارڈ شو میں بازی لے گیا۔۔۔اور جیسوال حسد کی آگ میں جلتا رہ گیا۔۔۔کل رات جب شانزل کا کانسرٹ تھا تب جیسوال نے وہاں بہت ہنگامہ کیا جس کی خبر آج کے اخبار میں آئی تھی۔۔۔

ہمایوں صاحب نے اخبار شانزل کے سامنے کر دیا۔۔۔

"کیا ہے یہ؟"آواز میں دباد باسا غصہ تھا۔۔۔نورایمان بھی ناشتے سے ہاتھ روک کر دونوں کو دیکھنے لگی۔۔۔شانزل نے ایک نظر ہمایوں صاحب کو دیکھا اور اخبار اٹھا

لیا۔۔۔

خبر پر نظر پڑتے ہی اس کے اعصاب تن گئے۔۔۔

"میں تم سے پوچھ رہا ہوں شانزل کیا ہے یہ... تمہیں ذرا بھی احساس ہے۔۔۔ تم باہر بدمعاشوں کی طرح لڑتے پھر رہے ہو۔۔۔ میری نہیں تو اپنی ہی ریپوٹیشن کا خیال کر لیتے۔۔۔"

ہمایوں صاحب نے اسے اچھی خاصی سنا دیں۔۔۔

"میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ وہی آ کے ہنگامہ کر رہا تھا۔۔۔

پھر اس نے مجھے گالی دی۔۔۔ وہ برداشت نہیں ہوئی۔۔۔۔۔"

شانزل نے بڑے ضبط سے کہا۔۔۔ ورنہ دل تو کر رہا تھا

جیسوال کی موٹی سی ناک ہی توڑ دیتا۔۔۔

"تم لوگ اپنے مسئلے سلجھاؤ۔۔۔ یہ جیسوال کوئی عام بندہ نہیں ہے۔۔۔ بڑی سیاسی پارٹیز کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہے اس کا۔۔۔ میں نہیں چاہتا وہ تمہیں کوئی نقصان پہنچائے۔۔۔ بہتر ہے جھگڑا ختم کرو۔۔۔" ہمایوں صاحب نے اس کے

غصے سے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ کر رسان سے سمجھایا۔۔۔نور اس دوران خاموش تماشائی کا کردار

نبھا رہی تھی۔۔۔ہمایوں صاحب اٹھ کر چلے گئے۔۔۔تو شانزل بھی ناشتہ چھوڑ کر کمرے میں چلا گیا۔۔۔

نور اس کے پیچھے گئی۔۔۔

"بات سنیں۔۔۔"اس نے کمرے میں آکر دیکھا۔۔۔تو شانزل کو کھڑکی میں کھڑا پایا۔۔۔

"دیکھو میرا ابھی لڑنے کا بالکل کوئی موڈ نہیں ہے۔۔۔تم جاؤ یہاں سے۔۔۔"اس نے نور کی بات سننے سے پہلے ہی انکار کر دیا۔۔۔

"میں جھگڑا کرنے نہیں آئی میں تو آپ کی پرابلم شئیر کرنے آئی ہوں۔۔۔"نور نے مسکرا کر کہا۔۔۔شانزل نے تعجب سے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔۔۔

"اتنا حیران کیوں ہو رہے ہیں۔۔۔کیا مجھ سے اپنی پرابلم شئیر نہیں کر سکتے؟"نور نے پھر مسکرا کر پوچھا۔۔۔"نہیں۔۔۔"شانزل نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔تو نور کی

مسکراہٹ سمٹ گئی۔۔۔

"کیوں ؟"نور نے سوچ لیا تھا وہ ہمت نہیں ہارے گی۔۔۔

"تم بھی تو مجھے گھٹیا سمجھتی ہو۔۔۔"نور کو اس

وقت وہ ایک ضدی، پر معصوم بچہ لگا۔۔۔

"وہ تو میں نے غصے میں کہا تھا۔آپ کہتے ہیں تو معافی مانگ لیتی ہوں۔۔۔

سوری۔۔۔"نور نے کان پکڑ کر معافی مانگی۔۔

"اگر تم سمجھ رہی ہو کہ اس طرح کر کے اس گھر میں ہمیشہ کے لیے رہ جاؤ گی تو یہ تمہاری بھول ہے۔۔۔میں تمہیں چھوڑ دوں گا۔۔۔"نور کو پہلے سے پتا تھا کہ یہ سب بہت مشکل ہو گا۔۔۔لیکن پھر بھی اسے شانزل کے لفظوں سے تکلیف ہوئی تھی۔۔۔

"کیا ہم دوست نہیں بن سکتے ؟"۔۔۔اپنی بات کے جواب میں شانزل کو اس سوال کی توقع نہیں تھی۔۔۔

"دیکھیں شانزل میں جانتی ہوں آپ مجھے پسند نہیں کرتے۔۔۔اس کی وجہ ہمارا وہ جھگڑا ہے۔۔۔پر سچ مانیں تب مجھے غصہ آیا تھا آپ کی بات پہ...اب تو معافی بھی مانگ

لی میں نے۔۔۔"نور نے رونے والی صورت بنالی۔۔۔

"میں یہ تو نہیں کہہ رہی کہ آپ اپنا فیصلہ بدل لیں۔۔۔پر ہم دوست تو بن سکتے ہیں نا۔۔۔پلیز۔۔۔"

شانزل نے کچھ دیر سوچا اور دھیرے سے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔نور کے چہرے پر ایک بے ساختہ مسکراہٹ

نے اپنا ڈیرہ جمالیا۔۔۔شانزل نے اس کی مسکراہٹ کو دیکھا۔۔۔اور پھر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔۔۔

"اب جب ہم دوست بن گئے ہیں۔۔۔تو بتائیں کیا پرابلم ہے؟" شانزل نے ایک نظر اسے دیکھا اور اپنے اور جیسوال کے جھگڑے کے متعلق بتانے لگا۔۔۔

"وہ مجھ سے جلتا ہے۔۔۔حسد کرتا ہے۔۔۔اسے میرا

عروج کھٹکتا ہے۔۔۔"اس کے لہجے میں تفاخر جھلک رہا تھا۔۔۔نور نے تاسف سے اسے دیکھا۔۔۔

"میرا اسٹیٹس اسے احساس کمتری میں مبتلا کرتا ہے۔۔۔اب آخر ہر کوئی شانزل آفریدی

تو نہیں ہو سکتا نا۔۔۔اور کسی کے پاس میرے جیسی آواز بھی تو نہیں۔۔۔میں نے خود کو یہاں تک پہنچایا ہے کہ لوگ گھنٹوں میرے کانسرٹ کی ٹکٹ خریدنے کے لیے لائن میں لگتے ہیں۔۔۔اب جیسوال کو یہ بات سمجھ لینی چاہئیے کہ اس کا اور میرا کوئی مقابلہ نہیں۔۔۔"کیسا تکبر تھا اس کے الفاظ میں۔۔۔کیسا فخر تھا

اس کے لہجے میں۔۔۔نور نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا جو دنیاوی کامیابی کی بات کرتے چمک رہا تھا۔۔۔جیسے یہ سب

اس نے خود کیا ہو۔۔۔

"وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ڎ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٤﴾ نور نے سورۃ البقرہ کی آیت پڑھ کر سنائی۔۔۔شانزل تھوڑا الجھ گیا۔۔

"کیا بولا ہے تم نے؟"اس نے نور سے پوچھا۔۔۔نور نے ایک گہری سانس لی اور پھر بولنا شروع کیا۔۔۔

"اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو وہ سجدے میں گر

پڑے مگر شیطان نے انکار کیا اور غرور میں آکر کافر بن گیا(۳۴)» شانزل مجھے آپ

نے اپنی دوست تسلیم کیا ہے نا۔۔۔تو میرا ماننا ہے کہ دوست وہ نہیں ہوتا جو ہر کام میں

آپ کا ساتھ دے...بلکہ دوست وہ ہوتا ہے جو آپ کے اچھے کام میں ساتھ دے۔۔۔

اور غلط کام کی راہنمائی کرے۔۔۔۔۔۔"وہ کچھ توقف کے بعد پھر گویا ہوئی۔۔۔

"آپ کی ہر بات میں تکبر جھلک رہا ہے۔۔۔اور جانتے

ہیں یہ تکبر ابلیس نے کیا تو وہ شیطان مردود بن گیا۔۔۔تکبر انسان کو ہمیشہ لے ڈوبتا

ہے۔۔۔آپ کی کامیابی۔۔۔آپ کی آواز۔۔۔یہ سب اللہ کی دین ہے۔۔۔اور جو

دے سکتا ہے وہ لے بھی سکتا ہے۔۔۔تو پھر جو چیز اختیار میں نہ ہو اس پہ تکبر

کیسا۔۔۔۔۔۔"شانزل نے اسے غصے سے دیکھا۔۔۔

"دیکھا تم پھر مجھے غلط کہہ رہی ہو۔۔۔اسی لیے مجھے تمہاری دوستی قبول نہیں۔۔۔"

شانزل اتنا کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔

"افففف نورا سے منہ بھر کر مغرور کہنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔پتا بھی ہے وہ

برداشت نہیں کرتا۔۔۔

صبر سے کام لینا تھانا۔۔۔بعد میں آرام سے سمجھادیتی۔۔۔ابھی تو غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا۔۔۔اور تو نے مزید اغصہ کو ہوا دے دی۔۔۔"نور خود کو کوس رہی تھی کہ اسے مناسب وقت دیکھ کر شانزل کو سمجھانا چاہئے تھا۔۔۔

"پتا نہیں اب کہاں گیا ہوگا۔۔۔کہیں غصے میں کچھ کر نا دے۔۔۔اے اللہ اسے اپنی حفظ وامان میں رکھنا۔۔۔"وہ درود پاک کا ورد کرتی وہیں بیٹھ گئی۔۔۔

شانزل غصے سے گاڑی لے کر نکل گیا تھا اور اب کافی دیر سے رستے ناپ رہا تھا۔۔۔

اس کا چہرہ ہر درجہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔جیسے بہت ضبط کر رہا ہو۔۔۔اس نے خود کو پر سکون کرنے کے لیے ایک نسبتاً

سنسان سڑک پر گاڑی روک دی---اور خود باہر نکل کر بونٹ پر بیٹھ گیا۔۔۔دو تین بار گہری سانس لیا۔۔۔پھر پانی کی بوتل نکالی گاڑی سے اور ایک ہی سانس میں پی گیا۔۔۔

ڈیش بورڈ پر رکھا فون بج رہا تھا۔۔۔وہ جب بوتل رکھنے کے لیے گاڑی میں جھکا تو فون پر نظر پڑی۔۔۔فون سائیلنٹ پر تھا اسی لئے پہلے پتا نہیں چلا...

"داؤد مراد۔۔۔"اس نے فون اٹھالیا جو کسی داؤد مراد کا تھا۔۔۔

"Where are you shanzal "?

جیسے ہی اس نے فون اٹھایا داؤد مراد نے اس سے پوچھا۔۔۔شانزل اس کے لہجے پہ چونکا۔۔۔جو تھوڑا سختی سے بات کررہا تھا۔۔۔داؤد مراد نے اسے ایک نیا گانا ریکارڈ کرنے کی آفر دی تھی۔۔۔داؤد مراد ایک کمپوزر تھا اور اپنی ایک الگ البم بنانا چاہتا تھا۔۔۔آج بڑی مشکل سے اس نے ٹائم نکال کر سٹوڈیو میں شانزل کو بلایا تھا۔۔۔پر وہ نہیں پہنچا۔۔۔اور اب وہ سخت غصے میں تھا۔۔۔

"یہیں ہوں۔۔۔"شانزل کے مبہم سے جواب نے اسے

سلگا کر رکھ دیا۔۔۔

"میں اندھا ہوں کیا۔۔۔مجھے تو یہاں شانزل آفریدی

نہیں دکھ رہا۔۔۔"داؤد نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔۔۔

"مجھ پر غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔"وہ بھی شانزل تھا کسی کا غصہ برداشت کرنا کب سیکھا تھا اس نے۔۔

"مطلب کیا ہے تمہاراہاں۔۔۔پاگل ہوں میں جو یہاں دو گھنٹے سے تمہاراانتظار کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔"داؤد کا بس نہیں چل رہا تھا شانزل کو کچا چبا جاتا۔۔۔

"آرہا ہوں۔۔۔۔۔"شانزل نے یہ کہہ کر فون بند کرنا چاہا۔۔۔

مگر دوسری طرف سے داؤد کچھ کہہ رہا تھا۔۔۔

"جی نہیں۔۔۔اب کوئی ضرورت نہیں ہے آنے کی۔۔۔میں اب اپنا البم تمہارے ساتھ نہیں بنانا چاہتا۔۔۔"

داؤد نے اب تحمل سے جواب دیا۔۔۔شانزل کو اس کی بات نے طیش دلا دیا اور وہ بھڑک اٹھا۔۔۔

"بھاڑ میں جاؤ تم، تمہارا اسٹوڈیو اور تمہارا البم۔۔۔تم کیا چھوڑو گے مجھے ہی تمہارے سے کام نہیں کرنا۔۔۔"---شانزل کے اس طرح بولنے سے داؤد نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔

"You will be regret for you words...mind it "...

"To hell with you "---

شانزل نے اسے بھاڑ میں جھونک کر فون بند کر دیا اور دوبارہ گاڑی میں بیٹھ کر رستے ناپنے لگا۔۔۔کیوں کہ فلحال اسے تنہائی چاہئے تھی۔۔۔

....

"بیٹا آپ جاگ رہی ہو، سوئی کیوں نہیں ابھی تک؟" ہمایوں صاحب جو اسٹڈی سے نکل کر اپنے کمرے میں جا رہے تھے نور کو لاؤنج میں ٹہلتا دیکھ کر پوچھنے لگے۔

"وہ تایا ابو۔۔۔شانزل ابھی تک نہیں آئے۔۔۔" نور کو اس کی فکر کرتے دیکھ ہمایوں صاحب کو خوشی ہوئی۔۔۔

"بیٹا پریشان نہ ہو وہ اکثر لیٹ آتا ہے۔۔۔اس کا کام ہوتا ہے۔۔۔آپ سو جاؤ۔"

انہوں نے شفقت سے نور کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

"جی تایا ابو۔۔۔" اس کے ہامی بھرنے پر ہمایوں صاحب بھی کمرے میں چلے گئے۔۔۔پر نور کو فکر لاحق تھی۔۔۔اس کا دل گھبرا رہا تھا۔۔۔اس نے سوچا فون کر لیتی ہوں تبھی ڈور بیل بجی۔۔۔دروازے پر شانزل ہی تھا۔۔۔اس نے پوچھ کر دروازہ

کھول دیا۔۔۔

''اوہ یہ کیا؟"شانزل کے سر سے خون نکل رہا تھا اور بائیں ٹانگ سے بھی خون نکل رہا تھا۔۔۔وہ لڑکھڑاتا ہوا صوفے پہ جا کر گر گیا۔۔۔نور کے سوال کو یکسر نظر انداز کر دیا۔۔۔

''آپ لڑکھڑا کر کیوں چل رہے ہیں؟ یہ ٹانگ پہ چوٹ کیسے آئی اور سر پر بھی؟''نور نے تشویش سے پوچھا۔۔۔

"پانی پلاؤ پہلے۔۔۔''شانزل کی تھکی تھکی سی آواز آئی تو وہ کچن کی طرف بھاگی اور پانی لا کر اسے دیا۔۔۔

"اب بتائیں یہ سب کیسے ہوا؟"نور نے ایک بار پھر پوچھا۔۔۔"میرا دل کر رہا تھا اپنا سر پھاڑنے کو اور لنگڑا شیر کھیلنے کو اس لئے یہ سب کیا ہے۔۔۔اب خوش؟''نور کے سوال اسے بیزار کر رہے تھے۔۔۔چڑچڑے پن سے اس نے جواب دیا۔۔۔کیوں کہ وہ بتانا نہیں چاہتا تھا کہ اس کا جیسوال کے ساتھ جھگڑا ہوا تھا۔۔۔

New Era Magazine
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ کبھی تو سیدھے منہ بات کر لیا کریں۔۔۔"نور کو بھی غصہ آگیا۔۔۔ صبح سے اس کے نخرے برداشت کر رہی تھی۔۔۔ لیکن وہ تو سیدھے سبھاؤ بات کرنے پہ بھی راضی نہیں تھا۔۔۔

"یعنی میں ٹیڑھے منہ سے بات کرتا ہوں۔۔۔"شانزل نے بھی غصے سے کہا۔۔۔

"افففف اللہ جی مجھے صبر دیں۔۔۔"نور نے تو باقاعدہ

سر تھام لیا۔۔۔ پھر چپ چاپ اٹھ کر فرسٹ ایڈ باکس لے آئی۔۔۔اس کا زخم صاف کیا اور پٹی کی، پھر احتیاط سے کمرے تک پہنچایا۔۔۔لیکن اس دوران سختی سے منہ بند رکھا۔۔۔"مجھے بھوک لگ رہی ہے کھانے میں کیا ہے؟"شانزل نے اس کی چپ سے اکتا کر پوچھا۔۔۔نور کچھ نہیں بولی۔۔۔چپ چاپ جا کر کھانا لے آئی۔۔۔

"تھوڑی دیر پہلے تو زبان نہیں رک رہی تھی اب گونگی ہو گئی ہو؟"شانزل نے اسے کھانے کی ٹرے لاتا دیکھ کر غصے میں کہا۔۔۔نور نے ٹیبل پر ٹرے رکھ دی اور خود بالکنی میں چلی گئی۔۔۔شانزل نے بھی اس کا مزید نوٹس نہ لیا اور کھانا کھانے لگا۔۔۔

رات بہت خوبصورت تھی۔۔۔پورے چاند کی رات تھی۔۔۔آسمان پر گویا تاروں کی چادر بچھادی گئی تھی۔۔۔ٹھنڈی میٹھی ہوا کے جھونکے روح کو تراوٹ بخش رہے تھے۔۔۔

"اللہ کا نظام کتنا خوبصورت ہے۔۔۔"اس نے دل سے اعتراف کیا۔۔۔

شانزل کھانا کھاتے ہوئے بہت کچھ سوچ رہا تھا۔۔۔اسے پتا تھا جھگڑے کی خبر صبح تک اخباروں اور نیوز چینلز میں آجائے گی۔۔۔اور یہ سب اس کے کیرئیر کے لئے ٹھیک نہیں تھا۔۔۔اسے یاد تھا وہ داؤد سے جھگڑے کے بعد امان اللہ کے پاس گیا تھا۔۔۔امان اللہ بھی ایک کمپوزر تھا۔۔۔اور شانزل کے ساتھ البم بنا رہا تھا۔۔۔جو کچھ ہی دنوں میں ریلیز ہونے والی تھی۔۔۔امان اللہ کی داؤد کے ساتھ بھی اچھی دوستی تھی۔۔۔شانزل وہاں معاملات سلجھانے کے لیے مشورہ مانگنے گیا تھا۔چوں کہ اسے اندازہ تھا کے غصے میں کام بگڑ رہا ہے۔۔۔لیکن جیسوال کو وہاں دیکھ کر اس کا غصے پہ قابو نہیں رہا۔اس نے آؤ دیکھا نا تاؤ تابڑتوڑ مکوں کی برسات کردی۔۔۔اور اپنی دیرینہ خواہش (جیسوال کا ناک توڑنے کی) پوری کرلی۔۔۔پر جیسوال بھی کوئی چھوٹا بچہ نہیں تھا جو مار کھاتا رہتا۔اس نے بھی پلٹ کر جوابی کاروائی کی۔۔۔دونوں کو چھڑوانے کے

لیے بہت سے لوگ اکٹھے ہو گئے۔۔۔امان اللہ تو شانزل کو اس روپ میں دیکھ کر حیران رہ گیا۔۔۔

"یہ کیا بد معاشی ہے شانزل؟"اس نے دونوں کو الگ کروایا۔۔۔پھر غصے سے شانزل سے پوچھا تو وہ اسی پر الٹ پڑا۔۔۔

"تم نے مجھے بد معاش کہا۔۔۔"غصے سے اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔

"مجھے تمہارے ساتھ کوئی البم نہیں بنانی۔۔۔اب تمہاری جگہ جیسوال کو لونگا میں۔۔۔"امان اللہ نے اسے گارڈ کی مدد سے قابو کیا اور اپنی commitmet سے (کمٹمنٹ) ختم کرنے کا اعلان کیا۔۔۔گارڈ نے اسے گیٹ سے باہر دھکیل دیا۔۔۔

"یہاں سے چلے جاؤ۔۔۔ورنہ اب میں پولیس کو کال کروں گا۔۔۔"امان نے شانزل کو دھمکی دی۔۔۔شانزل نے بند گیٹ پر لات ماری اور وہاں سے چلا آیا۔۔۔

"کوئی تو ہے جو

نظامِ ہستی۔۔۔

چلا رہا ہے۔۔۔

وہی خدا ہے۔۔۔

وہی خدا ہے۔۔۔"

شانزل کی سوچوں کا سلسلہ خوبصورت آواز نے توڑا اس نے دھیان دیا تو پتا چلا آواز بالکنی سے آ رہی ہے۔۔۔وہ اٹھ کر بالکنی میں گیا۔۔۔نور ریلنگ پہ ہاتھ رکھے آسمان کی طرف چہرہ اٹھائے آنکھیں بند کیے حمد پڑھ رہی تھی۔۔۔اتنی خوبصورت آواز تھی اس کی جیسے کوئی سحر پھونکتا ہے اور شانزل اس سحر میں جکڑ رہا تھا۔۔۔

نظر بھی رکھے۔۔۔

سماعتیں بھی۔۔۔

وہ جان لیتا ہے۔۔۔

نیتیں بھی۔۔۔

جو خانۂ لاشعور میں جگمگا رہا ہے۔۔۔

وہی خدا ہے۔۔۔

وہی خدا ہے۔۔۔

وہی خدا ہے۔۔۔

شانزل کے ارد گرد ایک ہالہ سا کھنچ رہا تھا۔۔۔آواز کے بند ہوتے ہی شانزل چونکا اور قدم بڑھا کر نور کے دائیں طرف جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

"تمہاری آواز بہت خوبصورت ہے۔۔۔"شانزل نے پہلی بار کسی کی تعریف کی تھی اور وہ بھی نور ایمان کی۔۔۔نور کو حیرت ہوئی پر ہلکا سا مسکرا دی۔۔۔پھر یاد آیا اس نے منہ بند رکھنے کی ٹھانی تھی تو فوراً سے منہ سیدھا کیا اور رخ پھیر گئی۔۔۔شانزل کو پہلے تو سمجھ نہیں آیا اور جب سمجھ آیا تو ایک گہری مسکراہٹ نے اس کے ہونٹوں کا احاطہ کر لیا۔۔۔آج سارا دن میں وہ پہلی بار مسکرایا تھا۔۔۔اور اس نے اعتراف کیا کہ یہ مسکراہٹ نور کی وجہ سے تھی۔۔۔

"اچھا بات سنو دوست۔۔۔"شانزل نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ نور کو پکارا۔۔۔اس نے جان بوجھ کر دوست کہا تھا۔۔۔تاکہ اس بار نور بولے۔۔۔

"جی فرمائیے۔۔۔"لہجہ ہنوز نروٹھ تھا۔۔۔

"تم میرے گانے سنتی ہو؟"وہ اشتیاق سے نور سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔"نور نے اطمینان سے جواب دیا۔۔۔شانزل کا سارا اشتیاق جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔۔۔

"پھر کس کے سنتی ہو؟"شانزل نے سنجیدہ لہجہ اپنایا۔۔۔"کسی کے بھی نہیں۔۔۔"شانزل کو جھٹکا لگا۔۔۔آج کے دور میں کون گانے نہیں سنتا۔۔۔

"تم گانے نہیں سنتی؟"شانزل نے اتنی حیرانی سے پوچھا گویا کوئی ناممکن بات کہہ دی ہو۔۔۔

"جی۔۔۔نہیں سنتی۔۔۔"نور نے ایک بار پھر اطمینان سے جواب دیا۔۔۔

"آر یو سیریز۔۔۔آئی مین۔۔۔آج کل تو سب گانے سنتے ہیں۔۔۔بچوں سے لے کر بوڑھوں تک۔۔۔تم نوجوان نسل سے تعلق رکھتی ہو لیکن پھر بھی گانے نہیں سنتی اسٹرینج مجھے یقین نہیں آرہا ایک سنگر کی بیوی ہو کر تم یہ کہہ رہی ہو۔۔۔"شانزل کے لئے یہ بات بہت حیران کن تھی اور اس نے برملا اپنی حیرانی کا اظہار بھی کر

دیا۔۔۔نورایمان کو اگرچہ تھوڑا سا برا لگا مگر وہ پھر بھی اپنے ازلی اطمینان سے جواب دیتی رہی۔۔۔

"اس میں حیران ہونے والی کیا بات ہے؟"نور نے اس سے پوچھا۔۔۔

"کیوں کہ میں پہلی بار کسی کے منہ سے یہ سن رہا ہوں کہ وہ گانے نہیں سنتی۔۔۔ویسے کیوں نہیں سنتی؟"نور نے گہرا سانس لیا اور پھر بولی۔

"گانے سننے سے گناہ ملتا ہے۔۔۔گناہ ہمیں اللہ سے دور کر دیتے ہیں اور میں اللہ سے دور نہیں جانا چاہتی۔۔۔اس لئے میں ہر اس کام کو کرنے کی کوشش کرتی ہوں جو اللہ کو پسند ہوں اور ہر اس کام سے دستبردار ہو جاتی ہوں جو اللہ کو نہ پسند ہوں۔۔۔"

شانزل نے اسے غور سے دیکھا۔۔۔لبوں پر دھیمی مسکان سجائے۔۔۔چہرے پر نور کی چمک لئے وہ اللہ کے بارے میں کتنی محبت سے بات کر رہی تھی۔۔۔

"گناہ اللہ سے دور کیسے کرتے ہیں؟میں کچھ سمجھا نہیں۔"اس نے الجھن بھرے انداز میں پوچھا۔۔۔

"گناہ ہم تب کرتے ہیں جب ہم اپنے نفس کے یا شیطان کے بہکاوے میں آجاتے

ہیں۔۔۔گناہ ہمیں اللہ سے یونہی دور نہیں کرتے کہ ہم نے گناہ کیا اور ہم اللہ سے فاصلے پر چلے گئے۔۔۔نہیں۔۔۔گناہوں کی وجہ سے دوری تب آتی ہے جب ہم مسلسل اسے کرتے چلے جاتے ہیں۔۔۔اللہ کے خوف اور محبت کو پس پشت ڈال دیتے ہیں اور پھر اپنے ان گناہوں پر ڈٹ جاتے ہیں۔۔۔توبہ کا دروازہ کھٹکھٹانا چھوڑ دیتے ہیں۔۔۔ہاں۔۔۔پھر، پھر ہم اللہ سے دور ہو جاتے ہیں لیکن یہ دوری بھی ہماری پیدا کی ہوتی ہے۔۔۔اللہ تو یہیں ہے۔۔۔ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب۔۔۔"نور نے اسے سمجھایا۔۔۔

وہ سمجھا یا نہیں پر ہلکا سا اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔پھر کافی دیر ان کے درمیان خاموشی رہی۔۔۔بے نام سی خاموشی۔۔۔جب کافی دیر بعد بھی شانزل نہیں بولا تو نور نے اس سے پوچھا۔۔۔

"کیا سوچ رہے ہیں؟"شانزل کی نظریں اندھیرے میں کچھ ڈھونڈ رہی تھیں۔۔۔شاید کوئی روشنی کی کرن۔۔۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ میں اللہ سے کتنا دور ہوں؟"

نور کو اس جواب کی توقع نہیں تھی اسے خوشی ہوئی کہ وہ اپنا احتساب کر رہا تھا۔۔۔

"میں کتنا گنہگار ہوں۔۔۔" وہ اسی ٹرانس کی کیفیت میں بول رہا تھا۔۔۔

"میں تو کبھی بھی اس کے قریب نہیں ہو سکتا پھر۔۔۔" وہ مایوس ہو رہا تھا۔۔۔ نور اسے ٹوکنا چاہتی تھی۔۔۔ پر تبھی شانزل کا فون بجا۔۔۔ وہ چونکا۔۔۔ پھر فون سننے کے لئیے اندر چلا گیا۔۔۔ نور وہیں کھڑی سوچتی رہی۔۔۔

....

اگلی صبح معمول سے ذرا ہٹ کر تھی۔۔۔ شانزل آج جلدی جاگ گیا تھا۔۔۔ نور ایمان نے دیکھا اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔ کل جب وہ کمرے میں تو آئی وہ آنکھوں پر بازو رکھے

لیٹا ہوا تھا۔۔۔ اسے لگا وہ سو گیا ہے لیکن اب اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ سویا نہیں تھا۔۔۔

نور قران پڑھ رہی تھی۔۔۔ قرآن پڑھ چکی تو الماری میں رکھنے کے بعد پلٹی۔۔۔ وہ شانزل سے رات نہ سونے کی وجہ پوچھنا چاہتی تھی تبھی باہر سے ہمایوں صاحب کی

آواز آئی۔۔۔وہ شانزل کو بلا رہے تھے۔۔۔شانزل باہر کی طرف لپکا تو نور نے بھی اس کی تقلید کی۔۔۔ہمایوں صاحب غصے میں لاؤ نج کے چکر کاٹ رہے تھے۔۔۔شانزل ان کے ہاتھ میں اخبار دیکھ کر ٹھٹھک گیا۔۔۔پھر نیوز چینل پر نظر پڑی جہاں صحافی زور و شور سے شانزل کے خلاف بول رہا تھا۔۔۔

"ناظرین ہم آپ کو بتاتے چلیں۔۔۔جیسوال جو ایک نامی گرامی سنگر ہیں انہیں شانزل آفریدی مشہور زمانہ گلوکار نے بری طرح سے پیٹا ہے۔۔۔ہسپتال کے باہر ہمارا نمائندہ کھڑا ہے۔۔۔آیئے ان سے تفصیلات جانتے ہیں۔۔۔

جی توسفیان ہمیں بتایئے مسٹر شانزل نے ایسا کیوں کیا، جھگڑے کی وجہ کیا بنی؟"

"ہم میں الائیڈ ہسپتال کے باہر کھڑا ہوں۔۔۔جہاں جیسوال کا ٹریٹمنٹ جاری ہے۔۔۔جنہیں ایک دوسرے مشہور سنگر شانزل آفریدی نے تشدد کا نشانہ بنایا ہے۔۔۔دو دن پہلے ہونے والے شانزل کے کانسرٹ میں ان کا جھگڑا شروع ہوا۔۔۔اس دن جیسوال نشے میں تھا اور اس نے کانسرٹ میں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھوڑا بہت ہنگامہ کیا۔۔۔ان کے ساتھیوں کا کہنا ہے کہ وہ شانزل سے معافی مانگ کر معاملہ ختم کرنا چاہتا تھا لیکن شانزل نے ان کی کوئی بات نہیں سنی اور ان پر اچھا خاصا تشدد کیا۔۔۔ان کی ناک توڑ دی۔۔۔ٹانگ فریکچر ہو گئی اور۔۔۔"صحافی اور بھی بہت کچھ کہہ رہا تھا۔۔۔جو سب کچھ شانزل کے خلاف تھا۔۔۔اس نے آگے بڑھ کر ٹی۔وی بند کر دیا۔۔۔

"تمہیں منع کیا تھا نا میں نے لیکن کبھی تم پر میری کسی بات کا اثر نہیں ہوتا۔۔۔کیا ضرورت تھی یہ سب کرنے کی۔۔۔

بد معاش بول رہے ہیں سب تمہیں۔۔۔"ہمایوں صاحب تھک کر صوفے پر بیٹھ گئے۔۔۔نور بھی پریشان ہو گئی تھی۔۔۔اب اسے سمجھ آ رہا تھا کہ شانزل کو چوٹ کیسے آئی۔۔۔شانزل کو توقع تھی کہ جھگڑے کی خبر پھیل جائے گی۔۔۔لیکن یوں جھوٹ کے ساتھ۔۔۔یہ توقع نہیں تھی۔۔۔کب معافی مانگنے آیا تھا جیسوال؟سب کچھ اس کے خلاف جا رہا تھا۔۔۔تبھی شانزل کا موبائل بجا۔۔۔ایک صحافی کی کال تھی۔۔۔شانزل نے پہلے بھی ایک بار اسے انٹرویو دیا تھا۔۔۔اس لئے یہ نمبر سیو تھا۔۔۔اس نے کال کاٹ دی لیکن پھر یہ سلسلہ تھمنے کی بجائے بڑھتا ہی چلا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گیا۔۔۔یہی حال ہمایوں صاحب کے موبائل کا تھا۔۔۔انہوں نے تھک کر فون ہی اوف کر دیا۔۔۔لینڈ لائن کی تار بھی نکال دی اور شانزل کو تاسف سے دیکھ کر اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔شانزل کو اب احساس ہو رہا تھا اس نے غصے میں اپنا ہی نقصان کر لیا تھا۔۔۔

وہ صوفے پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھا اور دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا۔۔۔نور آہستہ سے اس کے ساتھ آکر صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

"اللہ بہتر کرے گا شانزل۔۔۔آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔"نور نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی۔۔۔وہ چپ ہی رہا تو نور مزید بولی۔۔۔

"اللہ صبر کا دامن تھامنے والوں کے ساتھ ہے۔۔۔یہ آزمائیش ہے۔۔۔ان شاءاللہ جلد ختم ہو جائے گی۔۔۔آپ دیکھیے گا۔۔۔"نور نے اپنی طرف سے بھرپور تسلی دی۔۔۔

"تمہیں واقع لگتا ہے یہ آزمائش ہے؟"شانزل نے عجیب سے لہجے میں پوچھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔"نور نے آہستہ سے کہا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ نہیں نورِایمان۔۔۔ یہ آزمائش نہیں ہے یہ میرے گناہوں کی سزا ہے۔۔۔ تم نے اس دن کہا تھا کہ اللہ دے سکتا ہے تو چھین بھی سکتا ہے تکبر نہ کریں یہ میرا تکبر ہی تھا جو مجھے یہاں تک لے آیا۔۔۔ یہ میرے تکبر کی وجہ سے ہے سب۔۔۔ بلندی سے منہ کے بل گرا ہوں۔۔۔ یہ میرا زوال ہے۔۔۔ میرا تکبر ہی مجھے لے ڈوبا۔۔۔" نور حیران تھی۔۔۔ وہ تو سمجھتی تھی شانزل ایک لاپرواہ انسان ہے جسے دین کی کوئی سمجھ بوجھ نہیں۔۔۔ لیکن وہ تو اندر ہی اندر اپنا احتساب کر رہا تھا۔۔۔ اسے اپنے گناہوں کا ادراک تھا لیکن وہ مایوس ہو رہا

تھا اور یہیں اسے ایک راہنما کی ضرورت تھی۔۔۔ نور نے اس کا رخ اپنی طرف کیا۔۔۔

"نہیں شانزل یہ سزا نہیں ہے ہدایت کی توفیق ہے۔۔۔" شانزل نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

"سزا ہوتی تو آپ کو اللہ یاد نہ آتا اپنے تکبر پر پچھتاوا بھی نہ ہوتا اور ذرا سوچیں یہ سب نہ ہوتا تو آپ ہدایت کی طرف کیسے پلٹتے؟ اللہ نے مزید گناہوں سے بچایا ہے آپ کو، وہ آپ کو ہدایت دینا چاہتا ہے۔۔۔"

"تواب میں کیا کروں؟" وہ ایک معصوم بچے کی طرح پوچھ رہا تھا۔۔اسے کوئی روشنی کی کرن دکھائی نہیں دے رہی تھی۔۔۔

"توبہ۔۔۔" نور نے اس سے کہا۔۔۔

"توبہ کریں آپ اپنے گناہوں سے۔۔۔اللہ کی رحمت پر یقین رکھ کر اور چھوڑ دیں وہ سب کچھ جو آپ کو اللہ سے دور کرتا ہے۔۔۔چھوڑ دیں یہ گانا بجانا۔۔گناہوں کی دلدل سے نکل آئیں۔۔۔میرا ہاتھ تھامیں۔۔۔اور اھدنا الصراط المستقیم والے راستے پر چلیں۔۔۔میں جنت میں اکیلے نہیں جانا چاہتی۔۔۔مجھے آپ وہاں پر بھی چاہئیں۔۔۔بہت کم لوگوں کو موقع ملتا ہے پلٹنے کا۔۔۔اس موقع کو مت گنوائیں۔۔۔" شانزل نے نور کی پھیلی ہوئی ہتھیلی دیکھی۔۔۔کچھ لمحے اس کی آنکھوں میں امید کے جلتے دیے دیکھتا رہا۔۔۔پھر آہستہ سے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔دفعتاً ڈور بیل بجی۔۔۔

"بشیرے دیکھو کون ہے؟" شانزل نے بشیرے کو آواز دی۔۔۔دروازے پر پولیس تھی۔۔۔جیسوال نے اس کے خلاف کیس کر دیا تھا۔۔۔

"مسٹر شانزل آپکو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا۔۔۔آپ کے خلاف کمپلین ہے۔۔۔" نور

بھاگ کر ہمایوں صاحب کو بلا لائی۔۔۔

"دیکھیے انسپکٹر آپ میرے بیٹے کو ایسے نہیں لے جا سکتے۔۔۔"

"ہمایوں صاحب میں آپ کی پوزیشن سمجھ رہا ہوں لیکن اس وقت انہیں ہمارے ساتھ چلنا ہوگا اوپر سے بہت پریشر ہے بات کو سمجھیں۔۔۔" شانزل کو پولیس لے گئی۔۔۔ ہمایوں صاحب کچھ بھی نہ کر سکے۔۔۔ نور کی آنکھیں نم ہو رہی تھیں۔۔۔ وہ اپنے کمرے میں گئی۔۔۔ وضو کیا۔۔۔ جائے نماز بچھائی۔۔۔ پھر دو نفل ادا کیے۔۔۔ اس دوران اس کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔۔۔ اپنے شریک حیات کے لئے۔۔۔ وہ جس نے ابھی ابھی اس کا ہاتھ تھام کر راہِ ہدایت پر چلنے کا ارادہ کیا تھا۔۔۔ اب وہ ہاتھ اٹھائے بے آواز رو رہی تھی اور اللہ سے فریاد کر رہی تھی۔۔۔

"اے اللہ۔۔۔ میں جانتی ہوں میں نے تجھ سے شکوہ کیا تھا۔۔۔ ایک ایسے انسان کو میرے ساتھ جوڑنے کا جو گناہوں میں لپٹا تھا لیکن اب، اب تو وہ تیری طرف پلٹنا چاہتا ہے تو اس کے لیے آسانیاں پیدا کر اسے ایمان کی مضبوطی دینا میرے مولا۔۔۔" نور نے زیرِ لب آمین کہہ کر چہرے پر ہاتھ پھیرا۔۔۔ اتنے میں ہمایوں صاحب کی آواز آئی۔۔۔ وہ نیچے گئی جہاں ہمایوں صاحب کسی سے فون پر رابطہ کرنے کی کوشش کر

رہے تھے۔۔۔

"نور بیٹا میں وکیل کو لے کر جا رہا ہوں پولیس اسٹیشن۔۔۔ ضمانت کا بندوبست کرنے۔۔۔بشیرے گھر پر ہی ہو گا۔۔۔ آپ پریشان نہ ہونا بس دعا کرنا۔۔۔" ہمایوں صاحب اسے ہدایت دے کر چلے گئے۔۔۔ وہ دعا کرتی رہی۔۔۔ وکیل نے بہت کوششوں سے شانزل کی بیل منظور کروائی۔۔۔ وہ جب گھر پہنچے

تو شام ہو چکی تھی۔۔ نور ایمان صوفے پر بیٹھی بیٹھی سو گئی تھی۔۔۔ ڈور بیل بجنے کی آواز پر اٹھی۔۔۔ آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو شانزل ہمایوں صاحب کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔ شانزل کو دیکھتے ہی اس نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔ شانزل نے دیکھا کہ اس کے چہرے پر آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان تھے۔۔۔ وہ بغیر کچھ کہے اندر چلا آیا۔۔۔ نور اور ہمایوں صاحب بھی اس کے پیچھے چلے آئے۔۔۔ شانزل چپ چاپ اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

"تایا ابو کھانا لگاؤں؟" نور نے ہمایوں صاحب سے پوچھا۔۔۔

"نہیں بیٹا دل نہیں چاہ رہا۔۔۔ آپ بھی آرام کرو۔۔۔ مجھے بھوک لگے گی تو میں بشیرے سے کہہ دوں گا۔۔۔" نور نے اثبات میں سر ہلایا اور کمرے میں آ گئی۔۔۔

جب نور کمرے میں آئی تو شانزل کسی غیر مرئی نقطے پر نظر جمائے بیڈ پر بیٹھا تھا۔۔نور چلتی ہوئی اس کے دائیں طرف جا کر بیٹھ گئی۔۔۔

"شانزل۔۔۔"اس نے ہلکے سے پکارا۔۔۔تو شانزل کا ارتکاز ٹوٹا۔۔اس نے گردن گھما کر نور کو دیکھا۔۔۔

"پولیس والوں نے آپ کو کچھ کہا تو نہیں؟"نور کی آواز میں آنسوؤں کی نمی گھلی تھی۔۔۔شانزل کو وہ یوں سوال کرتی بہت اچھی لگی۔۔۔اس نے ہلکا سا مسکرا کر نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔نور نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔شانزل کا فون بجا۔۔۔

"زرمد کالنگ"سکرین پر جگمگا رہا تھا۔۔۔اس نے کال ریسیو کی۔۔۔

"یار شانزل یہ سب کیا ہے؟تو ٹھیک تو ہے؟اچھا چل آجا۔۔۔آج تیرا کانسرٹ تھا نا سب انتظار کر رہے ہیں آجا جلدی۔۔۔"

فون سپیکر پر ہونے کی وجہ سے نور نے بھی دوسری طرف کی بات سنی تھی۔۔۔اس نے ایک نظر شانزل کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اور اٹھ کر کمرے سے باہر جانے لگی۔۔۔تبھی شانزل کی آواز پر رک گئی۔۔۔

"نہیں زرمد میں نہیں آؤں گا۔۔۔"نور نے پلٹ کر کچھ

نا سمجھتے ہوئے اسے دیکھا۔۔۔اس کی نظریں اب بھی نور پر ہی تھیں۔۔۔

"میں سنگنگ چھوڑ رہا ہوں۔۔۔"شانزل نے ایک شاندار مسکراہٹ کے ساتھ نور

کے چہرے پر پھیلتے خوشی کے رنگ دیکھے۔۔۔اور بنا زرمد کی کوئی بات سنے کال کاٹ

دی۔۔۔پھر چلتا ہوا نور کے پاس جا کر کھڑا ہوا۔۔۔

"تم نے ٹھیک کہا تھا گناہ ہمیں اللہ سے دور کر دیتے ہیں۔۔۔پر میں اب مزید دور نہیں

رہنا چاہتا۔۔۔مجھے اللہ کے قریب ہونا ہے۔۔۔مجھے اس کی محبت چاہئے ہے۔۔۔میں

گناہوں کا بوجھ ڈھوتے ڈھوتے تھک گیا ہوں۔۔۔میری مدد کرو نور۔۔۔مجھے

اندھیروں سے روشنی میں لے جاؤ مجھے راہِ ہدایت پر چلنے کے لئے کسی ساتھی کی

ضرورت ہے۔۔۔جو مجھے قرآن سکھائے۔۔۔اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پیروی

کرنی ہے مجھے۔۔۔مجھے گمراہی کے اندھیروں سے نکلنے میں مدد دو---کیا دوگی میرا

ساتھ،کیا میرے گناہوں کا بوجھ ہلکا کرنے میں مدد کرو گی؟"وہ کتنی آس سے پوچھ رہا

تھا۔۔۔نور نے بے اختیار اثبات میں سر ہلایا۔۔۔مسکراہٹ اس کے ہونٹوں سے جدا

ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

ادھر جیسوال کا برا حال تھا۔۔۔جب سے شانزل کی ضمانت کا پتا چلا تھا وہ تب سے جلے پیر کی بلی بنا چکر پہ چکر کاٹ رہا تھا۔۔۔کسی طور چین نہیں مل رہا تھا اسے۔۔۔اپنے پی۔ اے پہ خوب غصہ نکالا۔۔۔تبھی داؤد چلا آیا۔۔۔وہ داؤد کو دیکھ کر اس کی طرف لپکا۔۔۔

"سنا تم نے داؤد۔۔۔ضمانت ہو گئی اس کی۔۔۔اتنی آسانی سے کیسے چھوٹ گیا وہ۔۔۔"جیسوال غصے سے دھاڑا

"ریلیکس۔۔۔اس کے باپ کی بہت پہنچ ہے۔۔۔پر خیر اب ہمیں ان سب سے کوئی سروکار نہیں۔۔۔"جیسوال نے اسے ایسے دیکھا جیسے اس کا دماغ چل گیا ہو۔۔۔

"کیوں سروکار نہیں،اتنی آسانی سے کیسے چھوڑ دیں؟"

داؤد نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اپنے موبائل سے ایک ویڈیو پلے کر کے اس کے سامنے کر دی۔۔۔

"مسٹر شانزل آفریدی آپ سنگنگ کیوں چھوڑ رہے ہیں؟"جیسوال نے حیرت سے

صحافی کا سوال سنا۔۔۔ یہ ویڈیو شانزل کی پریس کانفرنس کی تھی جو کچھ ہی دیر پہلے ہوئی تھی۔۔۔

"مجھے میرے اللہ نے اچھی آواز دی ہے لیکن میں نے اس کا بہت غلط مصرف ڈھونڈا تھا اب غلطی کا احساس ہو گیا ہے۔۔۔ ہدایت مل گ ئی ی ہے۔۔۔ الحمد للہ۔۔۔ اس لیے چھوڑ رہا ہوں۔۔۔" شانزل نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔۔۔ داؤ د نے جیسوال کے ہاتھ سے فون لے لیا جو بت بنا کھڑا تھا۔۔۔ اس کے فون لینے پہ چونکا۔۔۔

"وہ خود ہی میدان چھوڑ گیا ہے۔۔۔ اس ل ئی ے اس قصے کو یہیں ختم کرو۔۔۔ تمہارا راستہ اب صاف ہے۔۔۔" جیسوال اس کی بات سن کر مسکرا دیا۔۔۔ بڑی مکروہ مسکراہٹ تھی اس کی۔۔۔

شانزل نے سنگنگ چھوڑنے کے بعد ہمایوں صاحب

کے ساتھ بزنس جوائن کر لیا تھا۔۔۔ نور ایمان روزا سے قرآن پڑھا رہی تھی۔۔۔ نماز کا طریقہ بھی سیکھ لیا تھا اس نے۔۔۔ اور تیسواں پارہ زبانی یاد کر رہا تھا۔۔۔ نور ایمان نے بھی گھر میں ایک درس گاہ کھول لی تھی۔۔۔ جہاں وہ بچوں کو قرآن پڑھاتی

تھی۔۔۔آج شانزل کو آفس جوائن کیے ایک ماہ ہو گیا تھا۔آج اس کی پہلی تنخواہ آنی تھی۔۔۔وہ خوشی خوشی ہاتھ میں تنخواہ پکڑے نور کے پاس گیا تھا۔۔۔اس ایک ماہ میں ان دونوں کے درمیان بہت دوستی ہو گئی تھی۔۔۔

"نوری او نوری کدھر ہو؟"شانزل اسے پیار سے نوری بلاتا تھا

اور وہ۔۔۔

"شانی میں یہاں ہوں کچن میں۔۔۔"نور کی آواز پر وہ کچن میں چلا گیا۔۔۔

"تم کیا کر رہی ہو یہاں؟ چلو میرے ساتھ۔۔۔"اس کے "ارے ارے" کو نظر انداز کرتا وہ اسے کمرے کی بالکنی میں لے آیا تھا۔۔۔موسم بہت پیارا ہو رہا تھا۔۔۔

"ہاتھ آگے کرو۔۔۔"شانزل نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ نور سے کہا۔۔۔نور نے ہاتھ آگے کیا تو شانزل نے تنخواہ والا لفافہ اس کے ہاتھ پہ دھر دیا۔۔۔

"تنخواہ۔۔۔"پھر نور نے کھول کر دیکھا تو وہ ڈھیر سارے روپے تھے۔۔۔جنہیں گنے بغیر نور نے شانزل کو واپس کر دیے۔۔۔

"یہ آپ کی کمائی ہے، مجھے کیوں دے رہے ہیں؟ گھر کا خرچ تو تایا ابو دیتے ہیں

نا۔۔۔"

"یہ پیسے تم رکھو۔۔۔یہ گھر کے لیے نہیں ہیں۔۔۔"شانزل نے پیسے واپس نور کو دیتے ہوئے کہا۔۔۔

"تو پھر کس لیے ہیں؟"نور نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔تو شانزل نے مسکراتے لہجے میں جواب دیا۔۔۔

"ہماری شادی پہ میں نے تمہیں کوئی تحفہ نہیں دیا تھا۔۔۔کل ہی مجھے پتا چلا ہے کہ رونمائی کیا ہوتی ہے۔۔۔رمیز (دوست) کی شادی ہے نا اگلے ماہ تو وہ تحفہ خرید رہا تھا۔۔۔مجھے تو سمجھ ہی نہیں آیا میں تمہارے لیے کیا لوں۔۔۔"شانزل نے بے چارگی سے کہا۔۔۔

"تم بتاؤ تمہیں کیا چاہئیے؟"نور نے پہلے شانزل کو دیکھا پھر ہاتھ میں پکڑے پیسوں کو۔۔۔

"ہاں تحفہ تو میں لوں گی۔۔۔جو کہوں گی دیں گے؟"نور نے مان سے پوچھا۔۔۔

"ہاں! کہو کیا چاہئیے؟"شانزل نے محبت سے پوچھا۔۔۔

"مجھے صحن حرم میں آپ کی امامت میں تہجد کی نماز پڑھنی ہے۔۔۔دیں گے یہ تحفہ؟ لے چلیں گے مجھے وہاں؟"نور نے اپنا تحفہ بتادیا تھا۔۔۔

"میں ہمیشہ سوچتا ہوں تم مجھے کیسے مل گئیں؟"شانزل نے نم آنکھوں سے اپنی ہم سفر۔۔۔اپنی شریک حیات کو دیکھا۔۔۔

"ضرور کوئی اچھا کام کیا ہوگا تبھی ملی۔۔۔"نور نے شریر لہجے میں اپنی براؤن آنکھوں کو معصومیت سے پٹپٹا کر کہا۔۔۔شانزل کی مسکراہٹ گہری ہوگئی۔۔۔

"بتائیں نا دیں گے تحفہ؟"شانزل نے اثبات میں سر ہلادیا۔۔۔"تحفہ تو پھر مجھے بھی چاہئے ہے۔۔۔"نور کو شانزل کے انداز پر ہنسی آگئی۔۔۔

"ٹھیک ہے مانگیں۔۔۔"

"تم مجھے صحن حرم میں وقتِ تہجد سورۃ الرحمن کی تلاوت سناؤ گی۔۔۔منظور ہے؟" نور نے ہلکی سی مسکراہٹ سے کہا"منظور ہے۔"

اور پھر وہ دونوں مسکراتے ہوئے سیاہ آسمان کو دیکھنے لگے جو کب سے انہیں چپ چاپ سن رہا تھا۔۔۔

آپ کا ہم سفر اگر اللہ سے قریب ہو تو اس سے زیادہ قیمتی تحفہ اور کوئی نہیں۔۔۔

وہ دونوں اب ساتھ تھے اور انہیں اب ساتھ ہی رہنا تھا۔۔۔ان شاءاللہ🌹

....

یہ میرا پہلا ناول ہے امید کرتی ہوں آپ سب کو پسند آیا ہو گا...

دعا گو حافظہ رباب

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

❤️ختم شدہ❤️

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پراپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کرواناچاہیں تواردو میں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کااستعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریرایک ہفتے کے اندراندرویب پرپوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات) کیلئےاوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کااستعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین